

ہم اعمال کی کتاب کے اکیسویں باب کا مطالعہ کر رہے ہیں جس میں پولس رسول کو پہلے ہی مشکلات کے بارے میں آگاہ کر دیا گیا ہے۔ اور وہ یروشلیم کی طرف سفر کر رہا ہے۔ اس باب میں ہم بہت سے مشکلات دیکھتے ہیں اور پھر یہ بھی کہ ان مشکلات میں خدا کس طرح دخل اندازی کرتا ہے۔ ہمیں خدا کی حفاظت بھی دکھائی دیتی ہے۔ اس سے ہمیں یہ علم ہوتا ہے کہ اگرچہ مسیحی زندگی تو آسان ہے لیکن یسوع مسیح کی شاگردیت آسان نہیں۔ کیونکہ شاگردیت سے مراد اپنی صلیب آپ اٹھانا ہے۔ جس مصائب اور مشکلات سے بھری پڑی ہے۔ اور صلیب اٹھانا بڑا کٹھن کام ہے، یوں شاگردیت اپنے آپ میں بڑی کٹھن خدمت ہے۔ ہر وقت ایسا نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس زندگی میں چُستی، خوشی اور برکات بھی ہیں۔ لیکن عام مسیحی زندگی کی نسبت شاگردیت زیادہ سخت اور کٹھن ہے۔

اکیسویں باب میں ہمیں پولس کا سفر دکھائی دیتا ہے جس میں پولس یروشلیم کی طرف واپس سفر کرتا ہے۔ پولس رسول نے غیر قوم لوگوں میں کلیسیائیں قائم کیں اور اب وہ واپس یروشلیم کی طرف آ رہا تھا اور واپسی پر کچھ ایسماندروں سے ملاقات کرتا ہے۔ اور چند دن اُن کے پاس رہتا ہے۔ پولس رسول اُن سب کلیسیاؤں سے پیار کرتا تھا جو اُس نے قائم کیں نہ صرف یہ بلکہ وہ ہر ایک مسیحی کے لئے محبت سے بھرا رہتا تھا۔

خدا پولس کو مشکلات کے لئے تیار کر رہا تھا۔ وہ خود بھی آگاہ تھا کہ قید اور مصیبتیں اُس کا انتظار کر رہی ہیں۔ تاہم اُس نے پھر بھی یروشلیم کا سفر کیا اور وہاں جانے سے باز نہ آیا۔

پولس اگر چاہتا تو خدا کی مرضی کو ترک کر دیتا۔ لیکن در حقیقت خدا کی مرضی کو ترک کرنے سے ہم اُن نعمتوں سے لطف اندوز نہیں ہو سکتے جو خداوند خدا ہمیں عنایت کرتا ہے۔ عام مسیحی زندگی میں بھی بے شک خدا برکتیں عطا کرتا ہے۔ لیکن بلاہٹ ایک الگ برکت اور ذمہ داری ہے۔ جسے پورا کرنا ضروری ہے۔ پس ہمیں اُس کے فضل کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ پولس رسول کئی علاقوں سے گزرتا ہوا یروشلیم کو واپس آ رہا ہے۔

’دوسرے دن ہم روانہ ہو کر قیصریہ میں آئے اور فلپس مبشر کے گھر جو اُن ساتوں میں سے تھا اُتر کے اُس کے ساتھ رہے۔ اُس کی چار کنواری بیٹیاں تھیں جو نبوت کرتی تھیں۔‘ (اعمال 8:20-9)

دوسرے دن اُن کے بحری سفر کا آغاز ہوا اب اُن کو تیس میل کا سفر کر کے جنوب کی طرف قیصریہ میں پہنچنا تھا۔ جو شارون کے میدان میں تھا۔ یہاں وہ فلپس مبشر کے گھر میں ٹھہرے یہ وہی فلپس ہے جس کو یروشلیم کلیسیا نے ڈیکن یا منتظم ہونے کے لئے چنا تھا اور جو خوشخبری کا پیغام سامریہ میں لے کر گیا اور اُسی کی تعلیم سے حبشی خوجہ نے نجات پائی تھی۔

یہ وہ قیصریہ ہے جو یروشلیم کے تمام علاقہ اور یہودیہ کا در الخلافہ تھا۔ یہ نہایت مشہور شہر تھا۔ اور اب یہ رومی حکومت کے ماتحت تھا۔ قیصریہ وہ علاقہ ہے جہاں پطرس نے انجیل کی منادی کی۔ اسی علاقے کا

کرنیلیس نام شخص تھا جو پطرس سے خوشخبری کا کلام سنا تھا۔ اور اس کے بہت سے ساتھیوں نے بھی یسوع مسیح کو قبول کیا اور خوشخبری پائی۔ کرنیلیس ایک دیندار شخص تھا جو خدا سے ڈرتا تھا اور بنی اسرائیل کے خدا کے لئے خیرات کرتا تھا۔ وہ نئے عہد نامہ کی شخصیت ہے اُس نے یسوع مسیح کے نام کی خوشخبری پطرس کے وسیلہ سے سنی جب اُس نے اپنے ملازموں کو بھیجا کہ جا کر پطرس کو بلا لائیں۔ پہلے تو پطرس نے آنا نہ چاہا لیکن رُوح القدس کی ہدایت سے پطرس اُس کے ہاں آیا اور وہاں سب لوگ رُوح القدس سے بھر گئے اور غیر زبان بولنے لگے۔

اس آیت میں ایک اور شخص فلپس نام کا ذکر ملتا ہے کہ یہ یہودی تھا۔ یہ اُن ساتوں میں سے ایک تھا جنہیں ابتدا میں بیواؤں کی داد رسی اور خبر گیری کے لئے اُن چھ لوگوں کے ساتھ چنا گیا تھا یوں یہ ساتوں لوگ بیواؤں کی مدد کے لئے ریلیف فنڈ تقسیم کرتے تھے۔ وہ اپنی ذات میں نہایت ایماندار شخص تھا۔ اور خداوند کی کلیسیا کی خدمت کے لئے اُس کی نیک نامی سر فرست تھی۔ یوں وہ خداوند اپنے خدا کی حضور شکر گزار دل کے ساتھ خدمت کرتا تھا۔ اُس نے جہتی خوجہ کا دل کھولا اور جس اقتباس کو وہ مطالعہ کر رہا تھا اُس کے معنی اُس کے سمجھائے تب اُس نے جانا کہ خداوند یسوع ہی مسیح ہے۔ وہ وقت بے وقت خداوند کی خدمت کے لئے تیار رہتا تھا۔ اور فلپس اُس شخص سے غزہ کی راہ پر ملا۔ تب اُس سے وہ ساری بات بیان کی جو مسیح یسوع کے بارے میں ہے یوں فلپس نے اُسے خداوند کی خوشخبری دی۔

پہلے تو جہشی خوجہ اس بات کو سمجھ نہیں تھا کیونکہ وہ محض یسعیاہ کا صحیفہ پڑھتا ہوا جا رہا تھا۔ لیکن فلپس کو رُوح القدس کی ہدایت ملی کہ وہ اُسے اس کے بارے میں سکھائیں۔ جب خوجہ نے یسوع مسیح کے بارے میں جان لیا تو پھر اُس کی خوشی کی کچھ انتہا نہ رہی۔ بلکہ وہ نہایت خوش ہوا۔ اس کے بعد فلپس غزہ سے شروع کر کے قیصریہ تک کے کئی علاقوں میں یسوع مسیح کے نام کی گواہی دیتا پھرا۔ اس واقعہ کو گزرے ۲۰ سال ہو گئے تھے جب فلپس نے جہشی خوجہ کو انجیل کی خوشخبری دی تھی۔ یہاں اور بھی شاگرد ہوں گے لیکن پولس رسول بالخصوص اس سے ملاقات کرتا ہے۔ اعمال کی کتاب میں فلپس واحد شخص ہے جس کے نام کے ساتھ مبشر کا لفظ لکھا گیا ہے۔

افسیوں کے خط میں ہم رُوح القدس کی طرف سے ملنے والے عمدوں کے بارے میں دیکھتے ہیں جن میں خادم اور مبشر کے عمدہ بھی شامل ہے۔ پس فلپس کلیسیا کے لئے ایک تحفہ ہے۔ جسے مبشرانہ خدمت ملی ہے۔ اور وہ کلیسیا کی بیداری اور ترقی کے لئے کوشاں ہے۔ یہ کلیسیائی خدمت کے لئے نہایت خوبصورت مثال ہے۔ تیمتھیس کو پولس نصیحت کے طور پر کہتا ہے کہ اچھا مبشر بن کر خداوند کی خدمت جاری رکھے۔ مبشرانہ خدمت اپنے ایمان کا اظہار اور یسوع مسیح کی منادی کرنے کی خدمت ہے۔

قیصریہ رومی شہر تھا۔ اور یہاں رومی قوانین رائج تھے لیکن یہاں کلیسیا کی بنیاد قائم ہو چکی تھی اور بہت سے یہودی مسیحی تھے جو دوسروں کو خوشخبری سنانے کا سبب تھے۔ اور یوں خداوند کی خوشخبری کا کام ہو رہا تھا۔

۲۰ سال گزرنے کے بعد بھی کُرنیلیس تک قیصریہ میں ہی رہائش پذیر تھا وہ ابھی تک حیات تھا۔ اور پطرس کی منادی بعد بھی بہت سے لوگ کُرنیلیس کے گروپ کا حصہ بن گئے تھے جو اُن کے وسیلہ سے مسیح یسوع پر ایمان لا چکے تھے۔ اور خداوند کے جلال کے لئے کام کر رہے تھے۔

یہاں فلپس کی چار کُنواری بیٹیوں کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ ان چاروں بیٹیوں کی عمریں ۱۶ برس کے قریب قریب تھیں۔ وہ تقریباً ابھی لڑکپن میں تھیں۔ اس وقت کے تقریباً سات برس بعد رومی حکومت کی طرف یروشلم کے یہودیوں کے لئے ایک اور کٹھن مرحلہ شروع ہوا جب رومیوں کی طرف سے اس بات کے لئے سختی کی گئی کہ یہودیوں کو بھی زبردستی رومی شہری کے کارڈ جاری کئے جائیں۔

فلپس کی چاروں بیٹیاں نبوت کرتی تھیں یہ نعمت انہیں رُوح القدس سے ملی تھی۔ پرانے اور نئے عہد نامہ میں بہت سے نبیوں کا ذکر ملتا ہے۔ کرنٹیوں کے نام پولس رسول کے پہلے خط میں پولس رسول نبوت کی نعمت کا ذکر کرتا ہے۔ لیکن جھوٹے نبیوں سے خبردار بھی کرتا ہے۔ یوں وہ روحانی نعمتوں پانے کے بعد کلیسیائی اور ایماندار زندگی کو متوازن رکھنے کی نصیحت کرتا ہے۔ یہاں اعمال کی کتاب میں پہلی بار ہمیں اتنی عمر کے لوگوں کو نبوت کی نعمت ملتی دکھائی دیتی ہے۔ نئے عہد نامہ میں پہلی بار ایسا دیکھنے میں آ رہا۔ یہاں وہ نبوت پوری ہوتی ہے جب یوایل نبی نے نبوت کی تھیں کہ تمہارے بیٹے اور بیٹیاں نبوت کریں گے۔ اور تمہارے جوان رویا اور تمہارے بڑھے خواب دیکھیں گے۔

”جب ہم وہاں بہت روز رہے تو اگبس نام ایک نبی یہودیہ سے آیا۔ اُس نے ہمارے پاس آکر پولس کا کمر بند لیا۔۔۔“ (اعمال 9:21-10)

پولس رسول کے قیصریہ میں قیام کے دوران اگبس نام ایک نبی یہودیہ سے آیا یہ وہی نبی ہے جس نے یروشلم سے انطاکیہ میں آکر کال کی پیشن گوئی کی تھی۔ اعمال کے گیارہویں باب میں اس کا ذکر ملتا ہے اور یہ کال کلودیس کے عہد میں پڑا تھا۔ اگبس کے پاس اُستاد ہونے کی نعمت تھی۔ اگبس نے پرانے عہد نامہ کے حزقی ایل اور یرمیاہ جیسے انبیا کو اپنے لئے نمونہ بنایا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ یسعیاہ جیسے نبی کو بھی وہ اپنے لئے نمونہ سمجھتا تھا۔ جس نے بنی اسرائیل کی تقسیم کے بعد شمالی سلطنت کی بُت پرستانہ روش کے خلاف نبوت کی، اور انہیں اس سے باز رہنے کو کہا کیونکہ یہ اُن کی تباہی کا سبب تھا۔ اور جب شمالی سلطنت کے لوگوں نے توبہ نہ کی تو وہ اسور کے ہاتھوں تباہی کا شکار ہوئے۔

”۔۔۔ اور اپنے ہاتھ پاؤں باندھ کر کہا کہ رُوح القدس یوں فرماتا ہے کہ جس شخص کا یہ کمر بند ہے اُس کو یہودی یروشلم میں اسی طرح باندھیں گے۔ اور غیر قوموں کے ہاتھ میں حوالہ کریں گے۔“ (اعمال 11:21)

پولس رسول اپنی خدمت کے دوران بہت سے مشکلات سے تو پہلے ہی باخبر تھا کیونکہ وہ سفر کی مشکلات اور تنگی کے مصائب سے دوچار ہوتا رہا تھا۔ لیکن یروشلم میں درپیش مشکلات خاص پہلے سے بتائی ہوئی

مشکلات ہیں جن سے پولس رسول کنارہ کر سکتا تھا۔ تاہم نہ تو اُس میں دغا ہے۔ کہ وہ راہ فرار اختیار کر جائے۔ اور نہ ہی ڈر جس سے وہ خداوند کی خدمت چھوڑ دے بلکہ وہ مسیح یسوع کے لئے ان مشکلات کو برداشت کرنے کو تیار تھا۔ اب اگس نے پولس رسول کا کمر بند لیا اور اپنے ہاتھ پاؤں باندھ کر ایک نبوت کی اپنے سے پہلے کئی نبیوں کی طرح اُس نے یہ ڈرامائی انداز اختیار کیا اور ایک لحاظ سے عملاً پیغام پیش کیا۔ پھر اُس نے اُس کا مطلب بھی بیان کیا۔ جیسے اُس نے اپنے ہاتھ پاؤں باندھے تھے ویسے یہودی یروشلیم میں پولس کو باندھیں گے اور غیر قوموں کے حوالہ کریں گے۔ پولس رسول نے جو خدمت یہودیوں کے لئے تھی یعنی اُس نے اپنی کمر باندھی تھی۔ اب وہی یہودی اُسے پکڑوائیں گے۔ یہ بات پولس کے لئے نئی نہیں تھی وہ خدمت میں ایسی مشکلات برداشت کر چکا تھا اور اب وہ برداشت کرنے کو تیار بھی تھا۔

ہم سب جانتے ہیں کہ بہت سے ایسی صورت حال ہو سکتی ہیں جن میں اگر ہمیں علم ہو جائے تو ہم کنارہ کریں گے لیکن پولس رسول اس بات کے لئے نہایت دلیر تھا وہ خوشخبری اور خداوند کی مرضی کو پورا کرنے کے لئے ہمہ وقت اور ہر طرح سے تیار تھا۔ خدا نے رُوح القدس کے وسیلہ سے پولس کو آگاہی دی۔ کہ وہ مشکلات کا شکار ہوگا۔ لیکن پولس خدمت سے مُنکر نہیں تھا بلکہ وہ اس بات کے لئے تیار تھا۔ اُس کا ایمان مضبوط تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ مشکلات اُس جلال کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہیں جو اُسے خداوند خدا کے حضور سے ملے گا۔ یوں خداوند کا جلال اور بزرگی ظاہر ہوگی۔ اور پولس ان مشکلات کو برداشت کرنے کو

تیار تھا کیونکہ اُس کی نگاہ اجر پانے پر تھی۔ یوں وہ خداوند کی ابدی برکات کے حصول کی وجہ سے ان مصائب کو سہنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتا تھا۔ اور اپنی خدمت اور بلاہٹ سے منحرف نہیں ہوتا تھا۔

”جب یہ سنا تو ہم نے اور وہاں کے لوگوں نے اُس کی منت کی کہ یروشلیم کو نہ جائے۔“ (اعمال 12:20)

لوقا بھی یہاں موجود تھا۔ کیونکہ یہاں لکھاری یعنی مقدس لوقا لفظ ”ہم“ استعمال کرتا ہے۔ اس سے پہلے بھی ایک مقام پر لوقا نے لفظ ہم استعمال کیا ہے۔ جیسے ہی ہم خدمت بھائیوں نے پولس رسول کے بارے میں ایسے حالات کے بارے میں پہلے ہی جان لیا تو انہوں نے پولس کی منت کی کہ یروشلیم کو نہ جائے۔ پولس کے لئے اُن کی محبت کا اظہار کلیسیائی یگانگت کا ثبوت ہے۔ کیونکہ وہ پولس سے اس قدر محبت کرتے ہیں کہ اُسے مشکلات میں جانے نہیں دینا چاہتے۔

پولس رسول اپنے کئی خطوط میں کلیسیائی یگانگت کے بارے میں بیان کرتا ہے۔ اور انہیں اپنے ایمان پر قائم رہتے ہوئے کلیسیائی رفاقت کو بحال رکھنے کی ہدایات دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ ایک ہی خداوند ہے۔ ایک ہی پتسمہ ہے اور یسوع مسیح کے خون کے وسیلہ سے کلیسیا بھی ایک ہی ہے یعنی متحد ہے۔ یوں وہ تفرقہ بازی کو دُور کرنے کی نصیحت کرتا ہے۔ پولس رسول کلیسیاؤں کو اس نصیحت کے ساتھ ساتھ بیان کرتا ہے کہ میں یہودیوں کے لئے یہودی بنا اور یونانیوں کے لئے یونانی بنا۔ پس پولس نے خداوند کی خوشخبری کی تحریک کے لئے پوری وفاداری کی۔

،،مگر پولس نے جواب دیا کہ تم کیا کرتے ہو؟ کیوں رو رو کر میرا دل توڑتے ہو؟ میں تو یروشلیم میں نہ صرف باندھے جانے بلکہ مرنے کو بھی تیار ہوں۔’’ (اعمال 13:21)

اس آیت میں ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ پولس نے دوسرے بھائیوں کی فکر مندی کا لحاظ نہ کیا۔ اُن کے آنسوؤں نے بس اُس کا دل توڑنے کا کام کیا۔ کیونکہ زنجیروں اور قید کا خوف اُسے وہ کام کرنے سے روک نہیں سکتا جسے وہ خدا کی مرضی سمجھتا تھا۔ یوں پولس کو یروشلیم میں جانے سے روکنے کے لئے اُن کی تمام دلیلیں بے سود ہوئیں۔ وہ اپنے ارادے پر قائم رہا۔ پولس اس بات کے لئے بالکل تیار تھا کہ وہ یروشلیم میں جانے خداوند کے جلال کے لئے اُس کا گواہ بنے۔

کیونکہ پولس نے براہِ راست مسیح یسوع سے ملاقات کی۔ اور خوشخبری سننے کی نعمت پائی تھی۔ اور اُس کی بلاہٹ ہی خوشخبری کا کلام سننے کی تھی تب وہ کیونکر باز رہ سکتا تھا۔ وہ خداوند کی خوشخبری کے لئے غیر قوموں کے لئے خدا کا چنا ہوا وسیلہ تھا اور اس کے لئے وہ مشکلات برداشت کرنے کو بالکل تیار تھا۔ اور خوفزدہ نہ تھا۔ بلکہ جب بھائیوں نے اُسے منع کیا تو اُس نے کہا میں جانے کو تیار ہوں۔ کیونکہ پتھراؤ کئے جانے اور قید میں پڑنے کی مشکلات تو وہ پہلے ہی برداشت کر چکا تھا۔ اب یہ مشکلات اُس کے لئے کوئی نئی نہیں تھیں۔ اُس نے اظہار کیا کہ یروشلیم میں وہ خداوند یسوع کے نام پر نہ صرف باندھے جانے بلکہ مرنے کو بھی تیار ہے۔ وہ خداوند کے لئے یروشلیم جانے سے نہیں گھبراتا بلکہ وہ تیار تھا کہ یروشلیم جائے۔ یوں اُس نے

بھائیوں کو معذرت کے ساتھ کہا کہ وہ تو یسوع کے نام پر وہاں مرنے کو بھی تیار ہے۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یسوع نے پولس کے لئے کوہ کلوری پر اپنی جان دی اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ قیامت اور زندگی یسوع مسیح ہے۔ پس اس نے یروشلیم میں پیش آنے والی مشکلات کو ناچیز جانا۔ اور اپنے خداوند پر انہیں ترجیح نہ دی۔

پولس نے بھی وہی الفاظ کہے جو یسوع مسیح نے رومی حکمران کے سامنے کہتے تھے کہ یہ اختیار تجھے خدا کے طرف سے ملا ہے۔ الفاظ سے پتہ چلتا ہے کہ پولس جان گیا تھا کہ یروشلیم میں جانا اور خداوند کے لئے دکھ اٹھانا خدا کی مرضی میں شامل ہے۔ کیونکہ خداوند یسوع مسیح نے پولس نے نجات دی تھی۔ اور اسی پر ایمان لانے کے سبب سے وہ نجات یافتہ بن گیا تھا۔ اور اب اسی کے وسیلہ سے اُسے ابدی بادشاہی میں داخل ہونے کا یقین ملا تھا۔ پس وہ کیونکر خدا کی مرضی پوری کرنے سے منہ موڑ سکتا تھا۔

رُوح القدس نے پولس کو پہلے باخبر کیا اور خدمت میں پولس رسول پہلے ہی ایسی مشکلات کا تجربہ کر چکا تھا۔ تاہم اُس کے ہم خدمت اُسے روکنے کی کوشش میں تھے کہ یروشلیم نہ جائے لیکن اُس نے خداوند کی مرضی کو اولیت دی۔

“جب اُس نے نہ مانا تو ہم یہ کہہ کر چُپ ہو گئے کہ خداوند کی مرضی پوری ہو۔” (اعمال 14:21)

پولس نے خداوند خدا کی مرضی کو اہم جانا اور اس بات سے خائف نہ ہوا کہ خدمت کے دوران اُس کے ساتھ کیا کچھ ہونے والا ہے۔ پس وہ یروشلیم کو روانہ ہونے کو تیار تھا۔ اُسے خداوند خدا پر بھروسہ تھا۔ پس اُس نے خدا کی مرضی کو اول درجہ دیا۔ پولس خداوند خدا کی مرضی پوری کر رہا تھا اور وہ اُس کی مرضی پوری کرنے کے لئے مرضی کو بھی راضی تھا۔ پولس جانتا تھا کہ اُس کے لئے خداوند کی مرضی پوری کرنا ضروری ہے جس طرح یسوع مسیح نے دُعا سکھائی کہ تیری مرضی پوری ہو۔ پس پولس خدا کی مرضی پوری ہونے کو ترجیح دیتا ہے۔ وہ جانتا تھا کہ خداوند نے اُسے اپنی مرضی پوری کرنے کے لئے تیار کیا ہے۔ پس خداوند کی مرضی پوری کرنے کے لئے پولس رسول قیصریہ سے یروشلیم تک ۶۷ میل کا سفر کرنے کو تیار ہوا۔

”اُن دنوں کے بعد ہم اپنے سفر کا اسباب تیار کر کے یروشلیم کو گئے۔“ (اعمال 15:21)

قیصریہ سے یروشلیم کا یہ سفر خشکی کا سفر تھا۔ اُن دنوں ذرائع آمدورفت بڑے سست تھے۔ پولس رسول اکیلا نہیں تھا بلکہ قیصریہ سے بعض ہم خدمت ساتھی بھی اُس کے ساتھ ہی نکل پڑے۔ پس وہ اپنے اسباب کی تیاری کر کے نکلے۔ کیونکہ وہ اس سارے سفر کو ایک ہی دن میں طے نہیں کر سکتے تھے۔ بعض مفسرین بیان کرتے ہیں کہ وہ یروشلیم پہنچنے تک کئی جگہوں پر رُکے کیونکہ اُن کا یہ سفر گھوڑوں کی وغیرہ کی مدد سے تھا۔ لیکن یہ باتیں یونانی متن کا حصہ نہیں ہیں بلکہ یہ تاریخ کا حصہ ہیں۔

”اور قیصریہ سے بھی بعض شاگرد ہمارے ساتھ چلے اور ایک قدیم شاگرد مناسون کپری کو ساتھ لے آئے تاکہ ہم اُس کے ہاں مہمان ہوں۔ جب ہم یروشلیم میں پہنچے تو بھائی بڑی خوشی کے ساتھ ہم سے ملے۔“

(اعمال: 21:16-17)

پولس رسول کے ہم سفر کی تعداد میں اضافہ ہو گیا تھا کیونکہ قیصریہ سے بھی بعض شاگرد اُن کے ساتھ چلے۔ اور ایک مسیسی بھائی بنام مناسون بھی ساتھ ہو لیا تھا۔ وہ آبائی طور سے کپرس کا باشندہ اور قدیم شاگردوں میں سے ایک تھا۔ اب وہ یروشلیم میں رہتا تھا۔ پولس کے یروشلیم کی طرف آخری سفر کے دوران مناسون کو رسول اور اُس کے ہم سفر کی مہمان نوازی کا شرف حاصل ہوا۔

یروشلیم میں آمد کے ساتھ پولس کے تبلیغی دورے دراصل اختتام پذیر ہو گئے۔ اعمال کی کتاب کے بقیہ حصے میں اُسکی گرفتاری، مقدمہ میں پیشی، روم کے سفر اور وہاں پیشی اور قید کے حالات درج ہیں۔

پولس رسول اور اُس کے ساتھی یروشلیم میں مناسون کے ہاں آکر ٹھہرے۔ برنباس بھی کپرس کا باشندہ تھا۔ مناسون ابتدائی شاگردوں میں سے تھا اُس نے یسوع مسیح کو اُسی وقت قبول کر لیا تھا جب ابھی یسوع مسیح کی خدمت جاری تھی۔ لوقا اپنے انجیلی بیان میں ذکر کرتا ہے کہ بارہ شاگردوں کے علاوہ ستر شاگرد مقرر کئے تھے۔ مفسرین بیان کرتے ہیں کہ مناسون اُن ستر شاگردوں میں سے ایک تھا۔ پس پولس رسول کے ہم

خدمت کے بھائیوں نے اُسے یاد رکھا۔ اسی لئے جب وہ یروشلیم میں داخل ہوئے تو مناسون کے گھر میں ٹھہرنے کا قصد کیا۔

یسوع مسیح کے شاگرد اور کلیسیا کے لوگ ارد گرد کے علاقوں میں پراگندہ تھے کیونکہ جب پولس نے ستفنس کو قتل کیا تو کلیسیا کے لوگ ارد گرد کے علاقوں کی طرف ہجرت کر گئے۔ پولس کی طرف سے کلیسیا کی ایذا رسانی کا یہ بہت بڑا واقعہ تھا۔ اور پولس رسول خود بھی ستفنس کے قتل پر بڑا راضی تھا۔ اور اس واقعہ کی وجہ سے لوگ پراگندہ ہو گئے تھے۔ اسی کی وجہ سے انجیل کا پیغام دوسرے علاقوں یعنی سامریہ اور قیصریہ اور دوسرے علاقوں میں پہنچا کیونکہ شاگرد جہاں کہیں گئے انہوں نے یسوع مسیح کے پاک نام کی منادی کی اور لوگوں کو خوشخبری دی۔ یوں خدا نے انہیں ایذا رسانی کا شکار ہونے دیا تاکہ وہ وہاں سے دوسرے علاقوں میں جا کر خداوند کی خوشخبری کا پھیلائیں۔

اس ایذا رسانی کے نتیجہ میں بہت سے غیر قوم لوگوں کو یسوع مسیح کی خوشخبری سنائی گئی۔ جس طرح ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں کہ پطرس نے سامریہ میں انجیل کی منادی کی یوں گرنیلیس اور اُس کے ساتھ جو غیر قوم تھے اور گرنیلیس رومی صوبیدار تھا۔ ایمان لایا اور اُس نے یسوع مسیح کے اپنا شخصی نجات دہندہ قبول کیا اور اُس کے ہاں موجود سب لوگ رُوح القدس سے معمور ہو گئے اور یوں انہوں نے پینتی کوست کا تجربہ حاصل کیا۔ کیونکہ وہ سب غیر زبانیں بولنے لگے اور پطرس اور دوسرے رسول اس بات پر حیران تھے۔

پطرس نے اس بات پر خداوند سے اتفاق نہیں کیا تھا کہ وہ کسی غیر قوم شخص کے ہاں جائے۔ کیونکہ شریعت کی تعلیم کے مطابق وہ ناپاک ہو جاتا۔ لیکن خداوند نے اُسے کُر نیلیس کے ہاں جانے کا حکم دیا۔ پطرس کو بلانے کے لئے کُر نیلیس نے قاصد بھیجے۔ اور رُوح القدس نے بھی اُسے ہدایت کی کہ وہ اُن کے ساتھ ہو لیا۔ اور پطرس اُس وقت یافا میں شمعون دباغ کے ہاں تھا، جو سمندر کے کنارے رہائش پذیر تھا۔ جب کُر نیلیس کے نوکر پطرس کا پوچھنے کے لئے شمعون دباغ کے ہاں پہنچے تو یہودی روایات اور رسوم کی پاسداری کرتے ہوئے اندر داخل نہیں ہوئے بلکہ صرف پطرس کے بارے میں پوچھا اور اُسے اپنے ساتھ چلنے کی درخواست کی۔ اور پطرس کے بارے میں کلام مقدس میں لکھا ہے کہ وہ چھت پر دُعا کر رہا تھا۔ اور آسمان سے آتی ہوئی ایک چادر دکھائی دی اور آواز آئی کہ اٹھ ذبح کر اور کھا۔ اور پطرس نے انکار کیا کہ اُس نے کبھی کوئی ناپاک چیز نہیں کھائی۔ یوں اُس نے خود کو کوئی حرام چیز کھا کر ناپاک کرنا نہ چاہا۔ لیکن خداوند نے اُسے کہا کہ جسے اُس پاک ٹھہرایا ہے اُسے حرام نہ کہہ۔ پس یہ غیر قوموں کی نہایت خوبصورت دخل اندازی ہے جو یسوع مسیح پر ایمان لانے کے وسیلہ کلیسیا میں ہوئی اور نئے عہد میں خدا کی بادشاہی کے وارث ٹھہرے۔

تاہم مناسون نے اس اہمیت کو جانا کہ نجات صرف یہودیوں کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ غیر قوموں کے لئے بھی۔ پس وہ اس حد میں قید نہیں تھا۔ بلکہ اُس نے نجات کے لئے خداوند کی مرضی کو جانا اور اسے ترجیح دی۔ پس اُس نے پولس اور اُس کے ساتھیوں کو اپنے ہاں ٹھہرایا اور اُنہیں خوش آمدید کہا۔

یروشلم پہنچنے پر بھائیوں نے بڑی خوشی اور گرمجوشی سے پولس اور اُس کے ساتھیوں کا استقبال کیا۔ پہلے تو مناسون نے بھائیوں کا خیر مقدم کیا لیکن اب باقی سب کلیسیا کے بزرگوں اور بھائیوں کے ساتھ پولس اور اُس کے ہم خدمت بھائیوں کی ملاقات ہوئی۔

”اور دوسرے دن پولس ہمارے ساتھ یعقوب کے پاس گیا اور سب بزرگ وہاں حاضر تھے۔ اس نے انہیں سلام کر کے جو کچھ خدا نے اُس کی خدمت سے غیر قوموں میں کہا تھا مفصل بیان کیا۔“

(اعمال 18:21-19)

بزرگوں کو پہلے ہی علم ہو چکا تھا کہ پولس یروشلم میں پہنچ چکا ہے لیکن پہلی رات وہ مناسون کے گھر میں رہا اور سب بزرگوں کو اس بات کی پیشگی اطلاع کی گئی۔ پولس رسول اور دوسرے رسولوں کی معرفت یہ پہلا پھل تھا جو خدمت گزاری کے نتیجہ میں پیدا ہوا تھا۔ اسی کے باعث غیر قوموں میں سے ایک بڑی تعداد یسوع مسیح کے پیروکار بن گئی تھی۔ اور کلیسیائیں قائم ہوئیں تھیں پولس جب یروشلم میں موجود بھائیوں سے ملا تو انہیں اپنی خدمت کی ساری تفصیل بیان کی۔ اور سب بھائی بہت زیادہ خوش تھے کہ نجات کا عالمگیر پیغام غیر قوموں کے پاس بھی پہنچا۔ سب نے پولس کی خدمت اور رُوح القدس کے عظیم کام پر اتفاق کیا۔ یوں انہوں نے مزید مسیح یسوع کی عالمگیر خوشخبری کے بارے میں جانا اور خداوند کے پاک نام کو عزت اور جلال دیا۔ تاکہ کوئی شخص خدا کے فضل سے محروم نہ رہ جائے۔

پس پولس رسول کے یروشلیم پہنچنے پر باقاعدہ رفاقتی میٹنگ کا انتظام کیا گیا جس کے باعث سب رسولوں اور شاگردوں نے یسوع مسیح کے عظیم نجات بخش کام کے بارے میں تفصیل سے جانا۔ اب یسوع مسیح کی خوشخبری کے وسیلہ سے ہزاروں یہودی مسیحیت کو قبول کر چکے تھے۔ اور سنہیڈرن کی طرح اب مسیحیوں کی بھی ایک منظم جماعت قائم ہو چکی تھی جو سب شاگردوں اور ڈیکنوں اور ایڈرز کی خدمت کو باقاعدہ طور پر مدد فراہم کرتی تھی۔ اب پولس نے بھی اُن معتبر بزرگوں کے ملاقات کرنا اور انہیں اپنی خدمت کے بارے میں رپورٹ دینا مناسب جانا تاکہ سب کی حوصلہ بلند ہو کہ کس طرح خداوند کا کلام ترقی کر رہا ہے اور لوگ کثرت سے خداوند یسوع مسیح پر ایمان لائے ہیں۔

”انہوں نے یہ سُن کر خدا کی تمجید کی۔۔۔“ (اعمال 20:21)

سب بزرگوں نے پولس کی خدمت کے بارے میں جان کر خداوند کی تعریف کی۔ اور پولس کی کسی بات کے بارے میں شک کا اظہار نہیں کیا۔ یہاں جس یعقوب کا ذکر ہے یہ یسوع مسیح کا بھائی ہے۔ اور یہوداہ بھی یسوع مسیح کا بھائی تھا انہوں نے خداوند خدا کی تعریف کی۔

”۔۔۔ پھر اُس سے کہا اے بھائی تو کیا دیکھتا ہے کہ یہودیوں میں ہزار ہا آدمی ایمان لے آئے ہیں اور وہ سب شریعت کے بارے میں سرگرم ہیں۔ اور اُنکو تیرے بارے میں سکھا دیا گیا ہے کہ تو غیر قوموں میں

رہنے والے سب یہودیوں کو یہ کہہ کر موسیٰ سے پھر جانے کی تعلیم دیتا ہے کہ نہ اپنے لڑکوں کا ختنہ کرو نہ موسیٰ رسموں پر چلو۔’’ (اعمال 21:20-21)

پولس نے وہ سب کچھ مفصل بیان کیا جو خدا نے اُس کی قدرت سے غیر قوموں میں کیا تھا۔ لیکن یہودی بھائیوں کو کچھ اندیشہ تھا۔ یہ بات مشہور کر دی گئی تھی کہ پولس شریعت اور موسیٰ رسموں کے خلاف تعلیم دیتا ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ یروشلیم میں مشکل پیدا ہو سکتی تھی۔ پولس پر خاص الزام یہ تھا کہ وہ دوسرے ملکوں کے سب یہودیوں کو موسیٰ سے پھر جانے کی تعلیم دیتا ہے کہ نہ اپنے لڑکوں کا ختنہ کرو نہ موسیٰ رسموں پر۔ کیا پولس واقعی یہ سکھاتا تھا؟ وہ یہ تعلیم ضرور دیتا تھا کہ ایمان لانے والوں کی راستبازی کے لئے مسیح شریعت کا انجام ہے۔ البتہ یہ تعلیم بھی ضرور دیتا تھا کہ مسیح کے آنے کے باعث ایمان لانے والے یہودی شریعت کے ماتحت نہیں رہتے۔ وہ سکھاتا تھا کہ اگر کوئی آدمی راست باز ٹھہرائے جانے کی خاطر ختنہ کراتا ہے تو وہ خد کو مسیح یسوع کی نجات سے دُور کر لیتا ہے۔ وہ سکھاتا تھا کہ مسیح کے آجانے کے بعد عکس اور مثیل کی طرف لوٹنا مسیح کی بے قدری کرنا ہے۔ ان باتوں کے پیش نظر یہ سمجھنا مشکل نہیں کہ یہودی اُسے خطرہ کیوں سمجھتے تھے۔

لیکن پولس کی منادی کا بنیادی پیغام یسعیاہ ۵۳ واں باب تھا جس کے مطابق وہ یسوع مسیح کی صلیبی موت اور قیامت کی گواہی دیتا تھا۔ اور پولس کا ایمان تھا کہ نجات یسوع مسیح کے فضل کے وسیلہ سے ہے۔ اور

ایمان لانے والے کو خداوند خدا اپنی برکات سے آسودہ کرتا ہے۔ رُوحانی پاکیزگی اور تقدیس کا تعلق یسوع مسیح پر ایمان لانے سے ہے۔

یروشلم کی کونسل کے سامنے پولس کے بارے میں یہ بات بیان کی گئی کہ پولس رسول موسیٰ کی شریعت کے بارے میں یہودی مسیحی کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ انہیں ترک کر دیں۔ پولس رسول نے غیر قوم لوگوں کو مسیحیت میں داخل ہونے کے لئے کسی قسم کی پابندی نہیں لگائی۔ اور یہ کہ وہ انہیں یسوع مسیح پر ایمان لانے کے وسیلہ سے نجات مل سکتی ہے۔ یہ پولس کی منادی کا مرکز تھا۔ پولس نے یسوع مسیح کے فضل کے وسیلہ سے سب لوگوں کے لئے گناہوں کی معافی اور ابدی نجات کا پیغام پیش کیا۔ لیکن پولس رسول کو کونسل میں اس بات کا جواب دہ ہونا پڑا۔ پولس رسول نے کونسل میں بھی یہ بات بیان کی۔ پولس نے دراصل ان یہودی مسیحیوں کو یہ تعلیم دی کہ وہ موسوی شریعت کی پابندی کر سکتے ہیں لیکن ابدی زندگی کی راہ کے طور پر نہیں کیونکہ یہ ہرگز انسان کو کامل نہیں کر سکتیں۔ پولس کی منادی کا مرکز یسوع مسیح تھا۔ کیونکہ اُس کے فضل کے وسیلہ نجات ملتی ہے نہ کہ اعمال سے۔

یہ مسیحیت کا معیار ہے جس میں صرف یسوع مسیح کے وسیلہ سے نجات ملتی ہے۔ تاہم اس کا ہرگز مطلب نہں کہ جو کچھ مرضی کرتے پھریں۔ صرف یہ کہ موسوی شریعت کے احکام کی پابندی کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ یسوع مسیح کے فضل کے بعد ان کو جاری رکھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

اس اعتراض کی وجہ صرف یہ ہے کہ یہودی کسی صورت بھی غیر قوموں کی مانند نہیں ہونا چاہتے تھے پس مسیحیت کو قبول کرنے کے بعد بھی انہوں نے شریعت کے احکامات کی پیروی جاری رکھی۔ لیکن اس بات کو غیر قوم لوگوں کے لئے شرط نہیں ٹھہرایا گیا۔ کیونکہ ہر ایک یہودی اور غیر یہودی کے لئے یسوع مسیح خدا کا بڑہ ہے جس نے بنی نوع انسان کے لئے قربانی دی۔ پس کسی قسم کی دوسری قربانی کی ضرورت نہیں رہتی۔ تاہم یہودیوں کے لئے یہ بھی کوئی شرط نہیں تھی کہ وہ یہودی شریعت کے مطابق شریعت کے احکام کی پیروی ترک کر دیں۔

پس پولس رسول چونکہ غیر قوموں میں خدمت انجام دیتا تھا اور اُس نے اپنی خدمت میں بہت سے کلیسیائیں قائم کیں۔ پس وہ اُن لوگوں کے لئے شریعت کے پابندی کو لازمی قرار نہیں دیتا بلکہ اُن کے لئے صرف یسوع مسیح کے نام پر ایمان لانے کے وسیلہ سے نجات کا پیغام پیش کیا گیا۔ تاہم انہیں اُن غیر قوموں کو اُن رسموں کو ضرور چھوڑ دینے کو کہا گیا جن کا تعلق بت پرستی تھا۔ اور جن سے خداوند خدا کے نام کی تمجید کی بجائے غیر معبودوں کو عزت اور تعظیم ملتی ہے۔

یہاں یہودی مسیحیوں اور غیر قوم مسیحیوں کے مابین ایک واضح فرق پڑتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ لیکن پولس نے ان غیر قوم لوگوں کی نجات کے لئے شریعت کے احکام کی پابندی لازمی قرار نہیں دی۔ اُس کا پیغام یسوع مسیح کے وسیلہ سے نجات تھا۔

پس پولس نے دوسروں کی نجات کے لئے پوری خدمت کی۔ اور وہ یہودیوں کے لئے یہودی بنا اور یونانیوں کے لئے یونانی۔ تاہم اُس نے زندہ خدا کے ساتھ اپنی محبت کو ترک نہیں کیا اور نہ ہی اُس نے خود شریعت کے احکام کو نظر انداز کیا بلکہ وہ شریعت کے تمام احکامات کے مرکز کو جان گیا تھا۔ پس اُس نے یسوع مسیح کو پیش کیا جو شریعت کا اصل ہے۔

’پس کیا کیا جائے؟ لوگ ضرور سنیں گے کہ تو آیا ہے۔ اسلئے جو ہم تجھ سے کہتے ہیں وہ کر۔ ہمارے ہاں چار آدمی ایسے ہیں جنہوں نے مَنّت مانی ہے۔ انہیں لے کر اپنے آپ کو اُن کے ساتھ پاک کر اور اُن کی طرف سے کچھ خرچ کر، تاکہ وہ سر مُنڈائیں تو سب جان لیں گے کہ جو باتیں ناہیں تیرے بارے میں سکھائیں گئی ہیں اُنکی کچھ اصل نہیں بلکہ تو خود بھی شریعت پر عمل کر کے دُرستی سے چلتا ہے۔‘ (اعمال 21:22-24)

جہاں تک مَنّت کا تعلق ہے یہ شکرگزاری کی مَنّت ہے جو خداوند خدا کے حضور پیش کرنے کو کہا گیا۔ کونسل کی طرف سے مقرر کی گئی اس مَنّت یا عمل کی وجہ سب لوگوں کے سامنے یہودی شریعت کے مطابق تقدیس کے عمل کو پورا کرنا تھا۔ تاکہ معترضین کی جوابدہی ہو جائے۔ ضرورت کے مطابق اس مَنّت کے لئے تیس دن مقرر کئے جاتے تھے۔ لیکن یہاں معاملہ اتنا سنگین نہیں ہے اسلئے شریعت کے مطابق سات دن پورے کرنے کے لئے کہا گیا۔ تاہم اس معاملہ کو پولس کی غلطی نہیں کہہ سکتے اور نہ ہی اس سے پولس کی اہمیت میں کمی واقع ہوتی ہے کیونکہ وہ تو خدا کا نذیر تھا اور اُس کے چنا ہوا وسیلہ تھا جسے خدا نے مقرر کیا اور اُسے

اُٹھا کھڑا کیا۔ اس تقدیس کے عمل کے لئے پولس رسول کو کچھ بھی کرنا تھا کیونکہ جن چیزوں کا شریعت میں ذکر ہے۔ اُن کو بھی عمل لانا اور پورا کرنا تھا۔ پولس رسول کو اپنی تقدیس کے عمل کے لئے تمام نذر کی جانے والی چیزوں کے لئے ساتھ دن درکار تھے۔ پس پولس نے کونسل کے اس فیصلے کو رد نہیں کیا۔ اس رسم کا تعلق شریعت سے تھا۔ اور بالخصوص اُس شخص کے لئے یہ منت تھی جو نسلی اعتبار سے یہودی تھا۔ اور پولس رسول ان باتوں کا منکر نہیں تھا۔

،،مگر غیر قوموں میں سے جو ایمان لائے اُن کی بابت ہم نے یہ فیصلہ کر کے لکھا تھا کہ وہ صرف بتوں کی قربانی کے گوشت سے اور لُمو اور گلا گھونٹے ہوئے جانوروں اور حرامکاری سے اپنے آپ کو بچائے رکھیں۔“ (اعمال 25:21)

لیکن ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ پولس رسول اپنے ایمان سے منحرف ہو گیا۔ اُس نے خود ربی ہونے کی تعلیم پائی تھی اور شریعت احکام کو جانتا تھا۔ تاہم غیر قوموں کے لئے ایک معیار ٹھہرایا گیا تھا جو یروشلیم کی کونسل میں پہلے طے ہو چکا تھا۔ کہ غیر قوم ایمان داروں پر کوئی آئین و ضوابط ٹھونسنے کی ضرورت نہیں سوائے اُن ضابطوں کے جو یروشلیم کی کونسل نے تجویز کئے۔ یعنی وہ صرف بتوں کی قربانی کے گوشت سے اور لُمو اور گلا گھونٹے ہوئے جانوروں اور حرامکاری سے اپنے آپ کو بچائے رکھیں۔ یہ عملی حکم غیر قوم مسیحیوں کے لئے مقرر کیا گیا۔ تاکہ وہ یہودی مسیحی ایمانداروں کے ساتھ شریک ہو سکیں اور کلیسیا کا حصہ بنیں۔

اس بات کے طے کرنے کی وجہ یہ تھی کہ مسیح یسوع کو قبول کرنے کے بعد غیر قوم کے لوگ بھی یہودی مسیحیوں کے ساتھ میل جول رکھیں گے۔ اور یہودی مسیحیوں اور غیر قوم مسیحیوں میں اتنا زیادہ تضاد نہیں ہونا چاہئے کہ نو مرید یہودی مسیحی اس بات سے ٹھوکر کھائیں۔ یہ بات طے کرنے کی وجہ صرف کلیسیا میں یگانگت کی فضا قائم کرنا تھا۔

تاہم اس کا ہرگز مطلب نہیں کہ پولس نے اپنی شناخت بدل لی تھی۔ چونکہ وہ نسلی طور پر یہودی تھا۔ پس اُسے اس پر فخر تھا۔ لیکن کلیسیا کی رُوحانی ترقی کے لئے اُس نے یہودیوں کے لئے یہودی اور یونانیوں کے لئے یونانی بننے سے دریغ نہیں کیا۔ تاکہ مسیح کا بدن ترقی کرے اور ہر ایک شخص نجات پائے۔

“اس پر پولس اُن آدمیوں کو لے کر اور دوسرے دن اپنے آپ کو اُن کے ساتھ پاک کر کے ہیكل میں داخل ہوا اور خبر دی کہ جب تک ہم میں سے ہر ایک کی نذر چڑھائی جائے تقدس کے دن پورے کریں گے۔” (اعمال 21:26)

پولس رسول نے کونسل کے فیصلے کے مطابق اپنی پاکیزگی کے دن میں مانی گئی منت پوری کی۔ پس اُس نے خداوند کی کلیسیا کی ترقی کے لئے ہر ایک کام کرنا مناسب سمجھا جس سے سب لوگوں کی ترقی ہو۔ شریعت کے مطابق غیر یہودی لوگوں ساتھ میل جول کے باعث تقدیس کے لئے عمل کے لئے شریعت میں سات دن درکار تھے اور اس میں وہ سب چیزیں بھی شامل تھیں جو اُنہیں پیش کرنا پڑتی تھیں۔ مشنہ یہودیوں کی وہ

کتاب ہے جس میں ان احکام کا تذکرہ ملتا ہے۔ اور ان باتوں کی تفصیل بھی مذکور ہے۔ تالمود کے بعد مشنہ دوسری کتاب ہے جو یہودیوں کی روایات اور قوانین کی تفصیل بیان کرتی ہے۔ اور ساتھ میں ان چیزوں کی تفصیل بھی ملتی ہے کہ وہ کون کونسی سی چیزیں تقدیس کے عمل میں پیش کرنا مقصود ہے۔ پولس رسول کی شریعت کے مطابق تقدیس کے سات دن درکار تھے۔

“جب وہ سات دن پورے ہونے کو تھے تو آسیہ کے یہودیوں نے اُسے ہیکل میں دیکھ کر سب لوگوں میں پھیل چائی اور یوں چلا کر اُس کو پکڑ لیا کہ اے اسرائیلیو! مدد کرو یہ وہی آدمی ہے جو ہر جگہ سب آدمیوں کو اُمت اور شریعت اور اس مقام کے خلاف تعلیم دیتا ہے بلکہ اُس نے یونانیوں کو بھی ہیکل میں لا کر اس پاک مقام کو ناپاک کیا ہے۔” (اعمال 21:27-28)

یہاں پولس رسول کی مخالفت کرنے والے یہودی یروشلیم کے یہودی نہیں تھے بلکہ وہ فلسطین کے دوسرے علاقوں سے آئے تھے جن کو پولس سے یہ شکایت تھی کہ پولس رسول شریعت کے خلاف تعلیم دیتا ہے۔ پولس رسول کے لئے اس قسم کے یہودی جو یروشلیم سے نہیں تھے مختلف جہگوں میں پریشان کا باعث ہوتے رہے ہیں۔ پس یہ یہودی یروشلیم کے یہودیوں کو مدد کے لئے پکارتے ہیں کیونکہ ان یہودیوں کو افسس یا کسی دوسری جگہ میں پولس کی طرف سے اس بات کا سامنا کرنا پڑا ہے جہاں انہوں نے یہ محسوس کیا ہے کہ پولس شریعت کی تعلیم کے خلاف ہے۔ انہوں نے پولس کے خلاف چلاتے ہوئے کہا کہ یہ شخص ہر جگہ اور

سب آدمیوں میں شریعت کے خلاف تعلیم دیتا ہے۔ پولس پر اس بات کا الزام لگاتے ہوئے کہ وہ لوگوں کو شریعت خلاف تعلیم دیتا ہے مزید یہ کہا کہ اُس نے یونانیوں کو ہیپکل میں لا کر اسے بھی ناپاک کر دیا ہے۔ حالانکہ پولس نے کبھی شریعت کے خلاف بات نہیں کی بلکہ ایک وجہ سے پولس کو شریعت کا مخالف سمجھا جاتا رہا ہے کہ اُس نے یہودی رسومات اور قربانیوں سے بڑھ کر یسوع مسیح کے وسیلہ سے نجات کے پیغام کی منادی کی ہے۔ کیونکہ اُس کے نزدیک شریعت گناہ کی پہچان کراتی ہے۔ وہ پاس آنے والے کو ہرگز کامل نہیں کر سکتی سوائے یسوع مسیح کے۔

اسی تعلیم کی وجہ سے جب پولس رسول ہیپکل میں جاتا ہے تو لوگ اُس کے خلاف کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ پولس جہاں کہیں جاتا پہلے وہ یہودی کے عبادت خانوں میں جاتا اور انہیں نجات کا پیغام دیتا تھا۔ اور قبول نہ کرنے والوں کو یہ کہتا تھا کہ تمہارا خون تم پر اور تمہاری اولاد کی گردنوں پر۔ یوں وہ پرانے عہد نامہ کے اقتباسات میں سے یسوع مسیح کی خوشخبری سناتا تھا۔ اور اُن پیشن گوئیوں کے معنی کھول کھول کر بیان کرتا تھا جن کا ذکر پرانے عہد نامہ میں کیا گیا ہے۔

حالانکہ رُوحانی معنوں میں پولس نے حقیقی یہودی ہونے کا حق ادا کیا۔ یوں پولس نے خدا کی مرضی کے مطابق دوسروں کو بھی جو غیر قوم سے تھے خدا کی فرزندیت کو اپنانے کی تعلیم دی۔ اسی وجہ سے پولس ان علاقوں سے عبادت خانوں میں سے بہت سے لوگوں کو یسوع مسیح کے لئے جیتنے کے قابل ہوا۔ لیکن جن

لوگوں نے پولس کی مخالفت کی اور اُسے پکڑنا چاہتے ہیں۔ وہ اسی بات پر پولس سے ناراض تھے کہ پولس نے بہت سے لوگوں کو خداوند یسوع مسیح کی تعلیم کے مطابق مسیحیت میں داخل کر لیا تھا۔ اور قبول کرنے والے یہودیوں نے بھی شریعت کے احکام کو ثانوی حیثیت دینا شروع کر دی ہے۔ اگرچہ پولس اس مشکل سے گزر رہا تھا تو یسوع مسیح نے بھی لعنت کو اپنے اوپر لیا اور ہمارے لئے صلیبی موت برداشت کی۔ پس ہمیں خداوند اپنے خدا کے حضور برگزیدگی اور وفاداری میں زندگی گزارنی چاہئے۔ پولس بھی اس بات کے لئے تیار تھا کہ اگر یسوع مسیح کی طرح اُسے قربان بھی ہونا پڑا تو وہ دریغ نہیں کریگا۔ وہ مسیح کی خاطر مرنے کو اپنے لئے نفع سمجھتا ہے اور اُس کا جینا مسیح یسوع کے لئے تھا۔

پولس رسول کی منادی پر تیسرا اعتراض یہ تھا کہ وہ ہیكل کے خلاف بات کرتا ہے۔ کیونکہ اتھینے میں پولس نے کہا تھا کہ خدا ہاتھ کے بنائے ہوئے مکانوں میں نہیں رہتا۔ گو اُس وقت پولس کے سامعین یونانی لوگ تھے نہ کہ یہودی۔ کیونکہ پہلی ہیكل سلیمان نے تعمیر کروائی دوسری زُربابل نے اور تیسری ہیكل ہیرودیس نے تعمیر کروائی تھی۔ اور اس ہیكل میں جیسا کہ یہ تسلیم کیا جاتا تھا کہ خدا کی حضور موجود رہتی تھی۔ لیکن اتھینے میں اُس کے پیغام کا مقصد یہ بتانا تھا وہ بُتوں میں یا ہاتھ کے بنائے ہوئے مندروں کا محتاج نہیں۔ اور یروشلیم کی ہیكل کے لئے یہودیوں کا ایمان تھا کہ وہ خدا وہاں رہتا ہے۔ لیکن اس بات کی تکمیل بھی یسوع مسیح میں ہو جاتی ہے جب یوحنا کی انجیل میں یسوع مسیح نے ارشاد فرمایا تھا کہ اس ہیكل کو ڈھا دو۔ میں

اسے تین دن میں اٹھا کھڑا کرونگا۔ یسوع مسیح کے بدن خدا کے مقدس تھا۔ اور خدا کی حضوری کا واضح ثبوت تھا۔ بلکہ مسیحی علم الہی میں یسوع مسیح جو خود خدا تھا بدن اختیار کر کے اس دنیا میں آیا تھا۔ اور وہ تثلیث کا دوسرا رکن تھا جس نے جسم اختیار کیا تھا۔ وہ کامل خدا اور کامل انسان تھا۔

پرانے عہد نامہ میں یہ تصور تھا کہ ہیکل جسے تعمیر کرنے کا خدا نے حکم دیا تھا۔ اگر ہیکل کے پتھر کو بھی چھو لیں گے تو بھی خداوند برکات بخشے گا۔ کیونکہ خدا کی حضوری اُس میں تھی اور نئے عہد نامہ میں ہمیں اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ یسوع مسیح کو چھونے سے لوگوں نے شفا پائی۔ اور نئے عہد نامہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ یسوع مسیح کا بدن کسی دھات یا پتھر کو بنا ہوا مکان نہیں تھا۔ بلکہ ذی رُوح انسان بن کر اس دنیا میں چلتا پھرتا دکھائی دیتا تھا۔

ستنفس نے اعمال ہی کتب میں اس بات پر بڑی بحث کی ہے اور اُس نے بھی اپنی تقریر میں اس بات کو بیان کیا ہے۔ کہ خدا کی حضوری اُس وقت بھی ہر جگہ موجود ہوتی تھی جہاں کہیں اُس کے لوگ ہوتے تھے اور خداوند اپنے خدا کو یاد کرتے تھے۔ یا خدا خود اپنے آپ کو ظاہر کرتا تھا جہاں کہیں وہ چاہتا تھا۔ کہ اپنے لوگوں سے کلام کرے۔ ستنفس نے اپنے پیغام میں یہودیوں کو اس بات پر اڑے رہنے کے بارے میں تاکیداً بتایا کہ خدا کی حضوری صرف ہیکل میں نہیں ہے۔ بلکہ وہ اپنے لوگوں کے اندر سکونت کرتا ہے۔

تاہم اُس نے بھی ہیکل میں خدا کی حضوری کا انکار نہیں کیا بلکہ خدا کی حضوری یا موجودگی کے لئے یہودیوں کے تصورات کی اصلاح کی۔

پرانے عہد نامہ میں خدا ابرہام سے ملاقات کے لئے آیا۔ موسیٰ پر جلتی ہوئی جھاڑی میں سے ظاہر ہوا۔ اور خدا کا خیمہ جب بیابان میں تھا تو جہاں کہیں خدا اُنہیں ٹھہرنے کو کہتا تھا اُسی جگہ خدا کی حضور تصور کی جاتی تھی۔ پرانے عہد نامہ میں ایسی بہت سے مثالیں ملتی ہیں جن سے خداوند کی حضوری اور موجودگی کا اظہار ہوتا ہے اور جن جگہوں کا تعلق ہیکل کے ساتھ نہیں۔ یوں خدا جس جگہ چاہتا تھا اپنا مسکن کھڑا کرواتا تھا۔ اور چالیس برس تک موسیٰ اور بنی اسرائیل خیمہ اجتماع کو بیابان میں لئے پھرتے رہے۔

نئے عہد نامہ میں خدا نے اپنا پاک رُوح پینتی کوست کے روز شاگردوں پر نازل کیا اور اُنہیں سرفرازی بخشی۔ یوں خدا کے پاک رُوح نے ایمانداروں کو اپنا مسکن بنا لیا۔ اب وہ ہمارے دلوں میں سکونت اختیار کرتا ہے اور ہم زندہ خدا کے پاک نام کو مبارک کہتے اور اُس کی تعریف اور تمجید کرتے ہیں۔ خدا کی حضوری کے لئے یہودی علم الہی تسلیم کرتی تھی کہ خدا کی حضور ہیکل میں ہے۔ پھر خداوند یسوع مسیح اپنا رُوح اپنے لوگوں کو دیتا ہے۔ رُوح القدس ایمانداروں کے دلوں میں سکونت کرتا ہے۔ اس طرح تمام ایمانداروں یسوع مسیح کے وسیلہ سے اُس کے مقدس بن جاتے ہیں۔ کیونکہ اپنے لوگوں کے ساتھ ساتھ رہتا ہے۔ یوں ہر ایماندار ہر وقت خدا کی حضوری کو محسوس کر سکتا ہے۔

جب ستنفنس نے تقریر کی اور پولس اُس کے قتل پر راضی تھا۔ پھر اس کے بعد پولس رسول دمشق کی طرف چل پڑا اور یسوع مسیح کے ساتھ اُس کی ملاقات دمشق کی راہ پر ہوئی۔ پولس کے لئے خدا کی حضوری اُسی جگہ ممکن ہو گئی جہاں اُس کے ملاقات اُس کے ساتھ ہوئی۔ پھر ہم کیونکر خدا کو ایک ہی جگہ میں مُقید خیال کریں۔ خدا تو ہر جگہ موجود ہے۔ اور پھر ہر ایماندار کا دل اُس کا مسکن ہے اگر ہمیں اُسے قبول کریں اور محسوس کریں۔ یسوع مسیح جب پولس رسول کے ساتھ ملا تو اُس نے کہا اے ساؤل اے ساؤل تو مجھے کیوں ستاتا ہے؟ اور پھر بیان کیا کہ میں یسوع مسیح ناصر ی ہوں جسے تو ستاتا ہے۔

اگر یسوع مسیح خدا کا مقدس ہے اور رُوح القدس اُس کے وسیلہ سے کلیسیا کے اندر سکونت کرتا ہے۔ تو پھر ہم ہی اُس کے مقدس ہیں۔ اور یہودی جس جگہ کو خدا کا مقدس کہہ رہے تھے۔ انہیں خبر نہ تھی کہ سات سال بعد یہ ہیکل رومیوں کی طرف گرا دیا جانے والا ہے۔ پس ہمیں نئے عہد نامہ کی علم الہی کو یسوع مسیح کے وسیلہ سے قبول کر لینا چاہئے کہ اول تو یسوع مسیح کے وسیلہ سے ہمارا خدا کے ساتھ میل ہوتا ہے اور دوسرا اگر ہم یسوع مسیح پر ایمان لاتے ہیں تو ہمارا دل اور بدن خدا کا مقدس بن جاتے ہیں۔ کیونکہ ہیکل خدا کا مقدس ہے اور ہیکل عکس ہے لیکن یسوع مسیح حقیقت ہے۔ اور اگر خدا نے ہیکل تعمیر کی تو ضرور تھا کہ عکس کی جگہ بھی آئیگا۔ پس جب یسوع مسیح آیا تو حقیقت نے عکس کی جگہ بھی لے لی۔ اور ستنفنس نے دراصل اسی حقیقت کو پہچان لیا تھا تب ہی اُس نے جانا تھا کہ پاک رُوح ایمانداروں میں

سکونت کرتا ہے۔ اور وہ خود بھی مانتا تھا کہ عیدِ پینتی کوست کے روز خدا کے پاک رُوح نازل ہوا ہے اور وہ ایمانداروں کے دلوں میں سکونت کرتا ہے جس طرح ستفنس کے دل میں پولس نے اپنا مسکن بنا لیا تھا۔ پولس رسول نے بھی اس حقیقت کا تجربہ دمشق کی راہ پر کر لیا تھا۔

یہاں ہم یسوع مسیح کے بدن کی علم الہی پر بحث کر رہے ہیں کیونکہ مسیح یسوع مسیح وہ ساری باتیں پوری ہو گئی تھیں۔ جن کا ذکر ہم شریعت میں پڑھتے ہیں۔ اب نئے عہد نامہ میں خداوند کا رُوح ہر ایک ایماندار کے دل میں اور کلیسیا میں سکونت کرتا ہے۔ اور یسوع مسیح کی نبوت کے مطابق یروشلیم کی ہیکل رومی حکومت کی طرف سے مسمار کر دی گئی تھی اور رُوحانی اعتبار سے اس بات پر غور کریں تو اب یسوع مسیح خدا کی ہیکل ہے۔ کیونکہ اُس کے بقول ہم اُسی کے وسیلہ سے خدا باپ کے پاس جاتے ہیں۔ پس سب سننے والوں کے لئے یہی تعلیم نئی تھی ، خاص کر یہودیوں کے لئے۔ اسی لئے وہ پولس کے مخالف تھے اور پولس کو موسیٰ کی شریعت اور تعلیم اور مخالف سمجھتے تھے۔

یسوع مسیح زندہ پتھر ہے۔ جس پر کلیسیا کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ رسولوں اور شاگردوں نے اُس پر ایمان رکھا۔ اب کلیسیا بھی اس بات پر ایمان رکھتی ہے۔ یسوع مسیح کونے کے سرے کا پتھر ہے۔ کیونکہ جس پتھر کو معماروں نے رد کیا وہی کونے کے سرے کا پتھر ہو گیا۔

،،کیونکہ انہوں نے اس سے پہلے ترفنس افسی کو اُس کے ساتھ شہر میں دیکھا۔ اُسی کی بابت انہوں نے خیال کیا کہ پولس اُسے ہیکل میں لے آیا ہے۔،، (اعمال 21:29)

یہاں پولس کے مخالفوں نے یہودی علمِ الہی کے نقطے کو سامنے رکھا۔ کیونکہ سب لوگ موسیٰ اور موسیٰ کی شریعت سے محبت رکھتے تھے۔ ان باتوں کو سہارا لیتے ہوئے اُسے مذہبی مجرم قرار دیا گیا۔ اور کہا کہ وہ یونانیوں کو ہیکل میں داخل کرتا ہے۔ یوں اس بات کی وجہ سے پولس کے خلاف یروشلیم میں پھل مچ گئی۔ کیونکہ یہودیوں کے نزدیک ہیکل پاک جگہ تھی۔ اور کسی غیر قوم شخص کا ہیکل میں داخلہ ممنوع تھا کیونکہ یہودی علمِ الہی کے مطابق کسی غیر قوم شخص کو ہیکل میں داخل کرنا ہیکل کو ناپاک کرنا تھا۔ اسی بات کو یہودیوں کو اپنے لئے سہارا بنایا۔

ترفنس افسس کا رہنے والا غیر یہودی شخص تھا جس نے یسوع مسیح کو قبول کیا تھا۔ وہ افسس سے پولس کے ساتھ آیا تھا۔ اور اب یروشلیم میں بھی اُس کے ساتھ ساتھ تھا۔ یوں سب نے خیال کیا کہ پولس رسول اُسے اپنے ساتھ لایا ہے۔ پولس رسول کے ساتھ ۸ مزید یونانی کلیسیاؤں کے نمائندے بھی یروشلیم میں آئے تھے۔ تاہم کلیسیا کو اس بات پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔ لیکن یہودی اس بات پر غضب ناک ہوئے۔ پولس رسول جس ہیکل میں موجود ہے یہ ہیرودیس کی تعمیر کردہ ہیکل ہے۔

یہودی اپنے ایمان اور مقدس مقامات پر کسی سے سمجھوتہ نہیں کرتے تھے ہیکل میں سب سے اہم مقام پاک ترین مقام تھا وہاں سردار کاہن کے سوا کسی کو جانے کی اجازت نہیں تھی۔ اس کے بعد پاک مقام تھا۔ جہاں شمعدان رکھا گیا تھا۔ اور یہاں بھی سردار کاہن بخور جلانے کے لئے آتا تھا۔ اس سے پیچھے اسرائیلی قوم کا احاطہ تھا جس کے ساتھ خواتین کا احاطہ ملحق تھا۔ اس سے پیچھے حصے میں غیر اقوام کا احاطہ تھا۔ اور اس خاص حد سے آگے کسی غیر قوم شخص کو جانے کی اجازت نہ تھی۔ رومی حکومت کی طرف سے یہودیوں نے اس بات کی اجازت لے رکھی تھی کہ اگر کوئی یونانی اور غیر قوم شخص اُس کے مقدس مقام کی تضحیک کرے تو وہ رومی حکومت کی مداخلت کے بغیر اُسے قتل کر دیں گے۔ اور رومی حکومت بھی اُن کے اس حق کو تسلیم کرتی تھی۔ اور یہودیوں کے اس فیصلے میں مداخلت نہیں کرتی تھی۔

رومی حکومت کی طرف سے یہ بڑی رعایت یہودیوں کو دی گئی تھی کہ وہ ہیکل کے بارے میں خود فیصلہ کر سکتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ بھی تھی کہ یہودیوں کے عقائد رومیوں سے یونانیوں سے مختلف تھے پھر وہ کیونکر کسی دوسرے قوم کو اپنے ایمان اور عقائد میں مداخلت کی اجازت دے سکتے ہیں۔ ہاں ماضی بھی جن حکومتوں نے ایسا کیا ہے وہ جبراً اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے ہیں۔ یہودی کسی طور سے بھی غیر قوم کو مداخلت نہیں کرنے دیتے تھے۔ خواہ وہ رومی شہری ہی کیوں نہ ہو۔

لیکن پولس غیر اقوام کی کلیسیاؤں کو نظر انداز نہیں بلکہ خدا کے بھیدوں کو اُن پر ظاہر کرتا ہے اور خدا کی رُوحانی برکات کا حصہ دار سمجھتا ہے۔ وہ کلیسیاؤں کو اُس ابدی میراث کی طرف گامزن رہنے کی نصیحت کرتا ہے تاکہ سب لوگ نجات پائیں اور خدا کی رُوحانی برکات کو حاصل کریں۔

یسوع مسیح نے بھی خود غیر قوم لوگوں کو اپنی خدمت کے وسیلہ سے بلایا اور انہیں نجات کی خوشخبری دی۔ کیونکہ خدا کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا۔ وہ ہر ایک انسان سے پیار کرتا ہے۔ اور اپنے طالبوں کو بدلہ دیتا ہے۔ لیکن یہاں خواتین کے احاطہ میں جہاں یہودی عوام کو بھی آنے کی اجازت تھی پولس رسول کو کھڑا دیکھا اور پکڑا گیا۔ لیکن پولس پر یہ الزام بے بنیاد تھا کہ وہ غیر قوم لوگوں کو ہیپکل میں لاتا ہے کیونکہ اگرچہ غیر قوم لوگوں کے ہیپکل میں آنے کی ممانعت تھی تاہم ہیپکل کا ایک حصہ غیر قوم کا احاطہ تھا جہاں غیر قوم لوگ بنی اسرائیل کے خدا کی پرستش کے لئے آسکتے تھے۔ اور یسوع مسیح کے زمانہ میں بھی جہاں لوگ خرید و فروخت کر رہے تھے وہ غیر اقوام کا احاطہ تھا جسے اس مقصد کے لئے استعمال کیا جا رہا تھا۔ تاہم غیر اقوام کا احاطہ بھی خدا کی پرستش کے لئے مخصوص جگہ تھی نہ کہ خرید و فروخت کرنے والوں کے لئے۔

ہیپکل کے ساتھ انطونیاہ کا قلعہ تعمیر کیا گیا تھا جسے ہیروڈیس اعظم نے تعمیر کروایا تھا لیکن پولس رسول کے زمانہ میں اسے رومی فوج کے لئے مختص کر دیا گیا تھا۔ اس قلعہ کو تعمیر کر کے ہیروڈیس نے مرقس انطونی کے نام منسوب کیا تھا۔ لیکن جب پولس رسول کو پکڑا گیا تو اس وقت یہ فوج کی یونٹ کی حیثیت اختیار کر

گیا تھا۔ عام حالات میں اس قلعہ میں جسے اب فوجیوں کی بیرک مقرر کر دیا گیا تھا ایک مقررہ تعداد ہی فوجیوں کی رکھی جاتی تھی۔ لیکن تہواروں کے موقع پر ان کی تعداد بڑھا دی جاتی تھی۔ تاکہ کسی قسم کا ہلڑ نہ ہو۔ اگرچہ مذہبی حیثیت سے رومی اس میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کرتے تھے۔ لیکن انتظامی اور حکومتی امور میں وہ ہیکل کو الگ نہیں کرتے تھے بلکہ وہ ان تمام معاملات کی خبر رکھتے اور حالات کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرتے تھے جس سے ماحول کا امن برقرار رہے۔

یوسفیس بھی بیان کرتا ہے کہ رومی اس قلعہ کو رومی فوجیوں کی ٹھہرنے کی جگہ کے طور پر رکھتے تھے۔ اور یہاں فوجی بیرک بنانے کا بڑا مقصد ہیکل کے سبب سے پیدا ہونے والے حالات کو کنٹرول کرنا تھا کیونکہ مذہبی اعتبار سے یہ یہودیوں کا مرکزی مقام تھا۔ اور ہر یہودی کو ہیکل سے عقیدت تھی۔ اس میں پیدا ہونے والا مسئلہ دراصل پوری یہودی قوم کا مسئلہ تصور کیا جاتا تھا۔ اسی لئے رومی حکومت اس بات کا خاص خیال رکھتی تھی کہ کسی قسم کا مسئلہ پیدا نہ ہو۔ جس سے ملکی حالات خراب ہو جائیں۔ تاہم رومی اسی اپنی حکومت کا حصہ سمجھتے تھے اور اپنے ملک کی ریاست اور حدود سے جدا نہیں سمجھتے تھے اسی لئے وہ ہر طرح سے اس پر اپنا تسلط قائم رکھنا پسند کرتے تھے۔ وہ زمانہ کے اعتبار سے صاحب اختیار تھے۔ اور رومی حکومت نے بعد ازاں ۷۰ عیسوی کے قریب یروشلم کی ہیکل کو مکمل طور پر اپنے قبضے میں بھی لے لیا اسے مسمار کر دیا۔ اور یہ کام رومی جرنیل طیطس نے کیا تھا۔

“اور تمام شہر میں پلچل پڑ گئی اور پولس کو پکڑ کر ہیکل سے باہر گھسیٹ کر لے گئے اور فوراً دروازے بند کر لئے گئے۔” (اعمال 21:30)

پولس کو جب پکڑا گیا تو اُسے پکڑ کر اور گھسیٹے ہوئے اسی قلعہ میں لے کر آئے جسے انطونیہ کا قلعہ کہا جاتا تھا۔ اس مسئلے کی پیدا کردہ صورت حال کی وجہ سے تمام شہر میں پلچل مچ گئی اور یروشلیم شہر کے سب لوگوں تک اس بات کی خبر پہنچ گئی۔ کیونکہ ہر شخص دوڑا آتا تھا تاکہ معلوم کرے کہ کیا ہو رہا ہے؟ کیونکہ یروشلیم بنی اسرائیل کا مرکزی شہر اور ایمان کے اعتبار سے مرکزی مقام تھا۔ پس ہر یہودی اس کے حالات سے باخبر رہتا تھا۔ اور پہلے بھی بیان کیا گیا ہے کہ مخالفت کرنے والوں نے پولس پر یہی الزام لگایا کہ وہ یونانیوں کو ہمارے مقدس مقام میں لے کر آیا ہے جو غیر شرعی ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں تھا۔ انہوں نے تو محض ترفنس اور اُس کے ساتھ آٹھ مزید رہنماؤں کو اُس کے ساتھ یروشلیم میں چلتے پھرتے دیکھا تھا یہ یونانی رہنما اپنی اپنی کلیسیاؤں کی نمائندگی کر رہے تھے۔

عوام پولس رسول کو گھسیٹتے ہوئے غیر اقوام کے احاطے سے بھی باہر لے آئے۔ اور ہیکل کے دروازے بند کر دئے۔ پولس رسول کو پکڑ کر اسی قلعہ میں لایا گیا۔

اب پولس رسول کو اگبس کی پیشن گوئی کی مطابق مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ کیونکہ لوگ بنی اسرائیل قوم کے احاطے سے پولس رسول کو پکڑ کر اور گھسیٹتے ہوئے انطونیہ کے قلعہ میں لے آئے۔ کیونکہ یہودی عوام

تو اُس کے ساتھ اپنی مرضی سے سلوک کرتے لیکن جب قلعہ میں سپاہیوں کو خبر ہوئی تو وہ پولس کو پکڑ کر قلعہ میں لے گئے۔ اور جب سپاہیوں کو انطونہ کے قلعہ میں اس پھل کی خبر ہوئی تو وہ سب دوڑے ہوئے آئے اور پولس رسول کو پکڑ لیا۔ تاکہ اس معاملہ کی تحقیق کی جائے اور اس پر قابو پایا جائے۔ پولس رسول کے بارے میں یہ نبوت تھی جو رُوح القدس کے وسیلہ سے کی گئی تھی کہ یروشلیم کے لوگ پولس کو دکھ دیں گے لیکن وہ اس بات کے لئے تیار تھا کہ اگر خداوند یسوع مسیح کے لئے اُسے مرنے بھی پڑا تو وہ دریغ نہیں کریگا۔ کیونکہ وہ یسوع مسیح کی خوشخبری کا گواہ تھا اور ہمہ وقت اس کے لئے تیار تھا۔

‘‘جب وہ اُسے قتل کرنا چاہتے تھے تو اوپر پلٹن کے سردار کے پاس خبر پہنچی کہ تمام یروشلیم میں کھلبلی پڑ گئی ہے۔ وہ اُسی دم سپاہیوں اور صوبیداروں کو لے کر اُن کے پاس نیچے دوڑ آیا اور وہ پلٹن کے سردار اور سپاہیوں کو دیکھ کر پولس کی مار پیٹ سے باز آئے۔’’ (اعمال 21:31-32)

یہاں پلٹن کے لئے جو یونانی لفظ استعمال ہوا ہے اس سے مراد ہزاروں لوگ ہیں۔ کیونکہ پچھلی آیت سے پتہ چلتا ہے کہ پورے شہر میں اس بات کی پھل مچ گئی تھی۔ اور لوگ پولس کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ اعمال کی کتاب میں پولس کے بارے میں اس بات کا بلوا ہونے کے بعد پہلی بار اس بات کا ذکر ملتا ہے۔ جب پلٹن اور اُس کے سردار کو اس قسم کے بلوے کی خبر ہوئی ہے۔ پس یہاں چینیستی کوست کے ہجوم سے بھی زیادہ ہجوم اکٹھا ہو گیا تھا۔ کیونکہ لوگ ہزاروں کی تعداد میں تھے۔

”اس پر پلٹن کے سردار نے نزدیک آکر اُسے گرفتار کیا اور دو زنجیروں سے باندھنے کا حکم دے کر پوچھنے لگا کہ یہ کون ہے اور اس نے کیا کیا ہے؟“ (اعمال 21:33)

جب پولس کو مارا پیٹا جا رہا تھا تو وہ قلعہ کی سیڑھیوں سے دوڑتا ہوا نیچے آیا اور پولس کو ہجوم سے چھڑا لیا اور پھر اسے دو زنجیروں سے باندھا اور لوگوں سے پوچھا کہ یہ کون ہے اور اس نے کیا کیا ہے؟ کیوں کہ ہجوم کے چلانے اور شور شرابے سے کوئی بات سمجھ میں نہیں آرہی تھی۔ بعض کچھ چلا رہے تھے اور بعض کچھ۔ پس صورت حال کو کنٹرول کرنے کے لئے پلٹن کے سردار نے سپاہیوں کو حکم دیا کہ پولس کو گرفتار کر کے حراست میں لیا جائے کہ قلعہ میں لے جاؤ۔ اُس کا مقصد یہ تھا کہ وہ بہتر تفتیش کر کے یہ معلوم کر سکے کہ یہ معاملہ کیا ہے۔ سردار کی اس کوشش کے باوجود بھی بھپڑ پولس کے سخت مخالف تھی۔

جب پلٹن کے سردار نے حراست میں لے لیا تو اُسے دو زنجیروں سے باندھ لیا گیا۔ اور دو سپاہیوں نے اُسے پکڑ لیا۔ دو زنجیروں سے باندھنے کا مطلب ہے کہ ایک سپاہی نے ایک زنجیر سے ایک طرف سے دوسرے نے دوسرے طرف سے زنجیر سے باندھ کر پکڑ لیا۔ دو زنجیروں سے مراد دو سپاہی ہیں۔

”بھپڑ میں سے بعض کچھ چلائے بعض کچھ۔ پس جب ہلڑ کے سبب سے کچھ حقیقت دریافت نہ کر سکا تو حکم دیا کہ اُسے قلعہ میں لے جاؤ۔“ (اعمال 21:34)

پولس رسول کو زنجیروں جکڑ لیا گیا تھا اور لوگ پولس کے خلاف مختلف طرح کی آوازیں نکال رہے تھے۔ جب لوگ شور شرابہ کر رہے تھے تو معاملہ کی کچھ تحقیق نہیں ہو رہی تھی کہ کیا ہو رہا ہے۔ پولس رسول کے پکڑے جانے کے بعد بھی لوگ پولس کو مارنے پیٹنے سے باز نہیں آ رہے تھے۔ پس سردار نے زبردستی پولس کو قلعہ کے اندر لے جانا چاہا تاکہ لوگوں کی زیادتی سے اسے بچایا جائے۔

‘جب وہ سیڑھیوں پر پہنچا تو بھیڑ کی زبردستی کے سبب سے سپاہیوں کو اُسے اٹھا کر لے جانا پڑا۔ کیونکہ بھیڑ اُس کے پیچھے پڑی کہ اُس کا کام تمام کر۔’ (اعمال 21: 35-36)

قلعہ میں پولس کے گرفتاری کے باوجود لوگ اس بات سے منع نہیں ہو رہے تھے اور لوگ پولس کے خالف پھرے پھر رہے تھے۔ کیونکہ پہلے تو وہ خود اُسے مار ڈالنا چاہتے تھے لیکن قلعہ کے اندر جب سردار نے اُسے گرفتار کر لیا تو لوگوں نے سردار سے بار بار چلاتے ہوئے کہا کہ اُس کا خاتمہ کر دے۔

ہجوم ہلڑ اور شور مچانے سے باز نہیں آتا تھا اور اگبس کی نبوت پولس کے حق میں پوری ہو رہی تھی کیونکہ پولس رسول ابھی یروشلیم میں تھا اور اُس کے اپنے لوگ اُسے دکھ دے رہے تھے۔ لوگ پولس کو چھوڑنا نہیں چاہتے تھے بلکہ ہلاک کرنے کے درپے تھے۔ لیکن سپاہیوں کو اُسے زبردستی اٹھا کر اُوپر لے جانا پڑا۔

“اور جب پولس کو قلعہ کے اندر لے جانے کو تھے تو اُس نے پلٹن کے سردار سے کہا کیا مجھے اجازت ہے کہ تجھ سے کچھ کہوں؟ اُس نے کہا تو یونانی جانتا ہے؟ کیا تو وہ مصری نہیں جو اس سے پہلے غازیوں میں سے چار ہزار آدمیوں کو باغی کر کے جنگل میں لے گیا؟۔ پولس نے کہا میں یہودی آدمی کلکیہ کے مشہور شہر ترسس کا باشندہ ہوں۔ میں تیری منت کرتا ہوں کہ مجھے لوگوں سے بولنے کی اجازت دے۔” (اعمال 21:37-39)

صورت اس قسم کی پیدا ہو چکی تھی۔ کہ پلٹن کا سردار سپاہی اس بات کی تحقیق و اور تفتیش میں تھے کہ کیا ہو رہا۔ پس سردار اور سپاہی سب سے پہلے اس معاملہ کو درست کر رہا تھے تاکہ وجہ معلوم کی جائے۔ لیکن پولس اپنے اندر خوشخبری کا جذبہ رکھتا تھا پس وہ چپ نہیں رہنا چاہتا تھا اُس نے پھر سپاہیوں سے سردار سے کہا کہ اُسے بولنے کا موقع دیا جائے۔ کیونکہ جب سپاہی اُسے قلعہ کے اندر لے جانے کو تھے تو پولس نے پلٹن کے سردار سے درخواست کی کہ میں آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ سردار نے پولس کو جب یونانی بولتے سنا تو چونک گیا۔ اور اُس کے بارے میں خیال کرنے لگا کہ شاید وہ ایک مصری ہے جسے گرفتار کیا گیا ہے۔ پولس نے فوری طور پر اُسے یقین دلایا کہ وہ باغی نہیں ہے۔ بلکہ اُس نے اپنی پوری شناخت کروائی۔ پولس نے یہاں نہایت پڑھے لکھے شخص کی طرح سردار سے گفتگو کی۔ اور وہ فوراً پولس کی باتوں کی طرف متوجہ ہوا۔ اور پولس کو یونانی بولتے سُن کر حیران ہوا۔ کیونکہ سردار نے خیال کیا تھا وہ مصری شخص ہے۔ اُس کے حیران ہونے کی دوسری وجہ یہ تھی کہ زیادہ تر مسیحی شاگرد اور رسول ارامی زبان بولتے تھے۔ کیونکہ ارامی اُس

وقت یروشلیم اور یہودیہ کی مادری زبان تھی۔ سردار کے اس سے پوچھنے کی وجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پولس رسول سپاہیوں کے ایسا سلوک کرنے کی وجہ یہ تھی کہ پولس کو باغی مصری شخص سمجھتے تھے۔ یہاں پولس کا مقصد بنیادی طور پر یہودیوں کو جو اُس کے اپنے لوگ تھے انہیں خوشخبری دینا اور مطمئن کرنا تھا۔ پس اُس غیر قوموں کی زبان یونانی استعمال نہ کی۔ بلکہ اُسے آگے چل کر اجازت مانگی کہ اُسے بولنے کا موقع دیا جائے اور وہ عبرانی زبان میں خطاب کرنے لگا۔

پولس نے عاجزانہ انداز میں سردار سے بولنے کی اجازت یونانی زبان میں مانگی اور پھر یہودیوں سے بولنے کے لئے عبرانی زبان میں خطاب کرنا چاہا۔ پولس نے بیان کیا کہ وہ کلکیہ کے مشہور شہر ترس کا باشندہ ہے۔ اُس نے ترس کے بارے میں بیان ایک ہی لفظ میں بیان کر دیا کہ وہ نہایت غیر معمولی شہر ہے۔ پولس کا یہاں یہ بیان کرنا کا مقصد یہ تھا کہ وہ نہایت اہم یہودی شہر کا باشندہ ہے۔ یہاں پولس اپنی یہودی فوقیت بیان کرتا ہے۔ اپنی تقریر میں وہ اپنی یہودی ہونے کا بھی ذکر کرتا ہے یہاں وہ پھر تمام یہودیوں کو اپنے اُس مرکزی پیغام کے بارے میں بیان کرنا چاہتا ہے جس کے لئے اُسے مقرر کیا گیا ہے۔

پس پولس اپنی مشکلات کی طرف نہیں دیکھ رہا تھا بلکہ اس قدر کٹھن صورت حال میں بھی اُس کی توجہ اُس کلام کی جانب تھی جو اُسے ملا اور یسوع مسیح کا تجربہ اُس نے کیا پس وہ اُس پر ایمان رکھتا تھا اور اُس کا گواہ تھا۔ یوں اُس نے خداوند خدا کے پاک نام کو عزت اور جلال دینے کے لئے خدمت پوری کرے۔ یہاں پولس

اس جذبہ کے باعث شاگردیت کا خون دکھائی دیتا ہے۔ کیونکہ پولس کی تقریر کا نفس مضمون پولس اس روحانی جوش کا ثبوت دیتا ہے۔

خدا نے پولس کی زندگی میں کام کیا تھا۔ اور اُس نے پولس کی زندگی کو یکسر بدل دیا تھا۔ پولس اپنی دوڑا جرن پانے کے لئے لگا رہا تھا۔ اور زندگی کی مشکلات اور مصائب اُس کے لئے کچھ حقیقت نہیں رکھتے تھے کیونکہ اُس نے خداوند خدا کو اپنا زندگی میں اپنا لیا تھا اور جانتا تھا کہ وہ خداوند خدا اُسے ہر طرح کی برکات دیتا ہے۔ اور وہی ابدی زندگی عطا کرنے والا ہے۔ پولس رسول اپنے دکھوں پر غالب آتے ہوئے یسوع مسیح کے جلال کے خدمت کو ترجیح دے رہا تھا۔ اُسے اپنی بلاہٹ عزیز تھی اور وہ اپنی بلاہٹ کو ہی اولیت دے رہا تھا۔ اُس نے خداوند کی بلاہٹ کو قبول کیا تھا اور اُس نے خدمت کے لئے خداوند یسوع مسیح سے عہد کیا تھا۔ اور دکھوں اور مشکلات کی تو اُسے پروانہ نہیں تھی کیونکہ وہ پہلے ہی اگبس کی نبوت کے جواب میں کہہ چکا تھا کہ وہ ان دکھوں کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہے بلکہ اگر اُسے مسیح یسوع کی خاطر مرنے بھی پڑے تو وہ تیار ہے۔ کیونکہ خطوط میں پولس کے اس جذبے کو بیان ملتا ہے۔ اور وہ خود کہتا ہے کہ جینا اُس کے لئے مسیح اور مرنا نفع ہے۔ پس پولس اپنے وعدے سے منحرف نہیں ہونا چاہتا تھا۔ اسی لئے وہ خداوند کے نام کو جلال دینے کے لئے تیار رہتا تھا۔

پس ہمیں بھی خداوند خدا کے حضور میں جھکنا اور اُس کی تعریف اور تمجید کرنا چاہئے۔ اور ہمیں پولس کی طرح خود کو اُس کے لئے وقف کر دینا چاہئے تاکہ ہم بھی اُس کے سچے گواہ ٹھہریں یوں ہماری زندگی سے اُس کے پاک نام کو عزت اور جلال ملے گا۔ یوں ہم ہر طرح رُوحانی اور جسمانی برکات ملیں گی۔ اور بالخصوص ابدی زندگی کی میراث ہمیں ملے گی جہاں ہم خداوند خدا کے ساتھ ابدی آرام اور اطمینان میں رہیں گے۔

اسی لئے ہم خداوند خدا کے حضور دُعا کرتے ہیں اور کلام اور وسیلہ سے ہر روز اُس کے ساتھ رفاقت رکھتے ہیں تاکہ ہماری زندگیوں سے اُس کی تعریف اور تمجید ہو اور اُس کے پاک نام کو عزت اور جلال ملے۔ یہ وقت ہے کہ ہم یسوع مسیح کے وسیلہ سے مضبوط ہوں۔ اور بیدار ہوں۔ تاکہ اپنے بھرتی کرنے والے کو خوش کریں۔ ہمارے کردار اور اعمال سے خداوند کے نام کو جلال ملنا چاہئے۔ کیونکہ اُس نے ہمیں پہلے ہی سے وہ برکات عطا کر دی ہیں جن کے ہم مستحق نہیں تھے۔ اُس نے اپنا فضل ہم پر کیا ہے۔ یوں اُس کے فضل کے وسیلہ سے ہم رُوحانی جسمانی برکات کو پانے کے لائق ہوئے ہیں۔ کیونکہ ہماری اندر کوئی لیاقت موجود نہیں تھی کہ ہمیں ایسی برکات حاصل ہوں۔ لیکن اُس نے اپنا رحم دکھایا اور ہمیں تنہا نہیں چھوڑا کیونکہ وہ ہم سے دستبردار نہیں ہوتا۔ یوں ہمیں اپنے ایمان کے بارے میں لوگوں کو گواہی دینی چاہئے اور ایمان لانے کے باعث حاصل ہونے والی رُوحانی برکت کی گواہی سب لوگوں کے سامنے دینی چاہئے کیونکہ اس سے ہم خداوند خدا کی خوشنودی اور اُس کے زندہ کلام کی منادی کا سبب ہوں گے۔ اور خداوند نے خود ہمیں مقرر کیا

ہے کہ ہم اُس کے گواہ ہوں۔ اُس کے نام کو جلال دیتے رہیں۔ یوں اگر ہم اُس کے ساتھ وابستہ ہیں تو ہم اپنی مشکلات، پریشانیوں اور دکھوں میں یاد کر سکتے ہیں اور وہ ہمیں ہمارے دکھوں سے چھڑانے میں قادر ہے۔

آئیں ہم دُعا کریں۔

اے خداوند! ہم اعمال کی کتاب کے لئے تیرا شکر ادا کرتے ہیں۔ جس میں رُوح القدس کے خوشخبری کے کاموں کو بیان کیا گیا ہے۔ ہم اپنے ماحول، حالات اور اپنی کلیسیاؤں کو تیرے حضور لاتے ہیں۔ اور دعا گو ہیں کہ ہمیں برکت بخش دے۔ ہم پولس اور برنباس جیسے رسولوں کی خدمت کے لئے شکر گزار ہیں جن کے وسیلہ سے ہم نے خوشخبری کا کلام سُنا ہے۔ ہمیں ایسا فضل دے کہ ہم بھی ان کی مانند بن جائیں اور تیرے نام کی گواہی دیں اور منادی کریں۔ اپنے بندے یعقوب کی طرح ہمیں کلیسیا کی رُوحانی اور جسمانی نگہداشت کرنے کا فضل اور قوت دے۔ ہم اب بھی بطور مخلوق تیرا شکر کرتے ہیں کہ تُو ہمارے ساتھ رہتا اور ہمیں سنبھالتا ہے۔ ہر طرح کی نعمتوں سے آسودہ کرتا ہے۔ ہم دُعا گو ہیں کہ ہمیں عدالت کی سزا سے محفوظ رکھنا اور ہم تیرے ساتھ ابدی زندگی گزارنے کی برکت حاصل کریں۔ سب ایمانداروں کو بھی جو تیرے نام پر ایمان لائے ہیں اور تیرے پاک نام کے وسیلہ سے ہماری اُن کے ساتھ رفاقت ہیں اُنہیں تیرے حضور میں لاتے ہیں کہ تُو اپنی برکت سے مایوس مت ہونے دینا۔ تاکہ ابلیس کے پھندے سے نکل کر تیرے حضور

میں حاضر ہوں۔ اور تیری بزرگی ظاہر ہو۔ ہم تیرے عظمت کو مانتا اور تیری بزرگی کی مدح سرائی کرتے ہیں۔
ہم تیری منت کرتے ہیں کہ ہم سے دستبردار نہ ہو۔ تاکہ ہم تیری ابدی برکات سے بھی فیض یاب
ہوں۔ یسوع مسیح کے نام میں آمین!

اے خُداوند اتوار دی ایس دوپہر اسی تیرے شکر گزار آں ایس ویلے دے لئی جہدے وچ اسی اپنے
 بھائی گلن دے نال آں۔ اسی ایہناں ساریاں شیواں دے لئی تیرا شکر ادا کردے آں جہناں نوں اسی
 تیرے پاک کلام نوں سکھن دے لئی ورتدے پئے آں۔ اسی تیرے توں منت کردے آں پئی تُو سانوں
 ہر روز اپنیاں برکتاں دے نال نواز ساڈے نال رفاقت رکھ تے ساڈیاں مُشکلاں تے مسئلیاں دے وچ
 ساڈے نال رہ اسی مسیحی جیاتی دے تجربے دے لئی تیرے شکر گزار آں۔ ایہدے وچ کوئی شک
 نہیں اے پئی تیرا پاک کلام صاحبِ اختیار اے تے اپنی اصلی حالت دے وچ موجود اے۔ اسی خُداوند
 یسوع مسیح دی موجودگی تے رفاقت دے لئی تیرے بے حد شکر گزار آں۔ اسی شکر ادا کردے آں پئی
 تُو سانوں قوت تے طاقت دیندا ایں تے جیاتی دا سرچشمہ تُو ای ایں۔ اسی تیرے توں منت کردے آں
 پئی ہُن تُو ساڈے نال رفاقت رکھ۔ اج دی ساری گل بات دے اُتے تیری برکت منگدے آں تے آون
 والیاں سبقاں دے وچ وی تیری راہنمائی منگدے آں۔ تیرے پتر اپنے خُداوند یسوع مسیح دا ناں
 لیندیاں ہوئیاں ایہہ سارا کجھ منگدے آں، آمین۔

اعمال دی کتاب دا ستواں باب گلن والا اے تے ایہدے وچ اسی ستفنس دے بارے گل بات کردے
 پئے آں۔ اوس زمانے دے وچ وی کسی ٹولے سن جیویں پئی یونانی مائل یہودی تے عبرانی مائل یہودیاں
 دے بارے اسی ویکھدے آں۔ ایہناں دے وچوں کجھ نیک نام بندیاں نوں چُنیا گیا سی تے اوہناں نوں

فلاحي کماں دے لئی وکھ کیتا گیا سی۔ ایہناں دے وچ فلپس تے ستفنس دے علاوہ پنج ہور بندے وی موجود سن۔ ستفنس دے بارے اسی جاندے آں پئی او یونانی مائل یہودی سی۔ تے او ایہناں لیڈراں دے وچ شامل سی جنہاں نوں ایس خدمت دے لئی مقرر کیتا گیا سی۔ جدوں او خُداوند یسوع مسیح دی خدمت کرن نوں تیار ہويا تے اوہنے بہت سارے عجیب کماں نوں کیتا سی۔ تے ایویں او یسوع مسیح دا گواہ ٹھہریا سی۔ تے جدوں اسی اگلیاں دو باباں نوں پڑھدے آں تے سانوں خُدا دی حیران کردیوں والی محبت ویکھن نوں بلدی اے۔

یہودیاں دے بارے اسی ویکھدے آں پئی او ہر طرح دے نال سامریاں توں دُور رہندے سن۔ تے سامریاں نوں یہودیاں دیاں کماں دے وچ دخل اندازی کرن دی اجازت نہیں سی۔ یہودی ہر گل دے وچ اپنے آپ نوں صاحب اختیار سمجھدے سن۔ اوہناں دے نزدیک سامری غیر قوم سن پر تاں وی سامری اپنے آپ نوں کجھ حد تیکر یہودیت دا حصہ سمجھدے سن۔ مذہبی اعتبار دے نال سامریاں تے یہودیاں دے درمیان حالات خراب رہندے سن۔ خاص طور تے یہودی سامریاں نوں پسند نہیں کردے سن۔ یہودیاں تے سامریاں دے آپس دے وچ تعلق مذہب دے حوالے دے نال خراب سن تے ایہتھے اسی ویکھدے آں پئی اوہناں دا ایہہ تصادم ستفنس دے نال وی ویکھن نوں بلدا سی۔

استھے ہُنْ خُداوند یسوع مسیح دے وسیلے دے نال نواں عہد قائم کیتا جاندا پیا سی۔ تے ستفنس ایس نوئے عہد نوں بیان کردا پیا سی۔ پر بہت ساریاں نے ایہہ اگھدیاں ہوئیاں ستفنس دی مخالفت کیتی سی پئی اوہنے موسی دے خلاف گلاں کیتیاں نے تے کجھ نے ایہہ وی اگھیا پئی ایہہ خُدا دی شریعت دے خلاف گلاں کردا اے۔ تے باہجوں ایس ای گ؛ نوں ورتدیاں ہوئیاں ستفنس نوں سزا دتی گئی سی تے ایہدے ای پیش نظر گواہاں نوں وی تیار کیتا گیا سی۔ کیوں جے ایویں دیاں گلاں نوں سُنڈیاں ہوئیاں یہودی سردار بہت غصے وچ آگئے سن۔

یہودی ایس ویلے صاحب اختیار سن تے ہیگل دا سارا اختیار اوہناں دے کول سی۔ ہیگل یہودیاں دی مذہبی شناخت سی۔ ستفنس نے اپنی تقریر دے وچ دو اہم نقطیاں دی نشاندہی کیتی سی اوہناں وچوں پہلا ایہہ سی پئی خُدا صرف ہیگل دے وچ ای نہیں اے جیویں پئی یہودی خیال کردے سن۔ ایس ای لئی ستفنس نے ایہہ مثالیں پیش کیتیاں سن پئی موسی نوں خُدا بیابان دے وچ جھاڑی دے وچ نظر آیا سی۔ ابرہام نوں مسوپتامیہ وچ ملیا سی تے ایہہ تھاں وی خُدا دے لئی مخصوص تے مسح نہیں سی۔ جدوں یوسف مصر دے وچ آیا سی تے خُدا اوتھے اوہدے نال کلام کردا سی تے سُنڈیاں دے وسیلے دے نال اوہنوں آون والے ویلے دے نال بارے دسدا سی۔ ایہدے علاوہ خُدا یسوع دے نال وی کلام کردا سی تے جدوں اوہنوں کنعان نوں فتح کیتا سی تے خُدا نے مختلف طریقیاں دے نال اوہدے اُتے اپنی

موجودگی نوں ظاہر کیتا سی۔ ایہہ سارے لوکی جہناں دے بارے اسی ایہہ بیان کردے پئے آں خُدا
ایہناں ساریاں دے اُتے ظاہر ہو یا سی تے اوہناں دے نال کلام کردا سی۔ تے ایہہ او ویلا سی جدوں
اے ہیکل تعمیر نہیں ہوئی سی۔ تاں وی خُدا اپنیاں لوکاں دے اُتے ظاہر ہندا رہیا سی تے اوہناں
دے نال کلام کردا سی۔

ایویں اسی ایہہ آکھ سکدے آں پئی پاک کلام ایہہ گواہی دیندا اے پئی خُدا نے ہر ویلے اپنے آپ نوں
کسے اک یا خاص حالت دے وچ ای ظاہر نہیں کیتا اے سگوں وکھریاں تھاداں تے وکھریاں طریقیاں
دے نال اپنے آپ نوں اوہناں دے اُتے ظاہر کیتا سی۔ ایویں اسی جے ایہہ آکھدیاں ہوئیاں خُدا نوں
محدود کردیے پئی خُدا صرف اک ای تھال تے موجود اے تے ایہہ غلط ہوئے گا۔

ہور جے اسی خُدا دے پاک کلام دے اُتے دھیان کریئے تے ہیکل یا خُدا دا مسکن اصل دے وچ اک
شخصیت یسوع مسیح دا عکس سی۔ تے خُداوند یسوع مسیح نے آپ وی آکھیا سی پئی ایتھے اوہے جیہڑا
ہیکل توں وی وہڑا اے۔ تاہم ایس حقیقت توں انکار نہیں اے پئی ہیکل خُدا دی حضوری دی پاک
تھال سی۔ دوجی گل ایہہ سی پئی ستفنس نے لوکاں دا دھیان ایس دوجے موسی دے ول نوں لگایا سی
جہدے بارے دے وچ پاک کلام دے وچ پیشن گوئیاں موجود سن۔ تے او مثیل موسی یعنی یسوع

مسیح اے۔ تے ایویں او خُدا دے خیمے دے طور تے ساڈے وچکار رہیا سی۔ یسوع مسیح خُدا دی پاکیزگی تے موجودگی دا اظہار اے۔

ستفنس خاص طور تے موسی دے بارے بیان کردا اے کیوں جے موسی نے آپ ایہہ بیان کیتا سی پئی خُدا اوہدی طرح دا اک نبی برہا کرے گا۔ پر اسی جان دے آل پئی مثیل موسی نوں یہودیاں دے ولوں رد کیتا گیا سی۔ استھے اصل دے وچ استفنس ایہہ واضح کردا پیا اے پئی یہودیاں نے ہر زمانے دے وچ نبیاں نوں رد کیتا سی۔ موسی نوں بنی اسرائیل قوم نے تے یوسف نوں اوہدیاں بھائیاں نے رد کیتا سی۔ اسی جان دے آل پئی یوسف نوں وی مصر دے وچ مُشکلاں دا سامنا کرنا پیا سی پر اخیری خُدا نے اوہنوں مصر دا حاکم بنا دتا سی۔

ایویں جدوں خُداوند خُدا دی حضوری دی گل آوندی اے تے ایہہ ضروری نہیں اے پئی او صرف یروشلیم دے وچ ای ہوسکدی اے۔ کیوں جے یسعیاہ ۶۶ باب دے وچ زمین نوں خُدا دے پیراں ہٹھاں دی چوکی آگھیا گیا سی۔ ایویں پُرانے عہد نامے دے وچ ایہہ بیان کیتا گیا اے پئی خُدا ہر تھاں تے موجود اے۔ تے او کسے وی ویلے تے کسے وی تھاں تے اپنے آپ نوں ظاہر کرسکدا اے۔ پرتاں وی اسی یروشلیم دی اہمیت نوں نظر انداز نہیں کرسکدے آل۔ کیوں جے بنی اسرائیل دے نال اپنی رفاقت نوں قائم رکھن دے لئی خُدا نے سلیمان دی رائیں ہیكل نوں بنوایا سی۔ ایہدا مقصد ایہہ سی

پئی او خاص تھاں تے خُدا دی حضوری نوں محسوس کردیاں ہوئیاں اوہدے توں دُعا منگ سکن۔ تے
جتھے لوکی خُداوند اپنے خُدا دی پرستش کر سکن۔ سُلیمان نوں خُدا نے حکمت تے دانائی عطا کیتی ہوئی
سی۔ بھاریں جے سُلیمان نے اوہدے لئی ہیرکل نوں بنایا سی پر تاں وی او ایہہ جاندا سی پئی خُدا ہتھ
دیاں بنیاں ہوئیاں مکاناں دے وچ نہیں سما سکدا اے۔

تے ایہھے ستفنس یسعیاہ دی کتاب دے ۶۶ ویں باب دا حوالہ دیندیاں ہوئیاں اپنی گل نوں بڑی عاجزی
دے نال پیش کردا اے۔ تے اسی ویکھدے آں پئی اعمال ۷ باب دی ۴۹ تے ۵۰ آیت دے وچ
ایویں لکھیا ہویا اے:

خُداوند فرماوندا اے پئی اَسْمان میرا تخت تے زمین میرے پیراں پٹھاں دی چوکی اے۔ تھی میرے
لئی کیویں دا گھر بناؤ گے یا میری آرمان گاہ کیہڑی اے؟ کیہ ایہہ ساریاں شیواں میرے ہتھوں نہیں
بنیاں؟

ستفنس دے پیغام دی ایہہ اخیرى وضاحت اے جہدے وچ او یسعیاہ نبی دی پیشن گوئی نوں بیان کردا
اے۔ ستفنس دیاں گلاں دے بعد یہودیوں نے ایہہ خیال کیتا ہوئے گا پئی او اپنیاں گلاں دے سببوں
خُدا دا رد کیتا ہویا اے۔ کیونجے اوہناں دی نظر دے وچ اوہدیاں ساریاں گلاں خُدا تے موسیٰ دے
خلاف سن۔ پر ستفنس اپنے پیغام نوں بیان کردیاں ہوئیاں پاک کلام دے وچوں کجھ خاص نبیاں نوں

بیان کردا اے۔ تے ایویں ایتھے وی اسی ایہہ ویکھدے آں پئی او یسعیاہ نبی دے بارے بیان کردیاں
ہوئیاں اپنے پیغام نوں لوکاں دے اگے بیان کردا اے۔ او موسی دے بارے گل کردا اے تے موسی
دی ابتدائی حیاتی تے مصر دے وچ اوہدی تعلیم و تربیت دے بارے وچ او چنگی طرح دے نال جاندا
اے۔ تے ایہہ وی پئی موسی کلام تے کم دے وچ قوت والا سی۔ موسی نوں پہلاں اوہدیاں بھائیاں نے
رد کر دتا سی تے فیر مدیان دے بیابان دی جھاڑی دے وچ خُدا اوہدے اُتے ظاہر ہندا اے۔ تے خُدا
نے اوہنوں ای رہائی دیون والا بناوندیاں ہوئیاں ملک مُصر دے وچ واپس بھیجیا سی تاں پئی او اوہدیاں
لوکاں نوں مصر دی غلامی توں آزاد کروائے۔

تے ایہدے نال ای ایہہ پیشن گوئی وی کر دتی گئی سی پئی خُدا اوہدی طرح دا ک نبی برپا کرے گا تے
او موسی دیاں بھائیاں دے وچوں ہوئے گا۔

فیر خُدا نے بیابان دے وچ موسی دی رائیں اپنی شریعت وی عطا کیتی سی۔ پر نبی اسرائیل نے فیر خُدا
نوں رد کر دتا سی تے اوہناں نے اپنے سونے دا وچھا بنوایا سی تاں پئی اوہنوں سجدہ کرن۔ تے اوہناں
آگھیا پئی ایہہ ساڈا دیوتا اے جیہڑا سانوں مصر دے وچوں کڈھ لیایا اے۔ اوہناں دی ایس حرکت تے
خُدا ڈاڈا ناراض ہویا پر تاں وی اوہنے اوہناں نوں ترک نہیں کر دتا سی۔

خُدا نے اوہناں نوں کئی واری تنبیہ کیتی سی تے کئی واری اوہناں نوں ایہہ وی آکھیا سی پئی بے او
اپنیاں بُت پرستیاں توں باز نہیں آون گے تے او فیر غیر قوماں دی غلامی دے وچ چلے جاون گے۔ تے
اسی ویکھدے آں پئی بنی اسرائیل دی تاریخ دے وچ کئی واری ایویں ہویا وی سی۔ کیوں بے اک ویلا
آیا جدوں بنی اسرائیل دی سلطنت دو حصیاں دے وچ تقسیم ہو گئی سی تے شمالی سلطنت دا حال جدوں
اسی ویکھدے آں تے اوتھے سارے بادشاہ ای بُت پرست آئے سن۔ خُدا اوہناں نوں سمجھاوئیا کہ
پر اوہ اپنیاں کماں نوں باز نہ آئے تے اوہناں نے خُدا نوں ناراض کیتا تے او اسیری وچ چلے گئے۔ تے
ایویں ای جنوبی سلطنت دے وچ وی ہندا رہیا سی۔

ستفنس دے اُتے ایہہ الزام لگایا گیا سی پئی او ہیٹھ دے خلاف بولدا اے۔ ایہدے جواب دے وچ او
ماضی دے اوس زمانے نوں بیان کردا اے جدوں بنی اسرائیل دے کول شہادت دا خیمہ سی تے ایہہ
ای او ویلا سی جدوں قوم آسمانی فوج نوں پوجدی سی۔ جدوں یشوع اسرائیلیاں نوں ملکیت یعنی کنعان
دے مُلک دے وچ لے آیا تے اوتھوں بُت پرست لوکاں نوں کڈھ دتا گیا تے اوس مُلک دے وچ شہادت
دے خیمے نوں لیایا گیا سی۔ پئیو دادے نے ایہہ سرخواست کیتی سی پئی جیوندے خُدا دے لئی مسکن
تیار کیتا جاوے تے ایویں اوہناں دے اُتے خُدا دا فضل ہویا سی۔ اسی جاندا آں پئی داؤد نوں ایہہ

آس سی پئی او خُدا دے لئی ہیکل نوں بناوئے پر خُدا نے اوہدی ایس درخواست نوں منظور نہیں کیتا سی۔ تے خُدا نے چاہیا پئی اوہدا پتر سلیمان خُدا دے لئی ہیکل نوں بناوئے۔

بھاریں جے ہیکل خُدا دی قوم دے وچکار خُدا دا مسکن سی پر ایہدا مطلب ایہہ نہیں اے پئی خُدا استھوں تیکر ای محدود ہو گیا سی۔ جدوں ہیکل نوں پاک کیتا گیا تے سلیمان نے ایس گل نوں بالکل واضح کر دتا سی۔ یسعیاہ نے وی قوم نوں ایس گل توں خبردار کیتا سی پئی خُدا عمارتاں نوں اہمیت نہیں دیندا اے سگوں قوم دی اخلاقی تے روحانی حالت نوں ویکھدا اے۔ تے او خستہ تے شکستہ دلاں نوں ویکھدا اے۔ تے او اوس بندے دے اُتے فضل کردا اے جیہڑا اوہدے پاک کلام نوں سُندا تے اوہدے اُتے عمل کردا اے۔ تے اعمال ۷ باب دی ۵۱ تے ۵۲ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

اے گردن کشوتے دل تے کن دے نامختونو! تھی ہر ویلے پاک روں دے خلاف آکھدے او۔ نبیاں دے وچوں کنوں تھماڈے باپ دادے نے نہیں ستایا؟

استھے پُرانے عہد نامے دیاں ساریاں نبیاں دا بیان کیتا گیا اے جہناں نوں بنی اسرائیل نے ستایا سی تے اوہناں دیاں حکماں نوں منیا نہیں سی۔ سگوں اوہناں دی رائیں ملن والیاں خُدا دیاں حکماں نوں رد کر دتا سی۔ جے اسی ایس آیت دی روشنی دے وچ پاک کلام دی تاریخ نوں ویکھئیے تے سانوں اوہناں ساریاں نبیاں دی جیاتی دے بارے ویکھن نوں ملدا اے جہناں نے بنی اسرائیل دے نال کلام کیتا سی۔

پر ستنفس ایتھے جیہڑے گل دے اُتے دھیان کردا اے او بنی اسرائیل دی سخت حالی اے جہدا سامنا
موسیٰ نوں وی رہیا سی تے اوہناں نبیاں نوں وی جہناں نے پُرانے عہد نامے دے وچ بنی اسرائیل
دے نال کلام کیتا سی۔ ستنفس اوس عہد دے ول نوں اشارہ کردا اے جیہڑا ابرہام دی رائیں بنی
اسرائیل نوں دتا گیا سی جہدی رائیں او جیوندے خُدا دے قوم گئے جاندے سن۔ ایہہ اک ظاہری تے
جسمانی نشان سی۔ تے ایہہ نشان ختنے دا نشان سی جیڑا بنی اسرائیل نوں خُدا دے نال جوڑدا سی تے
ایویں او ہُن خُدا دی برگزیدہ قوم بن گئے سن۔

ستنفَس ایس گل دے اُتے زور دیندا اے پئی بھائیں جے بدنی اعتبار دے نال تے او مختون نے تے
اپنے آپ نوں خُدا دی نسل دے وچ شُمار کردے نے پر اصل دے وچ اوہناں دے دل تے اوہناں
دے کن نامختون نے تے ایویں او خُدا توں بہت دُور نے تے خُدا دیاں حکماں نوں نہیں منندے نے۔
ایویں بنی اسرائیل قوم دا تعلق خُدا دے نال مختون نسل جیہا نہیں اے سگوں او نامختون کعنائیاں
جہیاں کردار ادا کردے پئے سن۔

ستنفَس اوہناں نوں ایہہ سمجھاوندا پیا سی پئی جیویں پُرانے عہد نامے دے وچ بنی اسرائیل دا رویہ
ہمیشہ خُدا دے خلاف رہیا سی تے اوہناں نے خُدا دیاں حکماں نوں رد کیتا سی۔ تے ایویں ای موجودہ
زمانے دے یہودی راہنما وی محض ظاہری طور تے ای خُدا دی قوم دے لوک سن موسیٰ شریعت دے

دعویٰ دار سن۔ حالانکہ اوہناں دے دل خُدا دی شریعت توں دُور سن۔ تے او یہودی راہنما وی یہودی قوم دی طرح خُدا دیاں حُکماں دے خلاف تے خُدا توں بالکل دُور سن۔ جیویں پئی پُرانے عہد نامے دے وچ قوم خُدا دیاں نبیاں دے خلاف رہی سی۔

استھے پُرانے عہد نامے دیاں نبیاں نوں رد کر دیاں ہوئیاں خُدا نے پاک روح نوں رد کرن دی مثال پیش کیتی جاندی پئی سی۔ کیوں جے موجودی زمانے دے یہودی سردار کاہن خُدا دیاں گلاں تے خُدا دیاں حُکماں دی اصلیت نوں بدل چکے سن۔ پُرانے عہد نامے دے وچ سانوں خُدا دی مدد تے اوہدی قوت دے بارے بہت سارے واقعے ویکھن نوں بلدے نے جتھے اسی ایہہ ویکھ سکدے آں پئی خُدا اوہناں دی مدد تے حفاظت کردا رہیا سی۔ خُدا دی شفقت ہر ویلے اوہناں دے نال رہیدی سی۔ بیابان دی آوارگی دے وچ وی اوہناں دے نال نال رہیا تے اوہناں نوں چھڈیا نہیں سی۔ پر یہودی سردار کاہن خُدا دے مُکاشفے دی اصلیت نوں سمجھدے نہیں پئے سن۔ او شریعت دیاں حُکماں نوں صرف رسمی طور تے ای منندے پئے سن۔ حالانکہ او ایہہ جاندے سن پئی کیویں خُدا اپنی قدرت دے نال بنی اسرائیل نوں مصر دے وچوں کڈھ کے لیایا سی تے اوہناں نوں اپنی شریعت عطا کیتی سی۔ جیوندہ خُدا آپ اوہناں دے نال رہندا سی تے اوہناں دے وچکار عجیب کم تے معجزے رونما ہندے سن۔

پُرانے عہد نامے دیاں نبیاں نے وی لوکاں نوں خُدا دے رحم تے ترس دے پیٹھاں واپس آون دے
لئی مُنادی کیتی سی۔ تاں پئی او خُدا دی فُربت دے وچ رہن تے خُدا اوہناں دے اُتے رحم کرے۔
نبیاں دی اہمیت توں کسے وی طور تے انکار نہیں کیتا جاسکدا اے۔ کیوں جے خُدا نبیاں دی رائیں
ای اپنیاں حُکماں تے شریعت نوں اپنیاں لوکاں دے اُتے ظاہر کردا اے۔ تے او اپنیاں نبیاں دی
رائیں ای اپنیاں لوکاں قوم بنی اسرائیل دے نال کلام کردا رہیا اے۔

تے خُدا بنی اسرائیل دی اسیری دی زمانے دے وچ وی اپنے رحم نوں اپنیاں لوکاں دے لئی یاد کردا
اے۔ جیویں پئی حزقی ایل دی رائیں خُدا اوہناں نوں اوہناں دیاں پاپاں دی یاد دواندا اے۔ تے اوہناں
نوں اوہناں دیاں پاپاں توں باز رہن تے توبہ کرن دے لئی قائل کردا اے۔ تے اسی ویکھدے آں پئی
خُدا توں مُخرف ہون دے باعث اسرائیل دی جنوبی سلطنت وی اسیری دے وچ چلی گئی سی۔ حزقی
ایل ایس گل دا انکشاف کردا اے پئی مسئلہ نافرمانی دا نہیں اے سگوں مسئلہ ایہہ سی پئی اوہناں
نے اپنے کردار نوں بالکل بدل لیا سی۔ بظاہر او خُدا دے لوک ای سن پر اوہناں دے وچ بد کرداری دی
روح کم کردی پئی سی۔ بد کرداری دی روح اوہناں دے وچ بسیرا کر چُکی سی۔ تے اوہناں نے خُدا دے
اگے اپنیاں راہواں نوں بدل لیا سی۔ ہر بندہ ذاتی طور تے خُدا دی الوہیت تے بادشاہت نوں ترک کر
چُکیا سی۔ صرف ظاہری طور تے او خُدا ای حاکمیت دا صرف ظاہری طور تے ای علمبردار سی۔ صرف

دکھائے دے طور تے ای او خُدا دی قوم دے لوکی سن۔ حقیقت وچ او خُدا دیاں حُکماں نوں نظر انداز کر چکے سن۔ اوہناں نے اپنیاں طریقیاں نوں بدل لیا سی تے او جیوندے خُدا نوں ترک کردے جاندے پئے سن تے او کنعانیاں دیاں بُتاں دے ول نوں مائل ہندے جاندے پئے سن۔

یوحنا دے پہلے عام خط دے وچ سانوں اوہناں گلاں دا ذکر ویکھن نوں بلدا اے جنہاں دا تعلق خُدا دے نال مُخرف ہو جاوَن دے نال سی۔ تے خاص طور تے پہلی صدی مسیحی دے یہودی عالماں دی عکاسی کردا اے۔ جنہاں نے خُدا دی حقیقت نوں پچھان توں انکار کیتا سی۔ ایہناں ساریاں گلاں دا تعلق وی خُدا دیاں حُکماں توں مُخرف ہون دے نال تے پاک روح دی نافرمانی دے نال اے۔ پاک روح دیاں کماں تے صفتاں توں بیان کردیاں ہوئیاں پولس رسول اکِ روحانی بندے دے بارے بیان کردا اے پئی اوہدی حیاتی کیویں دی ہونی چاہیدی اے۔

جدوں پاک روح دی حضوری تے معموری تے اوہدی حاکمیت دی گل آوندی اے تے گلتیاں ۵ ویں باب دے وچ روحانی پھلاں دے بارے ویکھن نوں بلدا اے۔ ایہدے توں مُراد اے پئی خُدا ساڈے توں ایہہ توقع کردا اے پئی اسی روح دیاں پھلاں دے مُطابق اپنی حیاتی نوں بسر کریے۔ پر یاد رکھو پئی جسمانی کم روحانی کماں دے خلاف مزاحمت کردے نے۔ تے جسمانی خواہشاں روحانی کماں نوں دبا

لیندیاں نے۔ تاں وی خُداے پاک روح جسمانی کماں دے اُتے غالب آون دے وچ ساڈی راہنمائی کردا
اے۔

تے جیویں پئی خُداوند یسوع مسیح نے اپنی حیاتی دے اخیر ہفتے توں پہلاں ایہہ وعدہ کیتا سی پئی او
اک دوجے مددگار نوں بھجے گا یعنی پاک روح نوں۔ تے جدوں اسی خنیاہ تے سفیرہ دے بارے
پڑھدے آں تے اسی ایہہ ویکھدے آں پئی اوہناں نے پاک روح دے نال جھوٹ بولیا سی۔ تے خُداوند
خُدا نوں ترجیح نہیں دتی سی۔ ایویں ای یسعیاہ نبی دے زمانے دے وچ وی بنی اسرائیل نے اپنیاں
ترجیحاں نوں بدل لیا سی تے یرمیاہ وی یسعیاہ دے زمانے دا ای سی۔ یسعیاہ دے زمانے دے وچ وی
اسی ویکھدے آں پئی بنی اسرائیل نے اپنیاں راہواں نوں بدل لیا سی۔ تے یسعیاہ بنی اسرائیل دی
شمالی سلطنت دے وچ نبوت کردا سی پر اوہناں نے اپنیاں راہواں نوں بدلیا نہیں سی۔ تے ایویں
ایہدے نتیجے دے وچ اسور دے ہتھوں اسرائیل دی شمالی تباہ ہوئی سی۔ یسعیاہ دے زمانے دے وچ
بنی اسرائیل دی سلطنت دو حصیاں دے وچ ونڈی گئی سی۔ ایس شمالی سلطنت دے اُتے صرف بُت
پرست حکمراناں نے ای سلطنت کیتی سی ایس لئی خُدا نے ایہنوں اسور دے ہتھوں تباہ کر دتا سی۔
ایتھے اعمال دی کتاب دے وچ صورتِ حال کجھ بہتر ویکھن نوں ملدی اے جیویں پئی یوایل نبی دی
رائیں ایہہ بیان کیتا گیا سی پئی ٹھاڈے بڈھے خواب ویکھن گے تے ٹھاڈے جوان رویا ویکھن گے۔

اسی ایہہ جاندے آں پئی بنی اسرائیل نے یسعیاہ جے نبیاں نوں وی ستیا سی تے اوہناں دیاں راستی دیاں گلاں نوں قبول نہیں کیتا سی۔ ایتھے راستباز نبیاں دا حوالہ دیندیاں ہوئیاں خُداوند یسوع مسیح راستباز دے بارے گل ہندی پئی اے۔ تے ایویں لکھاری ساڈا دھیان ایس گل دے ول نوں لگاؤندا پیا اے پئی کیویں بنی اسرائیل قوم دیاں بزرگاں نے اپنے مذہب دی حقیقی رو نوں رد کردیاں ہوئیاں خُدا دی شریعت تے اوہدیاں حکماں نوں حقیقی معنیاں دے وچ ترک کردتا سی۔ رسولاں دے اعمال اصل دے وچ پاک روح دیاں کماں نوں بیان کردے نے۔ تے ساڈے توں ایتھے ایہہ توقع کیتی جاندی اے پئی ساڈے کردار خُدا دی مرضی دے مطابق ہون۔ ایہہ پاک روح ای اے جیہڑا رسولاں دے اعمال دے وچ خُدا دی حاکمیت نوں اُجاگر کردا پیا اے۔

یسعیاہ دے زمانے تیکر لوکی ایس گل نوں جاندے سن پئی کیویں خُداوند قادرِ مُطلق خُدا بنی اسرائیل نوں مصر دی غلامی وچوں کڈھ لیایا سی تے اوہنے کس قدر عجیب کماں نوں اوہناں دے درمیان دکھایا سی۔ تے کیویں خُدا اوہناں نوں وعدہ کیتی ہوئی سرزمین تیکر لے آیا سی۔ پر بنی اسرائیل خُدا دیاں حکماں نوں ترک کردے رہیے تے اوہناں نے خُدا دیاں حکماں نوں اپنی ذاتی مرضی دے نال بدل دتا۔ تے اویں نہ کیتا جیویں پئی خُدا اوہناں توں توقع کردا سی۔ تے اسی ویکھدے آں پئی اعمال ے باب دی ۵۲ آیت دے وچ ایویں بیان اے:

اوہناں نے تے اوس راستباز دے آون دی پیش خبری دیون والیاں نوں قتل کیتا سی تے ہُن تسی
اوہدے پھڑواون والے تے قاتل ہوئے۔

ایس آیت دے وچ لفظ راستباز یسوع مسیح دے بارے بیان کیتا گیا اے۔ یسعیاہ دے مطابق ایہہ لفظ
راستباز یسوع مسیح دے بارے دے وچ بیان کیتا گیا اے۔ ستفنس ایہتھے اوہناں نوں لوکاں نوں ذمہ
دار بیان کردا پیا اے جہناں نے یسوع مسیح تے پہلیاں ساریاں نبیاں نوں قتل کیتا سی۔ او ایہہ
ایہناں یہودی سرداراں دے نال گل کردا ہویا اکھدا پیا سی۔ یسعیاہ دی کتاب دے وچ یسوع دے
مسیح ہون دا بیان ویکھن نوں بلدا اے۔ ستفنس ایس گل دے اُتے زور دیندا سی پئی یہودی کاہن
صرف اپنی ای حاکمیت دے اُتے دھیان کردے نے تے اپنیاں عمدیاں دے اُتے دھیان کردیاں
ہویاں او خدا دی حاکمیت نوں بھل گئے نے۔

یسعیاہ دے مطابق یسوع مسیح دکھ اٹھاون والا مسیح اے۔ یسعیاہ دے زمانے دے وچ بھاویں جے
بہت ساریاں بُت پرست حاکماں نے حکمرانی کیتی سی تاں وی یسعیاہ خدا دے نال وفادار رہیا سی۔ تے
ایویں ای یرمیاہ دے زمانے دے وچ وی لوکی جیوندے خدا نوں بھل گئے سن جہنے اوہناں نوں مصر
دی غلامی توں رہائی دوائی سی۔ یسعیاہ ۵۲ باب دے وچ خداوند یسوع مسیح دی راستبازی دے بارے
بیان کیتا گیا اے۔ تے اعمال ۷ باب دی ۵۳ آیت دے وچ ایویں بیان اے:

تُسی فرشتیاں دی رائیں شریعت تے پائی پر عمل نہیں کیتا۔

یسعیہ دی رائیں یسوع مسیح نوں راستباز آکھیا گیا اے۔ ایس ای پیشن گوئی نوں ایتھے ستفنس لوکاں دے اگے بیان کردا پیا اے تے یسوع مسیح راستباز دے ول نوں اشارہ کردا پیا اے۔ ایہہ بے حد خُوشی دی گل اے پئی کلیسیا یسعیہ ۵۳ باب دی پیشن گوئی نوں سمجھ چُکی اے جیہڑے دُکھ اٹھاون والئے خادم دا بیان اے او خُداوند یسوع مسیح اے۔ جنہ اپنی جان نوں دو جیاں دی خاطر دے دتا سی۔ یسعیہ دی کتاب دے علاوہ وی یسوع مسیح دیاں دُکھاں دا اظہار دو جیاں نبیاں دی رائیں بیان کیتا گیا سی۔ پر یسعیہ ۵۳ باب دے وچ یسوع مسیح دے دُکھاں دے شدت نوں بیان کیتا گیا اے جہدے تحت اوہنوں صلیب دے دتا گیا سی۔ ایس ای لئی اسی نویں عہد نامے دے وچ یسوع مسیح دے لہو نوں مرکزی اہمیت دیندے آں۔

کلیسیا حقیقت وچ اک راستباز دے آون دے انتظار دے وچ سی۔ کیوں جے بنی اسرائیل قوم ابلیس دے پھندے دے وچ پھسدی جاندی پئی سی۔ تے ایہہ ضروری وی پئی خُدا لوکاں نوں درست راہ دے اتے واپس لیایا جاوے۔ تے خُداوند یسوع مسیح دے آون دے نال بہت ساریاں تبدیلیاں رونما ہوئیاں سن۔ جدوں پئی فقہیاں تے فریسیاں نے مخالفت نوں آڑے رکھدیاں ہوئیاں یسوع مسیح حیثیت تے رُتے نوں نہ پکھانیا جیہڑا پئی خُدا دی جیوندی تے نوی ہیگل سی۔

خُداوند یسوع مسیح نوں ماریا کُٹیا تے ستایا گیا سی تے اخیرى اوہنوں قتل کر دتا گیا سی۔ تے ستفنس
 ایتھے یہودی سرداراں نوں ملامت کردا اے پئی تُسی شریعت تے پائی پر اوہدے اُتے عمل نہیں کیتا
 سی۔ او سارے ای موسی دی شریعت دے اُلٹ سن کیوں جے جو او اُکھدے سن او کردے نہیں سن۔
 اوہناں دیاں گلاں تے کم صرف وکھاون دی حد تیکر سن۔ کیوں جے اگر او موسی نوں جاندے ہندے
 تے او ضرور پچھان جاندے پئی ایتھے مثیل موسی اوہناں دے وچکار اے۔ اوہناں دا دھیان صرف اپنی
 اجاراداری اُتے سی جہنوں او ہر قیمت تے قائم رکھنا چاہندے سن۔ ایویں اوہناں نے ایس شریعت نوں
 پورا نہیں کیتا سی۔ اوہناں دے نزدیک شریعت توں زیادہ سردار کاہن دے حُکم نوں مننا ضروری سی۔
 پر صلیب اپنے قبول کرن والیاں نوں بہت اہم سبق دیندی اے تے نجات دی کامل راہ دی نشاندہی
 کردی اے۔ خُداوند یسوع مسیح بنی نوع انسان دے لئی خُدا دا مقدس اے۔ یسوع مسیح دے وسیلے
 دے نال انسان دے نال خُدا دا میل ممکن ہويا سے۔ یسوع مسیح نوں انسان دیاں پاپاں دے لئی
 رو میاں دے ہتھوں صلیب دے دتا گیا سی۔

یسوع مسیح دی پیشی تے سارا مُقدمہ موسی دی شریعت دے بالکل خلاف سی۔ کیوں جے قتل دے
 مجرم دے نال کدی وی ایویں دا سلوک نہیں کیتا جاندا سی جیویں پئی خُداوند یسوع مسیح دے نال کیتا
 گیا سی۔ کیوں جے اوہناں دا مقصد ہر حال دے وچ یسوع مسیح نوں صلیب دینا سی۔ ایویں فقہیاں

فریسیاں نے نہ صرف شریعت نوں توڑیا سی سگوں موسی دی نافرمانی وی کیتی سی جہدی رائیں ایہہ شریعت اوہناں نوں ملی سی۔ ایہدے توں وہد کے ایہہ شریعت نوں دیون والے خُدا دی نافرمانی سی۔

ایتھے ستفنس ایس گل دے اُتے زور دتا سی تے اوکاہناں دے اُتے واضح کردا پیا سی پئی او شریعت دے حُکم عدولی کردے پئے نے تے او خُدا دیاں حُکماں نوں نظر انداز کردے پئے سن۔ تے یسوع مسیح دے مُعالے دے وچ اوہناں نے سراسر شریعت دی نافرمانی کیتی سی تے یسوع مسیح نوں مجرم ٹھہرایا سی۔ جدوں ستفنس نے آکھیا پئی شریعت فرشتیاں دی رائیں دتی گئی تے اوتھے فریسی وی موجود سن جیہڑے فرشتیاں دے اُتے یقین نہیں رکھدے سن تے صدوقی وی سن تے سردار کاہن خاتے کانفا وی اوتھے موجود سن۔ تے ایویں او اوہناں دے نال مخاطب ہویا سی، خندا دے خاندان دے باقی لوکی وی اوتھے موجود سن۔ تے ایہدے نال باقی حاضرین وی ستفنس دیاں گلاں نوں سُن دے پئے سن۔

فقہ تے فریسی تے پہلاں ای یسوع مسیح دے خلاف سن کیوں جے اوہناں دی نظر ہیکل دیاں اعلیٰ کماں نوں کرن دے وچ ای رہندی سی۔ تے جدوں خُداوند یسوع مسیح نے آہہ آکھیا سی پئی میں ایس ہیکل نوں سٹ کے تِن دناں دے وچ فیر کھڑا کر دیواں گاتے یہودیاں نوں ایس گل نے اگ لگا دتی سی۔ او چلا اُٹھے پئی جیہڑی ہیکل نوں بناون دے وچ چالی ورے لگے سن اوہنوں ایہہ کیویں تِن دناں دے وچ بنا دیوئے گا؟ پر اصل دے وچ ایہہ خُداوند یسوع مسیح نے اپنے جسم دے بارے آکھیا سی۔

ستفنس شریعت دی حکم عدولی دے بارے زور دیندیاں ہوئیاں بیان کردا اے پئی فقہی فریسی جیہڑے

اپنے آپ نوں موسی دے ولوں کھڑا کیتا ہویا خیال کردے نے کیویں ایہہ آکھ سکدے نے پئی او

شریعت دے علمبردار نے؟ او پُرانے عہد نامے دیاں نبیاں نوں جاندا سی پئی کیویں اوہناں نے خُدا دی

تابعدری دے وچ رہندیاں ہوئیاں اپنیاں جیتیاں نوں بسر کیتا سی۔ تے او خُدا دی پاک ذات توں

وی واقف سن۔ جدوں پئی فقہی فریسی ایویں دا کردار ادا نہیں کردے پئے سن۔ حالانکہ نبیاں دا کردا

ساریاں لوکاں دے لئی اک نمونہ سی پئی کیویں اوہناں نے اپنی جیتی نوں خُدا دے لئی بسر کیتا سی۔

جدوں پئی سردار کاہن ایویں کرن توں قاصر سن۔ تے اوہناں دے وچوں کوئی وی بندہ ایس طور تے

عمل نہیں دکھاوندا پیا سی جیویں پئی خُدا اوہناں توں توقع کردا پیا سی۔

حزقی ایل تے یرمیاہ دے زمانے دے وچ وی ایویں ای سی۔ لوکی خُدا توں منحرف ہو گئے سن تے

سارے خُدا توں دُور ہو گئے سن۔ کوئی وی خُدا دی شریعت دے ول نوں دھیان نہیں کردا پیا سی

سگوں اوہناں نے اپنیاں طریقیاں نوں بدل لیا سی۔ یہودیوں نے استفنس دے اُتے ایہہ الزام لگایا سی

پئی اوہنے شریعت دے خلاف بولیا سی۔ پر ہُن استفنس بہت مختصر پر صاف تے جامع لفظاں دے وچ

اوہناں نوں غلط ثابت کردا اے پئی او گردن کش تے دل تے کناں دے نامحتون نے۔ تے او اوہناں

نوں ایس گل دے لئی جھڑکدا اے۔

او پاک روح دی مخالفت دے وچ اپنے باپ دادے دی طرح سن۔ اوہناں دے باپ دادے نے مسیح دے آون توں پہلاں دیاں نبیاں نوں قتل کیتا سی۔ تے ہُن اوہناں نے راستباز مسیح نوں پھڑ کے بے جا قتل کر دتا سی۔ اک قوم ہندیوں ہوئیاں او شریعت اُتے عمل کرن توں قاصر سن۔ تے اعمال ے باب دی ۵۴ آیت دے وچ یوں بیان اے:

جدوں اوہناں نے ایہہ گلاں سُنیاں تے جی وچ سڑ کے اوہدے اُتے دند چتھن لگے۔

فقہیاں فریسیاں نے جدوں ایہہ گلاں سُنیاں تے اوہناں دے دل سڑ گئے۔ ایہہ اوہناں دا رویہ سی جیہڑا ستفنس نوں مار دیوں دے لئی کافی سی۔ تے اعمال ے باب دی ۵۵ آیت ایہہ بیان کردی اے:

پر اوہنے پاک روح دے نال معمور ہو کے آسمان دے ول دھیان نال نظر کردیاں ہوئیاں خُدا دا جلال تے یسوع مسیح نوں خُدا دے سچے پاسے کھلوتا ویکھدیاں ہوئیاں۔

خُدا اپنے جلال نوں اسرائیل دے اُتے بیابان دے وچ ظاہر کردا رہیا اے تے ایہدے علاوہ فرشتیاں دی رائیں وی خُدا نے اپنے جلال نوں اپنیاں لوکاں نوں دکھایا تے اوہناں نوں منور کیتا اے۔ ہُن ستفنس خُدا دے جلال نوں ایویں ویکھدا پیا سی پئی پاک روح دی معموری دے وچ خُدا باپ تے یسوع مسیح نوں خُدا دے سچے پاسے کھلوتا ویکھدا اے۔

فقہیاں تے فریسیاں دی نظر دے وچ خُدا دا جلال صرف ہیکل دے وچ وی دیکھن نوں بلدا اے تے
 ایہہ اوہناں دی نظر دے وچ گراں قدر سی۔ پر اوہناں نوں ایویں دا جلال دیکھن نوں نہیں ملیا سی
 جیویں پئی ستفنس اتھے دیکھدا پیا سی۔ اوہناں دا ایویں دا ایمان ای نہیں سی او صرف خُدا دی
 حضوری نوں ہیکل دے وچ وی توقع کردے سن۔ حالانکہ او جاندے سن پئی خُدا دی حضوری اوہناں
 دے نال نال آگ تے بدل دے تھمب دی رائیں وی رہی سی۔ ستفنس نے جیہرا جلال دیکھیا سی او
 آسمان توں نظر آیا سی تے اوہنے براہ راست خُدا دے تخت نوں دیکھیا سی تے ایہہ اجیہا جلال اے جیہڑا
 انسانی سمجھ توں بہت دُور اے۔ تے باب دی ۵۶ آیت دے وچ او ایویں آکھدا اے پئی:

دیکھو میں آسمان نوں کھلیا تے ابنِ آدم نوں خُدا دے سچے پاسے کھلوتا ہویا دیکھدا آں۔

ایہہ گل سُنن والیاں دے لئی بے حد حیران کُن سی اتھے یہودی موسیٰ شریعت دے مطابق لعنت تے
 برکت نوں نظر انداز کردے پئے سن۔ اوہناں نے خُدا توں برکت حاصل کرن دے راز نوں کھودتا
 سی تے شریعت دی حقیقی معنیاں نوں ترک کر دتا سی۔

ابنِ آدمِ یسوع مسیحِ ناصری اے جنہوں صلیب دتا گیا سی تے فیر اوتھے دیہاڑے مُردیاں دے وچوں جی
 اُٹھیا سی تے آسمان اُتے چلا گیا سی۔ او اصل وچ گلیلی سی پر کیوں جے ناصرت وچ رہیا سی ایس لئی
 اوہنوں ناصری آکھیا جاندا سی۔ یسوع مسیح دے نال نال اوہدا لقب ناصری وی یہودیوں دے لئی کشمکش

بنیا ہويا سی۔ ایویں بہت ساریاں گلاں سن جنناں نوں یسوع مسیح دے خلاف اوہناں فقہیاں تے فریسیاں نے گواہی دے طور تے پیش کیتا سی تے ایہناں نوں ای اوہدے خلاف مُقدمے دے وچ ورتیا وی سی۔ تے فیر او ایہہ آکھدیاں ہوئیاں یسوع مسیح دا انکار کردے پئے سن پئی کیہ ناصرت دے وچوں وی کوئی چنگی شے نکل سکدی اے؟

فقہیاں تے فریسیاں دی نظر دے وچ یسوع مسیح کسے و طرح دے نال برکت دا پیش خیمہ نہیں سی۔ اوہناں نے ہر اک گل دے وچ یسوع مسیح دی مخالفت کیتی سی تے ایہتھوں تیکر پئی اوہنوں صلیب دے وچ دتا سی۔ اعمال دی کتاب دے وچ ایہہ بیان کیتا گیا سی پئی یسوع مسیح خُدا دے سچے پاسے کھلوتا ہويا سی۔ ایہہ آیت وضاحت دے نال خُداوند یسوع مسیح دی برتری تے اوہدی افضلیت نوں ظاہر کردی اے۔ کیوں جے ایہہ بیا کیتا گیا اے پئی او خُدا دے سچے پاسے کھلوتا ہويا سی تے ایہہ بہت ای اعزاز دی گل سی۔ تے علمِ الہی دے مطابق خُداوند یسوع مسیح تثلیث دا دو جا رکن اے۔ بنی نوع انسان دی نجات دے لئی او درمیانی اے۔ ایویں خُداوند یسوع مسیح دے جلال نوں انکار نہیں کیتا جاسکدا اے۔ جے اسی ایہدے اُتے دھیان کریئے تے سانوں بہت سارے سوال ویکھن نوں ملدے نے۔ ایس آیت دے وچ کوئی وجہ بیان نہیں کیتی گئی اے پئی او کیویں کھلوتا ہويا سی۔ جے اسی چلئیے تے ایہدے اُتے کئی سو ورقیاں نوں لکھیا جاسکدا اے۔ پر ایویں دے لئی سوال وی خُداوند یسوع مسیح دے جلال

نوں گھٹ نہیں کرسکدے نے۔ تے ایسدے نال نال سانوں ایسہ پتہ وی لگدا اے پئی او سردار کاہن
 اے تے او اجے مپقام اُتے کھلوتا اے جمدے بارے سوچدیاں ہوئیاں وی انسانی عقل دنگ رہ جاندى
 اے۔ او تشلیٹ دے دوجے رُکن تے خُدا دا قدوس ہون دے ناطے اوتھے کھلوتا ہویا سی۔ او اوہناں
 ساریاں کاہناں توں وہڈا سی جیہڑی ایس زمین اُتے اپنے نفع دے لئی کمانت دا ڈھنڈورا پٹدے پئے
 سن۔ ستفنس وی خُدا دے جلال نوں ویکھدا پیا سی تے ایویں کردیاں ہوئیاں اوہنوں زرا وی دوجیاں
 دی پروا نہیں سی۔ اعمال ۷ باب دی ۷۵ تے ۵۸ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

پر اوہناں نے بڑے زور دے نال چلاوندیاں ہوئیاں اپنیاں کناں نوں بند کر لیا تے اک دل ہو کے
 اوہدے جھپٹے تے شہر توں باہر لے جا کے سنگسار کرن لگے تے گواہاں نے اپنے کپڑے ساؤل نال اک
 جوان دے پیراں کول رکھ دتے۔

ایتھے سانوں فقہیاں تے فریسیاں دا اک حیران کن رویہ ویکھن نوں بلدا پیا اے۔ صدر عدالت دیاں
 اکثر مُقد میاں دے وچ اسی ویکھدے آں پئی گواہاں دی بڑی اہمیت ہندی اے۔ ہوسکدا اے پئی ایس
 مُقدے دے وچ وی دو یا تین گواہاں نوں پیش کیتا گیا ہوئے تاں پئی او اوہدے جُرم نوں بیان کرن۔
 تاں پئی ستفنس نوں جُرم قرار دتا جاوئے تے اوہنوں سنگسار کیتا جاوئے۔

گواہاں نوں پیش کرن دا اک طریقہ کار ہندا سی تاں پئی ہر ممکن طور تے مجرم نوں سزا توں بچا لیا جاوے۔ پہلاں اک گواہ نوں پیش کیتا جاندا سی تے اوہدی گواہی نوں پرکھیا جاندا سی پئی اوہدی گواہی دے وچ رکھوں تیکر حقیقت اے۔ تے فیر دوجے گواہ نوں پیش کیتا جاندا سی۔ خداوند یسوع مسیح دیاں پیشیاں دے دوران وی ایویں دیاں گواہاں نوں ای پیش کیتا گیا سی۔ سنگسار کرن دی سزا وی قتل کرن دے برابر سی تے ایویں ہندا سی پئی مجرم اپنی جان توں ہتھ دھو بیٹھدا سی۔ تے سفتنس دے نال وی اسی ویکھدے آں پئی اوہنوں سنگسار کیتا گیا تے مار دتا گیا سی۔ پر سفتنس ویکھدا اے پئی یسوع مسیح خدا دے سبے پاسے کھلوتا اے جدوں تیکر پئی خدا اوہدیاں ویریاں نوں اوہدے پیراں ہیٹھاں دی چوکی نہیں کردیندا اے۔ ایہہ خُو شخبری دا زمانہ سی جدوں خدا نے ایہہ موقع دتا سی بنی اسرائیل دے علاوہ دوجیاں قوماں تیکر وی نجات دی خُو شخبری پہنچے۔

سفتنس دی سزا دے پچھے اک مقدمہ تیار کیتا گیا سی تے اوہدے اُتے ایہہ الزام لگایا گیا سی پئی اوہنے ہیکل دے ماحول نوں خراب کرن دی کوشش کیتی سی۔ یا ایویں آکھیا جاسکدا اے پئی اوہنے ہیکل دے تقدس نوں پائمال کیتا اے کیوں جے فقہیاں فریسیاں دی نظر دے وچ ہیکل دے وچ خدا دی حضوری موجود سی۔ جدوں پئی سفتنس اوہناں نوں ایہہ آکھدا پیا سی پئی نبیاں دی تاریخ توں ایہہ پتہ لگدا اے پئی خدا اپنیاں لوکاں دے اُتے مختلف موقعیاں تے تھواواں وچ ظاہر ہندا رہیا اے۔ تے او کسے خاص

تھاں یا ویلے دا پابند نہیں اے۔ تے ایہدے توں وہد کے ایہہ پئی ایہہ ہیگل جیہڑی شخصیت دا عکس اے او تے آپ ایس دُنیا سے وچ اوہناں دے وچکار موجود اے، یعنی یسوع مسیح۔

ایویں یہودی سردار کاہناں نے ایس گل نوں ستفنس دا قصور قرار دیندیاں ہوئیاں اوہنوں مجرم ٹھہرایا سی۔ حالانکہ او صاحبِ علم تے صاحبِ عقل انسان سی تے او کیویں یہوواہ خُدا دی تکفیر کر سکدا سی؟ تاں وی ستفنس دے خلاف ایہہ مقدمہ سی پئی اوہنے خُداوند یسوع مسیح نوں فضیلت دیندیاں ہوئیاں ہیگل دی شان وچ گستاخی کیتی سی۔ یسعیاہ دی کتاب دے وچ یسوع مسیح نوں راستباز بیان کیتا گیا سی۔ تے ایتھے اسی ویکھدے آں پئی گواہاں نے اپنیاں کپڑیاں نوں اُتار کے ساؤل دیاں پیراں کول رکھیا تے ستفنس نوں سنگسار کیتا۔ تے اگلیاں کجھ باباں دے وچ اسی ویکھاں گے پئی ساؤل اک اہم شخصیت دے طور تے سامنے آوئے گا۔ ایہہ ای ساؤل جیہڑا مسیحاں دا ویری سی ایہہ بنیامین دے قبیلے دے نال تعلق رکھدا سی۔ اسرائیل دا پہلا بادشاہ ساؤل وی بنیامین دے قبیلے دے وچوں ای سی۔ پر ایہہ دونویں ای بندے تاریخ دے اعتبار دے نال اک دوجے توں مختلف سن۔ تے ایہناں دونواں دی تاریخ دے وچ کئی وریاں دا فرق سی۔ ایتھے جیہڑے ساؤل دا ذکر کیتا گیا اے او گملی ایل دا شاگرد سی۔ تے گملی ایل دے شہر دے وچ ای ایہہ سنگسار کرن دا واقعہ پیش آیا اے۔

اگلیاں کجھ باباں دے وچ اسی ویکھاں گے پئی ساؤل بڑا غصے والا بندہ اے تے او مسیجیاں نوں ماردا کُندا تے اوہناں نوں ستاوند اے۔ ایہناں دناں دے وچ کجھ لوکی سن جیہڑے یروشلیم دی ساکھ نوں ٹھیک رکھن دے لئی ایویں دیاں کماں نوں کردے سن۔ تے اعمال ے باب دی ۶۰ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہويا اے:

پس ایہہ ستفنس نوں سنگسار کردے بیٹے تے او ایہہ اکھدیاں ہوئیاں دُعا کردا رہیا پئی اے خُداوند یسوع میری روح نوں قبول کر۔

سارے لوکی ستفنس نوں سنگسار کردے پئے سن تے ساؤل اوہدے قتل تے راضی سی۔ ستفنس ایہہ دُعا کردا پیا سی پئی اے خُداوند یسوع میری روح نوں قبول کر۔ ایویں دی دُعا اسی کجھ زبوراں دے وچوں وی ویکھدے آں۔ جتھے بنی نوع انسان دا خُدا دے نال روحانی تعلق بیان کیتا گیا اے۔ ستفنس وی ایس دُعا دے وچ خُدا دے اُتے اپنے کامل بھروسے نوں بیان کردیاں ہوئیاں اپنی روح نوں اوہدیاں ہتھاں دے وچ سو پیدا اے۔

ایویں دے ای لفظ سانوں خُداوند یسوع مسیح دی زبان توں وی ویکھن نوں بلدے نے جدوں یسوع مسیح صلیب اُتے سی تے اوہنے ایہہ الفاظ لکھے سن پئی اے باپ میں اپنی روح نوں تیریاں ہتھاں دے وچ سو پیدا آں۔ تے جتھے اسی ویکھدے آں پئی ستفنس ایہہ گواہی دیندا اے پئی میں آسمان نوں

کھلیا تے ابنِ آدمِ نوں خُدا دے سبجے پاسے کھلوتا ہویا ویکھدا آں۔ تے ایہدے نال اوہناں لوکاں نے
اوہدی کوئی ہور گل نوں سُنن توں انکار کر دتا تے اپنے گلے پھاڑ پھاڑ کے اوہدے تے چلاون لگے تے
اوہنوں گھسیٹ کے شہر توں باہر لے گئے تے سنگسار کر دتا۔ اعمال ۷ باب دی ۶۹ آیت دے وچ
ایویں بیان اے:

فیر اوہنے گھٹنے ٹیکے تے بڑی آواز دے نال پُکاریا پئی اے خُداوند! ایہہ پاپ ایہناں دے ذمے نہ لگاتے
ایہہ آکھ کے سو گیا۔

بھاریں جے اوہنوں دُکھ دتا جاندا پیا سی پر او فیر وی مُطمئن سی۔ کیوں جے او اپنی آئندہ جیاتی دے
بارے خوش سی پئی او اپنے خُدا باپ دے کول جاندا پیا اے۔ تے اسی پڑھدے آں پئی جدوں اوہنے
اپنا وعظ شروع کیتا سی تے اوس ویلے وی اوہدا چہرہ فرشتے دی وانگر سی۔ یعنی اوہدے دل دے وچ
کوئی افسوس یا شرمندگی نہیں سی سگوں او اطمینان دے نال بھریا ہویا سی۔

زکریا دی کتاب دے وچ پیشنگوئی پائی جاندی اے جہدے وچ یسوع مسیح نوں ہیكل دا دروازہ آکھیا گیا
اے۔ تے اسی ایہہ پہلاں وی سکھ چکے آں پئی ہیكل یسوع مسیح دا عکس اے تے یسوع مسیح حقیقت
اے۔ مکابین دی کتاب تے پُرانے عہد نامے دیاں کتاباں دے وچ روحانی شیواں نوں یسوع مسیح دے
عکس دے طور تے بیان کیتا گیا اے تے یسوع مسیح آپ حقیقت اے۔

جدوں لوکی اوہنوں سنگسار کردے پئے سن تے او اوہناں دے لئی مُعافی دی دُعا منگیا پیا سی تاں پئی
خُدا اوہناں دے اُتے اپنے غضب نوں نازل نہ کرے۔ ایویں دی دُعا کرنا کوئی معمولی گل نہیں سی پئی
اپنے جان لین والیاں دے لئی مُعافی دی دُعا کیتی جاوے۔ تاں وی ابتدائی کلیسیا دے لئی ایہہ دُعا اک
نمونہ رکھدی سی پئی اوہنے کنا دُکھ برداشت کیتا سی پر تاں وی او اپنے ایمان توں نہیں پھریا سی۔

تے دُعا کرن دے بعد اسی ویکھدے آں پئی لکھیا اے پئی او سو گیا۔ نویں عہد نامے دے وچ جدوں
موت دی تھال تے لفظ سونا ورتیا جاندا اے تے ایہدا اشارہ روح دے ول نہیں سگوں جسم دے ول
نوں اے۔ موت دے ویلے ایماندار دی روح خُدا دے کول چلی جاندی اے تے اوہدا جسم سو جاندا
اے۔ عام حالات دے وچ یہودیوں نوں موت دی سزا دے اُتے عمل کرن دی اجازت نہیں سی۔
ایہہ حق رومیوں دے لئی مخصوص سی۔ پر جدوں ہیکل نوں خطرہ ہندا سی تے رومی ایس حکم دے وچ
رعایت کردے سن۔ ستفنس دے اُتے ہیکل دے خلاف بولن دا بے بنیاد الزام سی۔ یسوع مسیح دے
اُتے وی ایویں دا ای الزام لگایا گیا سی پر اوس ویلے دیاں گواہاں دیاں بیاناں دے وچ تضاد پایا جاندا سی۔

اعمال ۸ باب دی آیت دے وچ لکھیا ہویا اے:

تے ساؤل اوہدے قتل اُتے راضی سی اوس ای دن اوس کلیسیا اُتے جیہڑی یروشلیم دے وچ سی بڑا ظلم
برپا ہویا تے رسولاں دے سوا سارے لوکی یہودیہ تے سامریہ ول نوں پھیل گئے۔

یروشلم دے وچ ہون والا ایہہ ظلم خاص طور تے اوہناں مسیحیاں دے اُتے ہو یا سی جیہڑے یہودی
توں مسیحی ہوئے سن تے عبرانی مائل یہودی سن۔ ایہدے نال نال آسے پاسے دیاں علاقیاں دے وچ
وی مسیحیاں اُتے سختیاں ہندیان پئیاں سن۔ رسولاں دے وچ بہتے عبرانی مائل یہودی سن جنہاں نے
یسوع مسیح نوں نجات دہندہ قبول کر لیا سی۔ تے ساؤل دے بارے ایہہ لکھیا اے پئی اوہنے گھر گھر جا
کے مسیحیاں نوں باہر کڈھ کے ماریا تے کُٹیا سی۔

ستفنس دی کہان دا بیان ستویں باب دے وچوں ملدا اے تے ایتھے ای کلیسیا دی ایذا رسانی دا دور
شروع ہو گیا سی۔ لوکاں نوں کلام سُناون دے نال نال ریلیف فنڈ دی تقسیم دی خدمت وی پھلدار
سی۔ ایویں کلیسیا دے وچ ہر قسم دیاں لوکاں نوں ایہناں اذیتاں دا سامنا کرنا پیا سی۔ جدوں کلیسیا
دے اُتے ظلم شروع ہو یا سی تے رسول او تھوں یہودیہ تے سامریہ ول پراگندہ ہو گئے سن۔ ایس ایذا
رسانی دے وچ خُداوند یسوع مسیح دی او گل پوری ہون نوں جاندی پئی سی یروشلم تو شروع کر کے
یہودیہ تے سامریہ سگوں زمین دی انتہا تیکر لوک میرے گواہ ہون گے۔ ایویں خُدا دا ایہہ منصوبہ
سی پئی جدوں او یروشلم توں نکل کے دو جیاں شہراں دے ول نوں جاوون تے جتھے جتھے او جاوون گے
او خُو شخبری دے کم نوں پورا کرن گے۔

خُدا دا پاک روح ساؤل نوں مُتعارف کرواندا اے جدوں اوہدے اندر مسیحیت دے خلاف زبردست کشمکش جاری سی۔ مسیحیاں دے ایس دُشمن دے دن گئے جا چکے سن کیوں جے بہت ای جلد خُدا دا روح اوہنوں اپنے کم دے لئی ورتن والا سی۔

ساؤل ستفنس دے قتل تے بہت راضی سی تے مسیحیاں نوں ستاون دے لئی ساؤ ساریاں توں اگے سی۔ ستفنس دی موت دے نال ای مسیحیاں دے اُتے ظُلم دے بُوہے کھل گئے سن تے کلیسیا دے وچ دُکھاں دا دور شروع ہو گیا سی۔ اعمال ۸ باب دی ۲ تے ۳ آیت دے وچ ایویں بیان اے:

تے دیندار لوک ستفنس نوں دفن کرن دے لئی لے گئے تے اوہدے اُتے بڑا ماتم کیتا تے ساؤل کلیسیا نوں ایویں تباہ کردا رہیا پئی گھر گھر گھس کے مرداں تے عورتاں نوں گھسیٹ کے قید کرواندا سی۔

ساؤل بڑا کارنامہ کرن جاندا پیا سی تے اوہنے ایہہ اپنے ذمے لگایا سی پئی او مسیح یسوع دیاں پیروکاراں نوں تباہ و برباد کر کے ای چھڈے گا۔ اوہنے ایس وہڈے کم دے لئی باقاعدہ طور تے یہودی سرداراں کولوں چٹھی لئی ہوئی سی۔ مطلب ایہہ پئی یہودی سرداراں دی اجازت دے نال او ایہناں کماں نوں کردا پیا سی۔ اوہنے اک چنگے یہودی ہون دا ثبوت دیوں دے لئی ایس کم نوں شروع کر لیا سی۔

دراصل ساؤل پُرانے عہد نامے دیاں نبیاں جیویں پئی یرمیاہ تے یسعیاہ دیاں حُکماں دی حفاظت دے
لئی ایہناں کماں نوں کردا پیا سی۔ کیوں جے او مسیحیاں نوں ناصریاں دا بدعتی فرقہ قرار دے پھکے سن۔
تے فیر گھر گھر گھس کے او کلیسیا نوں مارن کٹن لگیا سی۔ اوہنے بندیاں تے بُڈیاں نوں ماریا سی تے
اوہناں نوں جیل وچ پایا سی۔ جیل وچ پانا اینا پیہڑا نہیں اے جہا پئی اوہناں نوں مارنا کٹنا اے۔

ایہناں ایذا رسائیاں دا زیادہ تر زور یروشلیم دے وچ ای سی کیوں جے صدر عدالت والیاں دا ایہہ مرکز
سی تے اوہناں نوں پوری کوشش کیتی پئی او کلیسیا نوں یروشلیم دے وچوں باہر کڈھ دیوں۔ یہودی
سردار مسیحیاں توں ڈاڈھی نفرت کردے سن تے اوہناں دناں وچ او تھے اک ہور فرقہ پایا جاندا سی
جنوں ہیرودیاں دا فرقہ آگھیا جاندا سی۔ یہودی سردار کاہن اوہناں دے بے حد خلاف سن، خاص طور
تے مسیحیاں دے۔ تے ایویں یروشلیم توں ایہناں ایذا رسائیاں دا آغاز ہویا سی۔

یہودیوں دا ایہہ منصوبہ سی پئی شریعت دا نفاذ جاری رہے تے ایہدیاں حُکماں نوں اوہناں دی مرضی
دے مطابق منیا جاوے۔ ہیرودیاں، زیلو تیسیاں تے دے علاوہ وی بہت سارے فرقے سن جیہڑے
یہودیوں دے وچ پائے جاندے سن۔ بھاویں جے شریعت دیاں بہت ساریاں گلاں دے وچ اوہناں
دے درمیان اختلاف پایا جاندا سی پر او آپس وچ اپنے سخت نہیں سن پئی اک دوجے نوں قتل کرن
تیکر چلے جاوے جیویں پئی اوہناں نے مسیحیاں دے نال کیتا سی۔

ساؤل نے جیہڑے کم نوں اپنے ذمے لیا سی او یسوع مسیح ناصری دی ساری تعلیم نوں اسرائیل وچوں

مُکاوناسی۔ او یسوع مسیح نوں قبول کرن والیاں توں نفرت کردا سی ایس لئی اوہناں نوں گھسیٹ

گھسیٹ کے گھراں توں باہر لیاوندا سی تے ماردا سی۔ مسیحی یسوع مسیح دے صلیبی موت دے بارے

گل کردے سن تے ایہدے لئی ایہناں عدالت والیاں نوں ذمہ دار ٹھہراوندے سن۔ پر ایہتھے ستفنس

یسوع مسیح نوں خُدا دے سچے پاسے کھلوتا ہویا دکھالی دیندا اے۔ ساؤل نے ایس ایذا رسانی دی بُنیاد

رکھی سی جدوں پئی ستفنس خُدا دے کول جا چکیا سی تے ساری یہودی یروشلیم توں تتر بتر ہو چکے سن

تے دو جیاں شہراں ول نوں رُخ کر چکے سن۔ رسولاں دے علاوہ سارے لوکی جان بچاون دے لئی

دو جیاں شہراں نوں چلے گئے سن صرف رسول ای شہر دے وچ رہے سن۔ ستفنس دے قتل دے بعد

یہودی ایس تاڑ وچ سن پئی ہُن کیویں مسیحیاں نوں باہر کڈھ کے اوہناں نوں ماریا جاوئے۔

او دیندار لوکی جنناں نے ستفنس نوں دفن کیتا سی اوہناں دے بارے زیادہ بیان نہیں کیتا گیا اے پر

ایہہ او لوک سن جیہڑے اہے شہر وچ ای سن۔ یا ہوسکدا اے پئی ایہہ او خُدا ترس یہودی سن جنناں

نے اوہنوں لائق طور تے دفن کیتا سی۔ اعمال ۸ باب دی ۴ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

تے جیہڑے کھلر گئے سن او خُدا دے کلام دی خُو شخبری دیندے پھرے۔

ایویں ایس ایڈارسانی دا نتیجہ کنا چرگا نکلیا پئی او جتھے وی گئے خُدا دے پاک کلام نوں سُناوندے گئے۔
 جمدے باعث بہت ساریاں لوکاں نے خُداوند یسوع مسیح دے بارے جانیا تے اوہنوں اپنا نجات دیون
 والا قبول کیتا۔ کرتھیوں دے نال لکھے گئے پہلے خط دے وچ ایس گل دے اُتے زور دتا گیا اے پئی
 اسی جتھے وی جائے پاک کلام دی مُنادی کریے۔ تے ایہدے وچ کوئی شک نہیں پئی خُدا وی ساڈے
 توں ایہہ ای چاہندا اے پئی اسی جتھے جائے ساڈیاں جیتیاں توں خُدا دا ناں عزت تے جلال پائے۔
 تے خُدا اپنے کلام دی رائیں بہت ساریاں جیتیاں نوں بدلے تے لوکی نجات پاون۔ ایہدے نال ساڈا
 نظریہ حیات بدل جاوے گا تے ساڈا کردار تبدیل ہو جاوے گا۔ ایویں ساڈیاں جیتیاں مسیح دی طرح
 ہو جاوون گییاں۔

ایویں او جتھے وی گئے اوہناں نے خُداوند نوں ایہہ ای آکھیا پئی میں حاضر آں۔ ایویں اوہناں نے خُدا
 دے پاک کلام دی مُنادی دے کم نوں کیتا سی۔ یاد رکھو پئی ایویں کردیاں ہوئیاں حالات بدل جاندے
 نے تے مسئلے حل ہو جاندے نے تے ساریاں توں وہد کے ایہہ پئی خُداوند خُدا دی قُربت نصیب ہندی
 اے۔ اعمال ۸ باب دی ۵ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہو یا اے:

تے فلپس شہر سامریہ دے وچ جا کے لوکاں دے وچ مسیح دی مُنادی کرن لگا۔

فلپس دے بارے ایتھے بیان اے پئی او سامریہ دے وچ چلا گیا تے او خُو شخبری دی مُنادی کرن لگیا۔ اسی ویکھدے آں پئی ایذا سائیاں دے بعد مسیح دا ناں زیادہ لیا جاوَن لگیا سی۔ کیوں جے اے تیکر زیادہ تر لوکی ایہہ ای خیال کردے سن پئی مسیح اے آون والا اے۔ جیویں پئی اسی یوحنا دی انجیل دے چوتھے باب دے وچ ویکھدے آں پئی سامری عورت یسوع مسیح دے نال گل کردیاں ہوئیاں اُھدی اے پئی مسیح تے آون والا اے۔ ایس لئی ایہہ ثابت کرن دے لئی پئی مسیح آچکيا اے او مسیح دے نال توں مُنادی کردے سن۔

سامریہ بنی اسرائیل دی شمالی سلطنت دا دارالخلافہ سی۔ داؤد تے فری سُلیمان بادشاہ نے سامریہ نوں مکروہات توں پاک رکھن دے لئی تے ایہنوں جیوندے خُدا دے لئی مخصوص کرن تے زور دتا سی۔ تے اسی جاندے آں پئی سُلیمان دے بعد سلطنت دو حصیاں دے وچ تقسیم ہو گئی سی۔ تے رجعام اسرائیل دی جنوبی سلطنت دا پہلا بادشاہ سی تے ایہناں دا مرکز یروشلیم سی۔ سُلیمان دے بعد رجعام نے جنوبی سلطنت اُتے بادشاہت دا آغاز کیتا سی۔ او وی اپنی تکنیکی قابلیت دے وچ ماہر سی۔ تے یربعام اسرائیل دی جنوبی سلطنت دا بادشاہ بنیا سی۔ جنوبی سلطنت دا مرکز یروشلیم سی ایس لئی یروشلیم دے کواڑے رجعام دے اختیار دے وچ آوندے سن۔ تاں وی باقی دے دس قبیلے وی تہواراں دیاں موقعیاں تے اپنیاں قُربانیاں چرھاون دے لئی یروشلیم دے وچ ای آوندے سن۔ یربعام بھاویں جے

بادشاہ بن گیا سی پر اوہدے نال خُدا دا ہتھ نہیں سی۔ تے اوہدی تقریری خُدا دی مرضی دے مُطابق
 نہیں ہوئی سی۔ تے سردار کاہن جنوبی سلطنت دے وچوں ای ہندا سی۔ تے ہیگل دا انتظام جنوبی
 سلطنت دے کول ای ہندا سی۔ شمالی سلطنت دے زیادہ تر بادشاہ بُت پرست سن تے او خُدا دیاں
 راہواں توں باغی سن ایس لئی خُدا اوہناں توں خفا ہویا تے اوہناں نوں اسوریاں دے ہتھوں برباد کر دتا
 سی۔ جدوں اسوریاں نے ایہناں دس قبیلیاں نوں پراگندہ کیتا تے او تتر بتر ہو کے اسوریاں دیاں
 علاقیاں دے وچ وسن لگے۔ ایس شمالی سلطنت دا درالخلافہ سامریہ ہندا سی۔ سامریہ دے وچ بہت
 سارے غیر قوم لوکی وی رہندے سن تے ایویں ایہہ غیر قوم لوکی حکومت دے وچ وی شامل رہے
 سن۔ شمالی سلطنت نے اسوریاں دیاں پالیسیاں اختیار کیتیاں تے باہجوں ایہناں دے سببوں اوہناں نے
 اسوریاں دے ہتھوں نُقصان وی اُٹھایا سی تے تباہ ہوئے۔

اسرائیل دی جنوبی سلطنت دے بارے اسی ایہہ پڑھدے آں پئی اوہناں نوں بابلی قوم دے ہتھوں زوال
 آیا سی۔ بابل اوہناں نوں اسیر کر کے لے گیا سی تے ایہدے بعد اک واری فیر بارہ قبیلیاں دی اک
 متحدہ سلطنت وجود دے وچ آئی سی۔ تے اوہناں نے نوئے سرے توں ہیگل تے یروشلیم دی فصیل دی
 بنیاد رکھی سی۔

اسرائیل دی شمالی سلطنت ۷۲۲ ق م دے وچ اسوریاں دے ہتھوں برباد ہوئی تے ۵۸۶ ق م دے وچ بابلیاں دے ہتھوں اسرائیل دی جنوبی سلطنت تباہ ہوئی سی۔

بابلی اسیری دے بعد جیہڑے یہودی واپس آئے سن او بڑی وہدی تعداد وچ سن تے اوہناں نے واپس آ کے شمالی تے جنوبی سلطنت نہیں بنائی سگوں او اک ای سلطنت یہودی اکھوائے۔ اوہناں نے ہیبرکل تے یروشلیم دی فصیل نوں دوبارہ تعمیر کیتا۔ چوتھی صدی ق م دے وچ سارے باہل دے وچ اسیر یہودیاں نوں واپس جاوَن دا حکم دتا گیا سی تے اوہناں نوں ایہہ حکم دتا گیا سی پئی او ہیبرکل نوں تعمیر کرن۔ تے ایہدے بعد ہولی ہولی شمالی سلطنت دے اسیر وی واپس آنا شروع ہو گئے سن تے فیراک متحدہ سلطنت وجود دے وچ آئی سی۔

سامری لوک کیوں بے صرف موسیٰ دی شریعت نوں ای منندے سن تے ایہدے اُتے ای عمل کردے سن۔ پر یہودی ایہناں نوں پسند نہیں کر سے سن کیوں بے او مخلوط نسل سن۔ ایویں سامریہ دے وجود دے تعلق دے نال دو گلاں نے جہناں نوں بیان کیتا گیا اے۔ اک تے ایہہ شمالی سلطنت دا دارالخلافہ سی تے ایتھے خالص یہودی نہیں رہندے سن سگوں ایہناں نے غیر قوم دے نال شادیاں کیتیاں ہوئیاں سن ایس لئی ایتھے مخلوط النسل یہودی پائے جاندے سن۔ تاں وی ایتھے اسیری دے بعد ایہدا زور بہتا ویکھن نوں بلدا اے۔ کیوں بے جدوں بنی اسرائیل لوکی اسری سن تے اوہناں نے

بہت ساریاں غیر قوم عورتاں دے نال ویاہ کر لئے سن تے ایویں اسرائیل دے وچ مخلوط النسل دا رواج پیا سی۔ تے ایہہ رواج اسیری دے بعد بہتا ویکھن نوں ملدا اے۔ تے ایہناں اسرائیلی کڑیاں مُنڈیاں دے غیر قوم کڑیاں مُنڈیاں دے نال ویاہ کرن دے نال ای ایہہ اک مخلوط نسل وجود دے وچ آئی سی، تے سامری ایہناں دے وچوں ای سن۔

اسی ویکھدے آں پئی ایہہ سامری نسل یسوع مسیح دے زمانے دے وچ وی سی۔ یوحنا دی انجیل دے چوتھے باب دے وچ اسی ویکھدے آں پئی اک سامری عورت دی جمدے نال یسوع گلاں کردا پیا سی۔ جدوں پئی یہودی سردار کاہن سامریاں توں بہت کتر اوندے سن تے اوہناں دے نال کسے وی قسم دا میل جول رکھنا پسند نہیں کردے سن۔ صرف سردار کاہن ای نہیں سگول عام یہودی وی اوہناں توں سخت نفرت کردے سن۔ اسی گل نوں سامری وی سمجھدے تے جاندے سن تے یہودی نسلی اعتبار دے نال اوہناں توں بہتر سن۔ انجیل دے وچ اسی نیک سامری دی مثال نوں پڑھدے آں تے جاندے آں پئی یہودی سامریاں نال تعلق نہیں رکھدے سن۔ اسی ویکھدے آں پئی سامری وی یسوع مسیح نوں اڈیکدے پئے سن کیوں جے او وی نبیاں نوں اپنے باپ دادا ای شمار کردے سن۔ تے ایہناں ای پیشن گوئیاں دے اُتے ایمان رکھدے سن جنہاں دے اُتے یہودی رکھدے سن۔ استشنا دیکتاب دے وچ موجود پیشن گوئی دے اُتے سامری وی ایمان رکھدے سن پئی موسیٰ دی مانند اک نبی آئے گا

تے ایہدے ای بارے اوس سامری عورت نے وی یعقوب دے کھوہ تے یسوع مسیح دے نال بیان
کیتا سی پئی او مثیلِ موسیٰ نوں اڈیکدے پئے نے۔

یسوع مسیح او ای شخصیت اے جمدے بارے استثنائی کتاب دے وچ ایہہ پیشن گوئی پائی جاندی
اے۔ نسلی اعتبار دے نال او موسیٰ دیاں بھائیاں دے وچوں سی۔ اپنیاں عجیب کماں تے معجزیاں دے
وچ اوہنے مُردیاں نوں جیوندہ کیتا سی، انھیاں نوں یینا کیتا سی، قیدیاں نوں رہائی دتی سی تے بیماریاں
دے وچ پھسیاں ہوئیاں نوں آزاد کیتا سی۔ تے ساریاں توں وہد کے اوہنے ہمیشہ دے آرام دی تکمیل
دے لئی کم کیتا سی تے ایہدی خُ شخبری نوں ہر اک نوں دتا سی۔ تے اپنے فضل دے وسیلے دے نال
غیر قوماں نوں وی ایہدے وچ شامل کیتا سی۔ تے اعمال ۸ باب دی ۶ توں ۸ آیت دے وچ ایویں
لکھیا ہويا اے:

تے جہناں معجزیاں نوں فلپس وکھاوند اسی لوکاں نے اوہناں نوں سُن کے تے ویکھ کے اتفاق کردیاں
ہوئیاں اوہدیاں گلاں دے اُتے جی لگایا سی۔ کیوں جے بہتیریاں لوکاں دے وچوں ناپاک روحاں بڑی
آواز دے نال چلا چلا کے نکل گئیاں تے بہت سارے مفلوج تے لنگڑے چنگے کیتے گئے سن تے اوس
شہر دے وچ بڑی خُوشی ہوئی سی۔

ایتھے فیر یسوع مسیح دی شفائیہ خدمت دا آغاز ہندا اے۔ جیویں خداوند یسوع مسیح بیماراں نوں شفا
 دیندا اے تے اوہناں نوں چنگیاں کردا اے ایویں ای فلپس نے وی بہت معجزے دکھائے سن تے
 لوکاں نے اوہدے ول نوں دھیان کیتا سی۔ لوکاں دے وچوں ناپاک روحاں نکلدیاں پئیاں سن،
 خُوشخبری سُنائی گئی سی تے لوکاں نے یسوع مسیح نوں قبول کیتا سی۔ ایویں خداوند یسوع مسیح دی
 قُدرت دیاں ایہناں معجزیاں دے نال تاریخ دے وچ اک نواں باب رقم ہویا سی۔ تے ہر اک خاص تے
 عام نے یسوع مسیح دی قُدرت نوں جانیا سی۔ ایہہ ای خدمت ہُن یسوع مسیح دیاں حواریاں دے وسیلے
 دے نال پُوری ہندی پئی سی۔ ایویں اسی دیکھدے آں پئی بدروحاں رولا پاوندیاں ہوئیاں نسدیاں نے،
 بہت سارے مفلوج چنگے کیتے جاندے پئے نے۔ لوکاں دی خُوشی نے اک واری فیر سکوت نوں توڑیا
 سی ایذا رسانی دے بعد لوکاں دے وچ بدروحاں تے بیماریاں توں شفا پاون دے بعد خُوشی دی لہر دوڑی
 سی۔

پُرانے عہد نامے دیاں نبوتوں پُوریاں ہوئیاں سن تے لوکی شفا پاوندے پئے سن۔ قیدیاں نوں رہائی ملی
 تے غریباں نوں خُوشخبری سُنائی گئی سی۔ ایہہ ضرورت منداں دی داد رسی دا دور سی تے ایہہ اوہناں
 دے لئی مُعافی تے بحالی دے نال خُوشی دا دور سی۔ لوکی اپنیاں پریشانیاں دُور ہون دی وجہ توں بے
 حد خُوش سن۔ پُورے شہر دے وچ خُوشی دا سماں سی تے ایہہ خُوشی کوئی عام خُوشی نہیں سی۔ ایہناں

معجزیاں تے مُنادی دا مقصد لوکاں نوں یہودیت توں مسیحیت دے وچ شامل کرنا ای نہیں سی سگوں
ایہدا مقصد لوکاں دیاں مُشکلاں نوں دُور کرنا سی تاں پئی او یسوع مسیح دے قُدرت نوں جانن تے
اوہدے نال اپنا شخصی تعلق اُستوار کرن۔ اعمال ۸ باب دی ۹ آیت دے وچ اسی ویکھدے آں:

ایس توں پہلاں شعمون نامی اک بندہ اوس شہر دے وچ جادوگری کردا سی۔ شعمون ایس شہر دے وچ
لوکاں نوں اپنے جادوگری دیاں کماں دے نال حیران کردا سی۔ تے ایہہ اوہدا پیشہ سی۔ بہت ساریاں
ثقافتاں دے وچ اسی ویکھدے آں پئی لوکی جادوگری اے اُتے انحصار کردے سن۔ تے اونجیال
کردے سن پئی ایہہ برکتاں نوں حاصل کرن دا ذریعہ تے مسئلیاں نوں حل کرن دا وسیلہ اے۔ او بڑا
مشہور بندہ سی تے آسے پاسے دے لوکی اوہدے نال ایس وجہ توں لگاؤ رکھدے سن کیوں جے او اپنی
جادوگری دیاں کماں دے نال اوہناں نوں حیران کردا سی۔ تے اسی ویکھدے آں پئی اعمال ۸ باب دی
۹ تے ۱۰ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

تے سامریہ دیاں لوکاں نوں حیران رکھدا سی تے ایہہ آکھدا سی پئی میں وی کوئی وہڈا بندہ آں۔ تے
نکے توں وہڈے تیکر سارے اوہدے ول نوں دھیان کردے سن تے ایہہ آکھدے سن پئی ایہہ خُدا دی
او قُدرت اے جنوں وہڈی آکھدے نے۔

شعمون دراصل پیشے دے لحاظ دے نال جادوگر سی تے لوکی سمجھدے سن پئی او خدا دے قدرت دے نال ایہناں کماں نوں کردا سے۔ ایس وجہ توں لوکی اوہدے توں ڈردے سن تے اوہدی بڑی عزت کردے سن۔ تے شعمون ایس گل توں بڑا خوش سی۔ اوہنوں شاید اجے پتہ ای نہیں سی پئی اوہدے توں وی وہڈی قدرت موجود اے جہدے نال توں ساریاں بدروحاں جاندياں رهندياں نے۔ تے او ای ہستی ابدی اطمینان دیندی اے۔

ایہہ وی ہوسکدا اے پئی شعمون جادوگر نے اپنی جادوگری نوں چمکاون دے لئی بہت ساریاں یونانی تے دو جیاں زباناں دے وچ موجود جادوگری دیاں کتاباں دا سہارا لیا ہوئے۔ جہناں دا مقصد جادو دے باعث لوکاں نوں حیران کرنا تے اوہناں توں پیسے کمانا یا فیر دو جیاں دے سامنے اپنے آپ نوں وہڈا بنا کے پیش کرنا سی۔ رومی حکومت دے ولوں جادوگری تے کسے قسم دی کوئی پندہ نہیں سی۔ سگوں ایہنوں حاصل کرن تے سکھن دی عام اجازت سی کیوں جے رومی حکومت آپ وی بت پرستانہ ماحول دے تابع سی۔ تے ایویں دیاں گلاں رومی ثقافت دے وچوں وی دیکھن نوں بلدیاں نے۔ ایویں ایہہ شعمون جادوگر اپنے علم دے باعث لوکاں نوں حیران کردا سی۔ اعمال ۸ باب دی ۱۱ توں ۱۳ آیت دے وچ ایویں بیان اے:

او ایس لئی دھیان کردے پئے سن پئی اوہنے بڑی مدت توں اوہناں نوں اپنے جادو دے نال حیران کیتا
ہویا سی۔ پر جدوں اوہناں نے فلپس دا یقین کیتا جیہڑا خدا دی بادشاہی تے یسوع مسیح دے نال دی
خوشخبری دیندا سی تے سارے لوکی بھادیں مردیا عورتاں بہتسمہ لین لگے۔ تے شعمون نے آپ وی
یقین کیتا تے بہتسمہ لے کے فلپس دے نال رہیا تے نشان تے وڈے وڈے معجزے دیکھ کے
حیران ہویا۔

ایہہ بڑی حیرانی دی گل سی پئی شعمون اپنے ساریاں لوکاں نوں اپنے ول متوجہ کیتے ہوئے سی۔ تے
لوکی وی اوہدی جادوگر توں بڑے حیران سن۔ ایہہ سامریہ شہر دا مشہور بندہ سی پر خداوند خدا دی
قدرت دے باعث فلپس دیاں معجزیاں دے نال لوکاں نے خداوند یسوع مسیح نوں قبول کر دیاں ہوئیاں
بہتسمہ لینا شروع کر دتا سی۔ تے ایویں غیر قوماں توں لوکی مسیحیت دے وچ شامل ہونا شروع ہو گئے
سن۔ ہُن لوکی تیزی دے نال مسیحیت نوں قبول کردے پئے سن کیوں جے خدا دی بادشاہی دی
خوشخبری اوہناں نوں دتی جاندی پئی سی۔ تے او خدا دی جماعت دے وچ شامل ہندیاں ہوئیاں بہتسمہ
لیندے پئے سن۔ تے ایہہ ای خوشی تے شادمانی اوہناں دے وچ یسوع مسیح دے دور دے وچ وی
دیکھن نوں بلدی پئی سی۔ لوکاں نوں نوئے آسمان تے نوی زمین دی خوشخبری دتی جاندی پئی سی۔

خُدا دے کلام دی خُو شخبری تے یسوع مسیح دا ناں لوکاں دے لئی بیش قیمت سی جمدے سببوں اوہناں
دیاں جیاتیاں بدل دیاں پئیاں سن۔

خُداوند یسوع مسیح دے ناں دے وسیلے دے نال خُدا دی قُدرت اوہناں دے وچ کم کر دی پئی سی۔
تے حیران کُن معجزات اوہناں دے وچ رونما ہندے پئے سن تے اوہناں دی تعلیم دا مرکز خُداوند
یسوع مسیح دی تعلیم سی۔ ایس کلام دی قُدرت نے اوہنوں تبدیل کر دتا سی تے اوہنے بہتسمہ لیاتے
فلپس دے نال شامل ہو گیا سی۔ فلپس نے جدوں ایس خُو شخبری نوں لوکاں نوں پہنچایا تے اوہنے اِن
غیر مسیحی نوں ایہدے وچ شامل ہون دی دعوت دتی تے او دلیری دے نال ایس خُو شخبری دے پیغام
نوں سُناوندا رہیا سی۔ شعمون ایہناں جادوگری دیاں کماں نوں پیسیاں دے لئی کردا سی۔ پر یسوع مسیح
دی کامل شفا ساریاں دے لئی مُفت سی سگوں ایہدے نال نال اوہنے ساڈے لئی قیمت وی ادا کیتی
سی۔ تے فلپس اوہناں گلاں دا پرچار کردا پیا سی جنناں دا تعلق مُعافی، سحالی تے خُوشی دے نال سی۔
پر ایہہ گل خُوش آئند سی پئی شعمون فلپس دیاں گلاں دا یقین کر دیاں ہوئیاں اوہدے نال رہیا سی۔ او
فلپس دے نال خدمت کرن دے لئی آسے پاسے دیاں علاقیاں دے وچ جاون لگیا سی۔ تے اعمال ۸
باب دی ۱۴ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

جدوں رسولاں نے جیہڑے یروشلیم دے وچ سن سُنیا پئی سامریاں نے خُدا دے کلام نوں قبول کر لیا
اے تے پطرس تے یوحنا نوں اوہناں دے کول بھیجیا۔

ہُن آیتاں دا رُخ واپس یروشلیم دے ول نوں جاندا پیا اے۔ یروشلیم دیاں لوکاں نے ایہہ سُن کے
خُوشی منائی پئی سامریاں نے خُدا دے کلام نوں قبول کر لیا اے۔ فلپس سامریہ دے وچ وی خُوشخبری
دے کم نوں کردا پیا سی تے۔ ایہہ خُوشخبری دا پھیلاؤ رسولاں دی خدمت دا زبردست نتیجہ سی۔ جے
کوئی یہودیت دے وچ شامل ہونا چاہندا سی تے اوہدے لئی طریقہ فرق ہندا سی جدوں پئی مسیحیت
دے وچ شامل ہون دے لئی صرف بپتسمہ ای کافی ہندا سی۔ جے کوئی غیر قوم ہندی یہودیت دے وچ
شامل ہندا سی تے اوہنوں بپتسمہ دتا جاندا سی۔

رسولاں نے جدوں ابتدائی خدمت نوں شروع کیتا سی تے اوہناں دا دائرہ کار صرف یروشلیم تیکر ای
سی تے او لوکاں نوں یسوع مسیح دا پیغام سُناوندے سن۔ پر ایذا رسانی دے بعد اوہناں دی خدمت
دے وچ وسعت آئی سی تے ایہدے نال ای اوہناں نے خُدا دی دی بادشاہی دی خُوشخبری دی مُنادی
شروع کر دتی سی۔ کیوں جے نجات صرف یہودیاں دے لئی ای نہیں سگوں ایہہ ساریاں لوکاں تے
ساریاں قوماں دے لئی سی۔ تے ایہدے نال نال ابدی جیاتی دے بارے وی لوکاں نوں بیان کرنا شروع
ہو گیا سی۔

رسولان نے ہمیشہ خُداوند یسوع مسیح دے بارے لوکاں نوں دسیا سی پئی اوہدے ای وسیلے دے نال خُدا دی بادشاہی آئے گی۔ تے او ای وعدہ کیتا ہويا مسیح اے جمدے بارے دے وچ پُرانے عمد نامے دے وچ بیان کیتا گیا اے۔ تے ایہہ ساریاں پیشن گوئیاں یسوع مسیح دے وچ پُوریاں ہندیاں نے۔ آخرت تے المسیح دے علم دا تعلق کلیسیا دے نال اے۔ ایہہ پیٹنیکوست دے دن شروع ہويا سی جدوں کلیسیا نے بڑے ایمان دے نال ایس تعلیم نوں قبول کیتا سی تے رسولان نے ایہدے اُتے زور دتا سی۔

تے ایویں سامریہ دے وچ مُنادی دا ایہہ نتیجہ نکلیا سی پئی بہت ساریاں لوکاں دے نال نال اوس جادوگر نے خُداوند یسوع مسیح نوں قبول کر لیا سی۔ تے اوہناں گلاں دے بارے فلپس نے اوہناں نوں آخرت دے بارے تعلیم دیندیاں ہوئیاں سکھایا سی۔ پطرس تے یوحنا وی غیر قوماں دے لئی خُدا دی مُعافی، بحالی تے بخشش اُتے بہت خوش ہوئے تے اوہناں نے ایس بھید نوں جانیا سی پئی خُدا نے غیر قوماں دے لئی نجات سے ایس بُوہے نوں کھولیا اے۔ غیر قوماں دے وچوں بہت ساریاں لوکاں نے نجات دی ایس بخشش نوں حاصل کیتا سی پر اوہناں نے جنناں نے اوہنوں قبول کیتا سی تے ایہہ ایمان رکھیا سی پئی یسوع مسیح ای خُداوند اے۔ تے یسوع مسیح دے وسیلے دے نال آخرت دے اُتے ایمان رکھیا سی پئی او خُدا دی بادشاہی دے وچ شریک ہون گے تے ابدی جیاتی نوں حاصل کرن گے۔

جیویں جیویں لوکی خُداوند یسوع مسیح نوں قبول کردیاں ہوئیاں خُدا دی نجات دے وچ شامل ہندے
پئے سن تے دوجے ایماندار وی کلیسیا دے وچ شامل ہندے پئے سن خُداوند اوہناں دے اُتے روحانی
تے جسمانی برکتاں نوں نازل کردا پیا سی۔

سامریہ دے وچوں اک دن دی مُسافت طے کردیاں ہوئیاں کجھ یروشلیم دے وچ آئے سن۔ تے
اوہناں نے جو کجھ سامریہ دے وچ ہندا پیا سی اوہنوں اوتھے دیاں لوکاں نوں بیان کیتا سی پئی کیویں
لوکی خُداوند یسوع مسیح نوں قبول کردے پئے سن۔ تے ایویں رسولاں نے ایہہ جانیا سی پئی خُدا نے
سامریاں دے لئی وی اپنی نجات دے بُوہے نوں کھولیا اے۔

جدوں یروشلیم دے وچ رسولاں نوں کلیسیا دی ترقی دا پتہ لگیا تے پطرس تے یوحنا جیہڑے رسولاں
دے وچوں اہم بندے سن اوہناں نے سامریہ دا رُخ کیتا سی تاں ویکھن پئی اوتھے کیہ ہندا پیا اے۔

یسوع مسیح دے زمانے دے وچ اوتھے دیاں لوکاں نے ایویں اپنے رد عمل نوں ظاہر نہیں کیتا سی۔
حواریاں نوں ایس گل دا پتہ سی تے ہُن جدوں اوہناں نے ایہہ جانیا پئی سامریہ دے وچ خُداوند یسوع
مسیح دی خُو شجبری دے پیغام نوں قبول کیتا گیا تے خُداوند یسوع مسیح نوں نجات دہندہ قبول کیتا گیا
اے تے اوہناں نے اوتھے جاؤن دا فیصلہ کیتا۔ تے اوہناں نے اوتھے جا کے اوہناں دے لئی ایہہ دُعا
کیتی پئی او پاک روح نوں حاصل کرن۔ کیوں جے اے تیکر اوہناں دے اُتے پاک روح نازل نہیں

ہویا سی۔ تے اوہناں نے صرف خُداوند یسوع مسیح دے ناں توں بپتسمہ ای لیا سی۔ فیر اوہناں نے
اوہناں دے اُتے ہتھ رکھیا تے اوہناں نے پاک روح پایا۔

ایہدا آغاز تے اصل دے وچ پینتیکوست دے دن توں ای ہو چُکیا سی تے او تھے موجود ہر اک بندے
نوں ایویں ای لگدا سی جیویں پئی رسول اوہناں دی ای بولی بولدے پئے سن۔ ایوی سارے رسول اپنی
اپنی تھاں تے خُداوند دی خدمت نوں کردے پئے سن تاں وی او اک دوجے توں وکھ نہیں سن۔
اوہناں دی اسی ساری خدمت دا مقصد یسوع مسیح دی کلیسیا نوں قائم کرنا سی تے اوہناں نوں خُدا دی
بادشاہی دے لئی تیار کرنا سی۔

جتھوں تیکر یہودیاں دا تعلق اے تے او کسے وی طور تے سامریاں نوں نجات دے وچ شریک خیال
نہیں کردے سن۔ تے جدوں تیکر سامریاں دے اُتے خُدا دی بخشش ظاہر نہیں ہوئی سی اوس ویلے
تیکر شاید رسول وی ایہہ ای خیال کردے سن۔ پر ہُن خُدا نے رسولاں دے اُتے ایہہ ظاہر کر دتا سی
پئی خُدا دی بخشش غیر قوماں دے لئی وی اے۔ یہودیاں تے غیر قوماں دے اُتے نجات ایہہ بخشش
پینتیکوست دے دن ای ظاہر ہو گئی سی جدوں ساریاں نے اپنی اپنی بولی دے وچ خُدا دی خوشخبری
دے پیغام نوں سُنیا سی۔ جدوں پطرس تے یوحنا نوں سامریاں دے وچ خُدا دی نجات دے بارے پتہ
لگیا تے اوہناں نے او تھے جا کے اوہناں دے لئی دُعا کیتی سی تاں پئی او پاک روح نوں حاصل کرن۔

ایویں ایہہ معجزانہ طور تے خُدا دا ظہور سی جہدے تحت خُدا نے اوہناں دیاں دلاں دے وچ ایہہ پایا سی
پئی او خُداوند دی نجات نوں قبول کرن۔

ایہہ نجات دا بہت وڈا کم سی جنہوں سامریاں نے پایا سی تے ایویں اوہناں نے خُدا دی نجات نوں
ویکھیا سی۔ تے ایویں اوہناں نے ایہہ تجربہ کیتا سی جہدی اوہناں نوں بہت چر توں اڈیک سی۔ تے
خُدا نے اوہناں دی لئی ایویں ای کیتا جیویں اوہناں دا ایمان سی، ایہہ خُدا نے اوہناں دی عاجزی دا
جواب دتا سی۔ گرنیلیس دی قبولیت دے نال ایہہ گل واضح ہو گئی سی پئی خُدا نے غیر قوماں نوں وی
اسنی ای اہمیت دتی سی جہنی پئی یہودیوں نوں۔ ایویں خُدا ہر اک انسان دی نجات دی فکر کردا اے۔

ایویں اسی ایہہ وی اکھ سکدے آں پئی فلپس نے نجات دی خُوشخبری دے کم نوں سامریہ دے وچ
کیتا سی۔ ایویں اک طرح دے نال اوہناں دے لئی پیٹیکوست دے دن نوں ای دوہرایا گیا سی جدوں
او سارے اک جماعت دی صورت دے وچ اکٹھے ہوئے سن۔ تے خُداوند نے اپنی نجات نوں اوہناں
دے اُتے ظاہر کیتا سی۔ تے پطرس تے یوحنا کجھ یہودیوں دے نال یروشلیم توں سفر کردیاں ہوئیاں
سامیہ اوہناں دے کول پہنچے سن۔ تے اعمال ۸ باب دی ۱۸ تے ۱۹ آیت دے وچ ایویں بیان کیتا گیا

اے:

جدوں شعمون نے ویکھیا پئی رسولاں دے ہتھ رکھن دے نال پاک روح دتا جاندا اے تے اوہناں دے کول روپے لیا کے اوہناں نوں آکھیا پئی مینوں وی اختیار دیو پئی جمدے اُتے میں ہتھ رکھاں او پاک روح نوں حاصل کرے۔

جدوں پطرس تے یوحنا نے سامریہ دے وچ آکے پاک روح دی تابعداری کیتی تے اوہناں دے ہتھ رکھن دے نال لوکاں نے پاک روح نوں حاصل کیتا سی تے شعمون جادوگر ایہدے توں بہت حیران ہویا سی۔ اوہنے بھاریں جے فلپس دیاں گلاں دا یقین تے کیتا سی پر ایہہ صرف دکھاوے دی حد تیکر ای سی۔ او اصل دے وچ صرف اپنے مقصد دے لئی ای رسولاں دے نال سی۔ تے ایتھے اوہدے دل دا خیال ظاہر ہو جاندا اے پئی او پیسیاں دے نال پاک روح نوں حاصل کرنا چاہندا اے۔ تے او رسولاں نوں آکھدا اے پئی مینوں وی ایہہ اختیار دیو پئی میں جمدے اُتے ہتھ رکھاں او پاک روح نوں حاصل کرے۔ جیویں پئی اسی اوہدے بارے دے وچ پہلاں وی جان چکھے آں پئی او ایہناں کماں نوں صرف پیسیاں دے لئی کردا سی۔ تے اوہدی سوچ اے تیکر وی ایویں دی سی تے او پاک روح دی بخشش نوں پیسیاں دے نال حاصل کرنا چاہندا سی تاں پئی او ایہنوں اپنے مقصد دے لئی ورتے۔

اوہدی نظر دے وچ شاید ایہہ وی اوہدے جادو دی طرح ای سی جنوں او ایویں حاصل کرسکدا سی۔
جیویں اوہنے سامریاں نوں حیران کیتا ہویا سی تے او خیال کردا ہوئے گا پئی ایہہ وی شاید کوئی نوی
قسم دا جادو ای اے جیہڑا رسولاں دے کول اے۔

ایہہ اصل دے وچ رومی طریقہ کار سی کیوں جے اوہناں دے وچ کوئی وی بندہ پیسیاں دے نال کسے
وی عہدے نوں حاصل کرسکدا سی۔ جیویں پئی اوہناں دا دستور سی پئی جے کوئی کمانت دے عہدے
نوں حاصل کرنا چاہندا اے تے او پیسیاں دے نال ایویں کرسکدا سی۔ ایویں جے بہتے پیسے تھی
دیندے او اوہنا چنگا عہدہ تھی حاصل کرسکدے سی۔

جدوں پئی پُرانے تے نویں عہد نامے دے وچ ہیگل دے بارے ایویں دا کوئی وی بیان ویکھن نوں
نہیں بلدا اے تے نہ ای ایویں ہوسکدا سی کیوں جے خُدا نے آپ ایہدے بارے باقاعدہ قانون
شریعت دے وچ بیان کیتا سی۔ پر شعمون نے ایہہ خیال کیتا سی پئی ایویں کردیاں ہوئیاں ایہناں
کرماتاں دا اختیار اوہنوں دے دتا جاوئے گا۔ جے او سچے دل دے نال ایس بخشش نوں حاصل کرنا
چاہندا ہندا تے او کدی وی ایہہ خیال نہیں کرسکدا سی پئی او ایس بخشش نوں اپنے کاروبار دے لئی
ورتے گا۔ جے اوہدے دل دے وچ میل نہ ہندی تے خُدا اوہنوں ایس بخشش توں نوازدا تے اوہدے
اُتے اپنا فضل کردا۔ جیویں پئی اوہناں دو جیاں لوکاں دے اُتے ایہہ فضل ہویا تے اوہناں نے پاک

روں دی بخشش نوں حاصل کیتا سی۔ اسی ویکھیا اے پئی حنناہ تے سفیرہ نے پاک روح دی تحقیر کیتی

سی تے اوہناں نے ایہدی سزا پائی سی۔ اعمال ۸ باب دی ۲۰ آیت دے وچ اسی ویکھدے آں پئی:

پطرس نے اوہنوں آکھیا پئی تیرے روپے تیرے نال ای غرق ہون ایس لئی پئی تُو خُدا دی بخشش نوں

روپیاں دے نال حاصل کرن دا خیال کیتا اے۔

پطرس ایہہ سُن کے بہت ناراض ہویا تے اوہنے آکھیا پئی تیرے روپے تیرے نال ای غارت ہون۔

ایتھے غارت ہون توں مُراد جسمانی موت اے۔ پطرس دا مطلب ایہہ نہیں اے پئی او ایس ای ویلے

مر جاوے سگوں ایہہ اوہنوں جھڑکن دا اک انداز اے۔ حنناہ تے سفیرہ دی سزا بہت سخت سی پر

خُدا اپنیاں بھیداں نوں جاندا اے۔

ایتھے پاک روح دا عمل شمعون دے بارے کجھ فرق سی تے ایہہ ایویں نہیں ہونا سی جیویں پئی حنناہ

تے سفیرہ دے نال ہویا سی۔ تے اسی ویکھدے آں پئی اعمال ۸ باب دی ۲۱ آیت دے وچ ایویں لکھیا

ہویا اے:

تیرا ایہدے وچ نہ حصہ اے نہ بخرہ کیوں جے تیرا دل خُدا دے نیڑے خالص نہیں اے۔

جے شمعون چاہندا پئی فلپس تے پطرس یوحنا دی طرح خُدا دی خدمت کردا تے اوہدے لئی موقع سی

پئی او پاک دلی دے نال پاک روح دی بخشش نوں حاصل کردا پر ایویں نہیں ہویا تے او خُدا دی

نجات توں غافل رہیا۔ تے اعمال ۸ باب دی ۲۲ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

پس اپنی ایس بدی توں توبہ کر۔۔

پطرس نے اوہنو نصیحت کیتی سی تے اوہنوں سمجھایا سی پئی او خُدا دی بخشش نوں راست طریقے دے

نال حاصل کرے تے غیر معبوداں نوں منن والیاں دی طرح داکم نہ کرے۔ پطرس نے اوہنوں

باقاعدہ تے ٹھیک طریقے دے نال نجات نوں حاصل کرن دی تلقین کیتی سی۔ تے اعمال ۸ باب دی

۲۲ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

تے خُداوند توں دُعا کر ہوسکدا اے پئی تیرے دل دے ایس خیال دی مُعافی ہوئے۔

پطرس تے یوحنا وی اپنے دل دے وچ عاجزی دا پہلو رکھدے سن تے او خُداوند خُدا دی تابعداری

دے وچ اپنیاں جیاتیاں نوں خُدا دے خوف دے وچ گزاردے سن۔ تے ایہہ ای نصیحت پطرس نے

شمعون نوں کیتی سی پئی او اپنیاں پاپاں توں توبہ کرے تے جیویں دا خیال اوہنے پاک روح دے بارے

اپنے دل دے وچ کیتا سی اوہدے توں توبہ کرے تاں پئی او خُدا دی نجات نوں حاصل کر سکے۔ تے
خُداوند خُدا دے ولوں اوہنوں مُعافی ملے۔

ہوسکدا اے پئی شمعون دی ایہہ عادت بن گئی سی پئی او اپنیاں ٹوٹکیاں دے نال لوکاں نوں حیران
کرے تے اپنے کاروبار نوں چمکاون دے لئی اوہنوں جیویں دا وی علم جتھوں وی ملیا سی اوہنے اپنا لیا سی
تے اپنے فائدے دے لئی ورتیا سی۔ پر خُدا دے پاک روح دے بارے دے وچ اوہدی سوچ وچ
حماقت پائی جاندی سی۔

اسی ایتھے ویکھ سکدے آں پئی ایہہ جادو شمعون دے لئی زہر بندا جاندا پیا سی جیہڑا ہولی ہولی اوہنوں
قوت دے وچ نوں لے جاوندا پیا سی۔ تاں وی اوہدا حوصلہ وہدایا گیا سی پئی او خُداوند دی نجات نوں
ٹھیک طریقے دے نال حاصل کرے۔ او اپنیاں پاپاں توں توبہ کرے تے اپنے دل دیاں خیالاں دی
مُعافی منگے۔ تے اسی ویکھدے آں پئی اعمال ۸ باب دی ۲۲ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہویا اے:

کیوں جے میں ویکھدا آں پئی تُو پت جہی کڑواہٹ تے ناراستی دے بند دے وچ پھسیا ہویا ایں۔

ایتھے پطرس اوہنوں اوہدی روحانی حالت دے بارے آگاہ کردا اے پئی او گناہ دے بند دے وچ پھسیا

ہویا اے کیوں جے اوہدا کردار پاپ دے نال یاری تے ابلیس دی پرستش سی۔ جیہڑا پئی اِخ بندے

دے لئی بہت ای تشویش دی گل اے پئی او پاپ دی قید دے وچ اے تے ایویں او دوزخ دا وارث
اے۔ بھاریں بے اوہنے فلپس دیاں گلاں دا یقین تے کر لیا سی پر اے تیکر اوہدے دل دے وچ
کھوٹ سی تے اوہنے ایہناں گلاں نوں دل توں قبول نہیں کیتا سی۔ تے اوہنے خُدا دی بخشش نوں
پیسیاں دے نال خریدن دی کوشش کیتی سی۔ تاں پئی باہجوں او ایہنوں اپنے ذاتی فائدے دے لئی
ورتے۔ پر ایہہ اوہدی بہت ای وہڈی بے وقوفی سی۔ کیوں بے جدوں کوئی بدی دیاں ایہناں قوتیں دے
نال مشق کردا اے تے او ایہناں دا عادی ہو جاندا اے۔ تے ایویں ای شمعون دا حال سی۔ کیوں بے
اوہنے اپنیاں عادتیں نوں بدلیاں نہیں سی۔ ایہہ عادت بالکل زہر دی طرح دی ہندی اے۔ جیہڑی
ہولی ہولی تھانوں موت دے مُنہ دے وچ دھکیلدی اے۔ پر ایہدے توں خبردار رہن دی لوڑ اے
پئی ایہدے توں تھادی روحانی موت وی واقع ہو سکدی اے، جیہڑی پئی بہت ای خطرناک گل اے۔
پر پطرس نے اوہنوں نصیحت کیتی سی تے او شمعون دیاں ایہناں حرکتیں توں بہت غصہ ہو یا سی تے
اوہنے چاہیا سی پئی او اوہدی مدد کرے تاں پئی او نجات پاوے۔ تے اسی ویکھدے آں پئی اعمال ۸ باب
دی ۲۴ آیت دے وچ ایویں لکھیا ہو یا اے:

شمعون نے جواب دے وچ اگھیا پئی تھی میرے لئی خُدا توں دُعا کرو پئی جیہڑیاں گلاں تھی اگھیا نے
اوہناں دے وچوں کوئی وی مینوں پیش نہ آوے۔

لگدا اے پئی شعمون نے ایہہ جان لیا سی ایہدے وچ کوئی شک نہیں اے پئی خُدا عدالت کردا اے۔
 تے او کجھ خائف ہویتے درخواست کیتی پئی اوہنوں غارت نہ کیتا جاوے مطلب ایہہ پئی او ہلاک نہ
 ہوئے۔ یعنی پطرس نے جیہڑیاں گلاں اوہدے اگے بیان کیتیاں سن اوہناں دا اوہدے اُتے ایہہ اثر ہويا
 سی پئی او خوفزدہ ہو گیا سی۔ او اوہناں دناں دے وچ ابتدائی کلیسیا دے وچ پائیاں جاوے والیاں بدعتاں
 دا اک خاص مہرہ سی تے او ابلیس دا پیروکار سی۔ پر رسولاں دے وسیلے دے نال اوہنے خُداوند یسوع
 مسیح دی خُو شجبری تے نجات دے پیغام نوں سُنیا سی۔ تے ہوسکدا سی پئی او آپ وی ایس نجات توں
 غافل رہندہ تے بہت ساریاں دوجیاں نوں ایس نجات توں غافل رکھن دا سبب بندا۔ کیوں جے ابلیس
 نسل در نسل ایویں دیاں لوکاں نوں اپنا غلام بنا کے رکھدا اے۔ اوہنوں چاہیدا سی پئی او پہلی ای واری
 خُدا دی بلاہٹ نوں نہ ٹھکراوندا۔ جدوں اوہنے فلپس دیاں گلاں دا یقین کیتا تے اوہنوں اوس ای ویلے
 ساریاں بدعتاں نوں ترک کر دینا چاہیدا سی۔ تاں وی اسی ویکھدے آں پئی خُدا نے اوہدی حماقت دا
 جواب اوہنوں فوری طور تے نہیں دتا سی۔ سگوں اوہنوں فیر توبہ کرن دا موقع دتا گیا سی پئی او اپنی
 ناراستی دے بند توں آزاد ہو جاوے۔

ایہہ بہت خُوش آئند گل اے پئی سامریاں نے وی خُو شجبری نوں قبول کر لیا سی تے ایویں غیر قوماں
 دے وچ خُدا دی نجات دی بخشش جاری ہوئی سی۔ تے ایس ای نجات دی بخشش دے وسیلے دے نال

اَج میں تے تسی خُدا دے اوس فضل دے وسیلے دے نال ابدی جیاتی دے حقدار آں۔ اسی وی خُدا دی نسل دے اعتبار دے نال غیر یہودی تے غیر قوم توں آں۔ پر خُدا دیاں وعدیاں دے اُتے یقین کرن دے باعث اسی ابرہام دے پتر آں۔ تے ایمان دے اعتبار دے نال خُدا نے سانوں اپنے بیٹے تے بیٹیاں ہون دا حق بخشیا اے تے ساریاں توں وہد کے اسی ابدی بادشاہی دے وارث آں۔ ایہدے نال ای اسی اپنی اج دی ساری گل بات نوں ایتھے ای مُکاوندے آں۔ او اسی دُعا کرئیے:

خُداوند مہربان خُدا اسی تیرا شکر ادا کردے آں پئی تُو سانوں خلق کیتا اے تے ہر طرح دیاں روحانی تے جسمانی برکتاں توں سانوں آسودہ کیتا اے۔ اسی تیرے پاک کلام تے ایس خُو شخبری دے لئی بے حد شکر گزار آں۔ جہدے وسیلے دے نال سانوں مُفت نجات حاصل ہوئی اے تے برکتاں ملیاں نے تے خُدا دا پاک روح انعام دے وچ ملیا اے۔ اسی ایہدے لئی تیرے بے حد شکر گزار آں۔ ایہدے وچ کوئی شک نہیں اے پئی اسی بہت کمزور آں تُو ساڈی مدد کردا ایں۔ سانوں سنبھالدا ایں تے اپنے ہاں توں سانوں ترک نہیں کردا ایں۔

خُداوند اسی تیریاں ایہناں رحمتاں دے لئی تیرے بے حد شکر گزار آں۔ پئی تُو ساڈے لئی ابدی جیاتی دا انتظام کیتا ہويا اے۔ تے تُو سانوں اپنے آرام دے وچ داخل کرن دے لئی آپ کم کردا ایں۔ بنی نوع انسان دی مدد تے نجات دے لئی اسی تیرے بے حد شکر گزار آں۔ اسی انسان ہندیال ہوئیاں اپنے

آپ دے لئی کچھ وی نہیں کر سکتے آں جدوں تیکر تُوں ساڈیاں جیتیاں نوں اپنے قبضے دے وچ
نہیں کر لیندا ایں۔ اسی تیرے اُتے بھروسہ کر دیاں ہوئیاں اپنے خالی ہتھوں دے نال تیرے حضور
دے وچ حاضر ہندے آں۔ پر تُو اپنی مُفت نجات دے تحفے نوں ساڈے لئی عطا کیتا اے۔ اسی تیرے
ایس و ہڈے رحم دے لئی تیرا شکر ادا کر دے آں۔

اسی اپنے نجات دیون والے خُداوند یسوع مسیح دے لئی شکر ادا کر دے آں۔ جنہے ساڈے لئی صلیب
دے دُکھ نوں سہیا اے۔ جنہوں ساڈی خاطر ستایا گیا سی تاں وی اوہنے ایہناں دُکھاں نوں ساڈی خاطر
برداشت کیتا سی تاں پئی اسی نجات نوں حاصل کریے۔ اسی تیرے ایس بیش قیمت لہو دے لئی تیرا
شکر ادا کر دے آں۔ تُو بے حد رحیم تے بزرگ خُدا ایں تے ستائش دے لائق ایں۔ اسی تیرے پتر
دے حیران کن کم نوں قبول کر دے آں۔ تے اوہدے اُتے ایمان تے بھروسہ رکھدے آں تے اوہدی
قُدرت نوں مندے آں۔ اسی تیری شفقت دے لئی تیرے شکر گزار آں۔ خُداوند اسی تیرے توں منت
کردے آں پئی ساڈیاں جیتیاں نوں تبدیل کر دے تاں پئی اسی مُشکلاں دا شکار نہ رہیے سگوں تیریاں
نعمتاں توں آسودہ ہوئے۔ اسی تیرے نال محبت کر دیاں ہوئیاں تیری تعظیم تے تعریف کر دے آں۔
ساڈی مدد کر پئی اسی اپنیاں جیتیاں نوں تیری مدد تے تیری حفاظت دے تابع رہندیاں ہوئیاں
گزارئیے۔ اسی تیری محبت توں لُطف اندوز ہندے آں۔ اسی منت کر دے آں پئی تُو سانوں اہلیس دے

ہر منصوبے توں بچاتے اسی اوہدے اُتے غالب رہیے۔ اسی ایہہ سارا کجھ اپنے مُنہجی خُداوند یسوع مسیح

دے وسیلے دے نال منگدے آں، آمین